اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام فرخندہ فرجام و مسرت انجام کتاب

مستطاب مفید ہر شیخ و شاب

سنہ [illegible]ھ

رکن دین

حامی دین متین پیشوائی سالکین بدرۃ العارفین حضرت مولنا و بالفضل اولٰنا

مولنا شاہ رکن الدین صاحب نقشبندی مجددی سلمہ اللہ الہادی الوری

قد طبع فی المطبع افضل المطابع الواقع فی دہلی

بار دوم (۱۰۰۰)

قیمت مجلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ حمداً کثیراً و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و آلہ العظیم و اصحابہ الفخیم - اما بعد فقیر حقیر مسکین **محمد رکن الدین** حنفی نقشبندی مجددی مسعودی الوری - خدمت میں برادران دینی کے ملتمس ہے کہ فقیر کو بہ سبب بکمال بے بضاعتی و بے مائگی یہ ہوس ہرگز نہیں ہے کہ بزمرۂ مؤلفین و مصنفین شمار کیا جاوے یہ حصہ جن حضرات کا ہے ہے - فقیر نے تو محض اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ کر بحسب خواہش بعض احباب یہ چند مسائل ضروری بطور سوال و جواب نہایت سلیس اُردو میں شرح وقایہ - کبیری - غایۃ الاوطار فتاوےٰ عالمگیری وغیرہ سے نقل کرکے ایک جگہ جمع کردیئے ہیں - تاکہ کم استعدادوں کو بھی مسائل کے سمجھنے میں دقت واقع نہ ہو - اور اختلافی مسائل سے بھی احتراز کیا گیا ہے - اللہ تعالےٰ قبول فرماوے - اگر حضرات اہل علم کسی مسئلہ کو خلاف اپنی تحقیق کے اس رسالے میں پاویں - تو بعد از ملاحظہ کتب مذکورہ بالا فقیر کو بھی مطلع فرماویں فقیر مشکور و ممنون ہوگا - اے اللہ العالمین بطفیل حبیب پاک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس رسالہ کے پڑھنے اور سننے والوں کو توفیقِ عمل عطا فرما - اور اُن کے عمل کے صدقے میں اس عاجز کی مغفرت - آمین ثم آمین -

مُقدّمہ

سوال - حکم آلہی کتنی قسم پر ہے -

جواب - دو قسم پر - ایک امر دوسرا نہی -

سوال - امر کس کو کہتے ہیں -

جواب - امر وہ حکم آلہی ہے جس کے کرنے کی انسان کو اجازت ہے -

سوال۔ نہی کسکو کہتے ہیں۔

جواب۔ نہی وہ حکم آلہی ہے جس کے کرنے کی انسان کو ممانعت ہے۔

سوال۔ امر کتنی قسم پر ہے۔

جواب۔ تین قسم پر۔

سوال۔ وہ قسم کیا کیا ہیں۔

جواب۔ فرض۔ واجب۔ سنت۔

سوال۔ ان کی تعریف بیان فرمایئے۔

جواب۔ فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ واجب وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ سنت دو قسم پر ہے۔ ایک مؤکدہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشگی کی ہو۔ دوسری غیر مؤکدہ یعنی مستحب جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو۔

سوال۔ ان کا حکم بیان کیجئے۔

جواب۔ فرض کا کرنے والا ثواب پاوے گا۔ اور نہ کرنے والا عذاب۔ اور انکار کرنے والا کافر۔ واجب کا کرنے والا ثواب پاویگا اور نہ کرنے والا عذاب۔ مگر منکر کافر نہیں۔ سنت مؤکدہ کا کرنے والا ثواب پاویگا اور ترک کرنے والا جھڑکی پاوے گا لیکن مُسبک یعنی ہلکا جاننے والا کافر اور مستحب کا کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا۔ چھوڑنے والے پر عذاب اور عتاب کچھ نہیں۔

سوال۔ نہی کے قسم ہے۔

جواب۔ تین قسم پر۔

سوال۔ وہ قسم کون سے ہیں۔

جواب۔ حرام۔ مکروہ تحریمی۔ مکروہ تنزیہی

سوال۔ ان کی تعریف بیان کرو۔

جواب۔ حرام وہ ہے جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ مکروہ تحریمی وہ ہے جسکی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ مکروہ تنزیہی وہ ہے جسکی ممانعت تخفیفاً ہو یا ادباً۔

سوال۔ ان کا بھی حکم بیان کرو۔

جواب - حرام کا چھوڑنے والا ثواب پاوے گا - اور کرنے والا عذاب - اور اُس کی حُرمت کا منکر کافر- مکروہ تحریمی کا نہ کرنے والا ثواب پاوے گا - اور کرنے والا عتاب - اور مکروہ تنزیہی کا ترک کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا اور کرنے والے پر عذاب ہے نہ عتاب-

سوال - اس تمہارے بیان فرض اور حرام سے مسائل اختلافی مجتہدین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین میں بڑی خرابی واقع ہوئی - کس لیے کہ اجتہادی مسائل میں ایک مجتہد دوسرے مجتہد کے فرض اور حرام کا منکر ہی اور اسی طرح مقلد بھی بہ تقلید اپنے امام کے دوسرے امام کے فرض اور حرام سے انکار کرتا ہے - تو اب یہ انکار بموجب آپ کے بیان کے کیسا ہوا -

جواب - فرض اور حرام کی دو قسم ہیں - ایک اعتقادی - دوسرا عملی - اعتقادی وہ ہی کہ جس پر عمل کے ساتھ اعتقاد بھی فرض ہو - جیسے مطلق سر کا مسح یہ فرض متفق علیہ ائمہ اربعہ ہے - اگر کوئی مطلق سر کے مسح کا انکار کرے تو وہ سب کے نزدیک کافر ہے - جس فرض اور حرام کے انکار پر کفر کا حکم ہے - وہاں اعتقادی مُراد ہے - اور عملی وہ ہے کہ جس کا صرف عمل ہی فرض ہو - یعنی اُس کے فوت ہو جانے سے عمل کی صحت فوت ہو جائے - جیسے مقدار مسح سر کا اختلاف - کہ حنفی کے نزدیک چوتھائی سر سے کم کا مسح صحت وضو کا مانع ہے - اور مالکی - اور حنبلی کے نزدیک سارے سر سے کم کا - اس کا انکار بھی موجب کفر نہیں -

سوال - کیا ایسی اشیاء نہیں ہیں کہ جن کے لیے نہ حکم امر ہے نہ نہی -

جواب - ہاں ایسی بھی ہیں - اُن کو مُباح کہتے ہیں -

کتاب الطہارت

باب وضوء کے بیان میں

سوال وضو میں فرض حنفیوں کے نزدیک کیا کیا ہیں

جواب (اول) مُونھ کا دھونا طول میں شروع پیشانی سے یعنی جہاں سے بال اُگتے ہیں ٹھوڑی کے نیچے تک اور عرض میں ایک کان کی لَو سے دوسری کان کی لَو تک (دوسرے) دونوں ہاتھوں کا کُہنیوں تک دھونا (تیسرے) چوتھائی سر کا مسح کرنا (چوتھے) دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا -

---

لغات - وضو سے مراد پانی کا بہانا ہے اور مسح سے مراد پانی کی تری پہنچانا ہے (عالمگیری)

سوال۔ وضو میں سُنّت کیا کیا ہیں۔

جواب (اوّل) نیت کرنا رفع حدث کی یا قربت کی۔ (دوسرے) زبان سے بسم اللہ العظیم والحمد للہ علیٰ دین الاسلام پڑھنا۔ اگر یہ یاد نہ ہو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی پڑھے (تیسرے) پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا اگرچہ پاک ہی ہوں۔ (چوتھے) انگلیوں میں ہاتھوں کی خلال کرنا۔ (پانچویں) کُلّی کرنا (چھٹے) مسواک کرنا۔ (ساتویں) ناک میں پانی ڈالنا۔ (آٹھویں) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (نویں) ترتیب یعنی اول ہاتھ دھونا پھر مسواک کرنا۔ پھر کلّی کرنا۔ پھر ناک میں پانی ڈالنا وغیرہ وغیرہ (دسویں) پے در پے دھونا۔ یعنی ایک عضو کے دھونے سے دوسرے عضو کے دھونے تک خشکی نہ ہو جائے (گیارہویں) داڑھی کے اندر خلال کرنا۔ اِس صورت سے کہ پشت دست آنکھوں کے سامنے رہے اور ہتیلی اگے کو (بارھویں) سارے سر کا مسح کرنا۔ (تیرھویں) کانوں کا مسح کرنا۔ (چودھویں) پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا اسطرح سے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی سے دائیں پاؤں کی چھنگلی انگلی کو شروع کرے اور بائیں پیر کی چھنگلی انگلی پر ختم کرے اور بروقت خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی کو پاؤں کی انگلیوں کے نیچے سے اُوپر کی طرف کھینچے۔

سوال۔ مستحبات وضو کیا ہیں۔

جواب (۱) قبلہ رُخ بیٹھنا (۲) مٹی کے برتن سے وضو کرنا۔ (۳) آفتابہ وضو کو بائیں طرف رکھنا (۴) اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا (۵) بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑنا (۶) ہر اعضاء کو ملنا (۷) وقت سے پہلے وضو کرنا (۸) انگوٹھی کو پھیرنا (۹) ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ کہنا (۱۰) وضو میں درود شریف پڑھنا (۱۱) گردن کا مسح کرنا (۱۲) دھونے میں اعضاء کے داہنی طرف سے شروع کرنا (۱۳) وضو کا پانی بچا ہوا کھڑے ہو کر پینا (۱۴) اعضاء مغسولہ کو حدود معینہ سے زیادہ دھونا (۱۵) بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں کا دھونا (۱۶) غیر سے مدد نہ چاہنا مگر معذور کو درست ہے (۱۷) بعد وضو کے انا انزلنا اور کلمہ شہادت مع اِس دعا کے پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ

۱؎ سر اور کان وغیرہ کے مسح کا طریق مسنون یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتیلیاں مع انگلیوں کے تر کر کے اول مقدم سر سے گُدّی تک کھینچے اِس طرح پر کہ کھینچنے میں چھ انگلیاں بیچ میں سارے سر کے ملاقی رہیں اور ہتیلیاں دونوں ہاتھوں کی غیر ملاقی بعدہٗ دونوں ہتیلیوں کو وسط سر کے دونوں جانب ملاقی کر کے گُدّی سے جانب مقدم کھینچے بعدہٗ دونوں مسبحہ یعنے انگوٹھے کے پاس کی انگلیوں سے دونوں کان کے باطن اور انگوٹھوں سے ظاہر دونوں کانوں کو مسح کرے اور پشت انگلیوں سے گردن کا مسح کرے (حاشیہ الا بدہ) ۲؎ جدید پانی کی کانوں اور گردن کے مسح کے لیے کوئی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر عمامہ یا ٹوپی کے ہاتھ پہلے مسح سے لگا دیا ہے تو اب سر اور کانوں کے مسح کے لیے جدید پانی کی ضرورت ہے (رعایۃ الاوطار ۱۲)
۳؎ اگر بڑا برتن ہو کہ جس میں چلو ڈال کر وضو کرے تو داہنی طرف رکھے (عالمگیری) ۴؎ ہر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ

التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔

سوال وضو کے اندر اور کیا دعائیں پڑھی جاتی ہیں مع ترجمہ کے بیان کیجئے۔

جواب۔ ہر ایک اعضاء دھونے کیوقت میں علیحدہ علیحدہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ چنانچہ کُلّی کرتے وقت یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ **ترجمہ** یعنی اے اللہ مدد کر میری تلاوت قرآن پر اور اپنے ذکر پر اور اپنے شکر پر اور اپنی عبادت کی خوبی پر) اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ (**ترجمہ**) (اے اللہ سنگھا مجکو خوشبو جنّت کی اور نہ سنگھا مجکو بو نار دوزخ کی) اور بوقت مُنہ دھونے کے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (**ترجمہ**) اے اللہ روشن کر مُونہ میرا جس دن روشن ہوں گے بہت سے مُونہ اور سیاہ ہونگے بہت سے مُونہ) اور جب داہنا ہاتھ دھووے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ **ترجمہ** (اے اللہ نامۂ اعمال میرا میرے داہنے ہاتھ میں دیجیو اور حساب میرا آسانی سے کیجیو) اور بایاں ہاتھ دھوتے ہوئے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ **ترجمہ** (اے اللہ مت دیجیو میرے بائیں ہاتھ میں میرا اعمال نامہ اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے) اور جب سر کا مسح کرے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ **ترجمہ** (اے اللہ سایہ دیجیو مجکو اپنے عرش کے نیچے جس روز نہ ہوگا کوئی سایہ مگر تیرے عرش کا سایہ) اور کان کے مسح کے وقت یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ **ترجمہ** (اے اللہ کر تو مجکو اُن لوگوں میں سے جو سُنتے ہیں قول کو اور پیروی کرتے ہیں اُسکی جو اچھا ہوتا ہے) اور جب گردن کا مسح کرے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** (اے اللہ بچا تو گردن میری آگ سے) اور داہاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ **ترجمہ** (اے اللہ ثابت رکھ دونوں پاؤں میرے صراط پر جسدن پھسلیں گے پاؤں) اور بایاں پاؤں دھوتے ہوئے یہ

(بقیہ صفحہ ۵) فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ (شرح سفر السعادت) ۵ عذر یہ ہیں۔ برتن بھاری ہو۔ یا بیماری ہو۔ یا کبر سنی ہو۔ (رفایۃ الاوطار) ۵ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی کلمۂ شہادت کو بعد وضو کے پڑھیگا۔ اُس کے لیے آٹھوں دروازے بہشت کے کھولدیں گے جس سے چاہے داخل بہشت ہو (رواہ مسلم) ۵ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعد وضو کے اس دعا کو جو کوئی پڑھے گا اُس کے عمل چھپائے نہ جائیں گے ۱۲ (نسائی شریف)

پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ ترجمہ (اے اللہ کر میرے گناہوں کو بخشا ہوا اور میری کوشش کو مقبول اور میری تجارت نہ برباد ہونے والی) اور ظفریابی دشمن کے لیے ہر عضو دھونے کے وقت یَا قَادِرُ بھی پڑھتا ہے۔

سوال۔ مسواک میں مستحب کیا کیا ہیں۔

جواب (۱) داہنے ہاتھ میں مسواک کا پکڑنا اس صورت سے کہ چھنگلی انگلی اور نر انگشت یعنی انگوٹھا نیچے رہے اور تین انگلیاں اُوپر رہیں (۲) تلخ لکڑی کی ہونا یا زیتون کی (۳) سیدھی ہونا (۴) بے گرہ ہونا۔ (۵) ایک بالشت کی مقدار رہونا اگر زیادہ بالشت سے ہو تو شیطان سوار ہوتا ہے (۶) موٹائی چھنگلی اُونگلی کے برابر ہو (۷) دانتوں میں عرضاً کرے طولاً نہ کرے اور ادنے درجہ مسواک کا تین مرتبہ پھیرنا ہے اُوپر کے دانتوں میں اور اسی قدر نیچے کے دانتوں میں تین پانی کے ساتھ اور یہ پانی علاوہ مضمضہ کے ہی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال۔ مکروہات مسواک کیا کیا ہیں۔

جواب (۱) لیٹ کر کروٹ سے کرنا کہ اس سے طحال یعنی تلی زیادہ ہوتی ہی (۲) مٹھی سے پکڑنا کہ اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہی (۳) ایکمرتبہ کے بعد کا چوسنا کہ اس سے اندھا ہوتا ہے (۴) بعد فارغ ہونے کے مسواک کو نہ دھونا کہ اس سے شیطان کرتا ہے (۵) مسواک کو کھڑی نہ رکھنا کہ اس سے جنوں ہوتا ہے (۶) بانس کی لکڑی سے کرنا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال۔ مسواک وضو کی سُنت ہے یا نماز کی۔

جواب۔ ہم حنفیوں کے نزدیک سنت وضو کی ہے اور شافعیوں کے نزدیک سُنت نماز کی ہے ثمرہ اس اختلاف کا یہ ہے کہ مسواک والے ایک وضو سے چند نمازیں پڑہیں تو ہم حنفیوں کے نزدیک ہر نماز کا ثواب ستتر نماز بے مسواک کی برابر ہوگا۔ برخلاف شافعیوں کے کہ اُن کے نزدیک علاوہ اُس نماز کے جس میں مسواک کی ہے ہر نماز میں اسقدر ثواب نہوگا۔ جب تک ہر نماز کے واسطے جدا جدا مسواک نہ کرے

سوال۔ اگر کسی کے ہاتھ یا پاؤں میں شگاف ہے تو وہ کیا کرے۔

جواب۔ اگر دھونے سے عاجز ہے تو نہ دھوئے صرف پانی بہا لیوے۔ اور اگر پانی بہانے سے بھی تکلیف ہو تو اُس موضع پر مسح کرے اور اگر مسح بھی نہ کرسکے۔ تو آس پاس دھوئے اُس جگہ کو چھوڑ دے

سوال۔ وضو کی توڑنے والی کیا کیا چیزیں ہیں۔

جواب (۱) پاخانہ اور پیشاب کی جگہ سے کوئی چیز نکلنا (۲) تمام جسم کے اندر سے خون یا پیپ نکلکر مخرج سے پاک جگہ پر پہنچنا (۳) سہارے سے سونا (۴) مُنہ بھر کے قے کرنا (۵) نماز کے اندر بالغ کا قہقہہ مارنا۔ اگرچہ سہواً ہی ہو (۶) بے ہوشی اگرچہ نشے سے ہی ہو (۷) مباشرت فاحشہ یعنی دونوں شرمگاہوں کا بھڑ جانا اگرچہ دو عورتوں کے درمیان ہی ہو۔ (غایۃ الاوطار)

سوال۔ ریح اور پتھری اور کیڑے پیشاب کی جگہ سے نکلیں تو یہ بھی ناقضِ وضو ہیں یا نہیں۔

جواب۔ اگر یہ چیزیں زخم کے اندر سے نکلیں تو ناقضِ وضو نہیں اور پیشاب کی جگہ سے پتھری اور کیڑے کا نکلنا وضو کو توڑ دے گا۔ نہ ریح کا نکلنا کیونکہ ریح پیشاب گاہ کی درحقیقت عضو کا اختلاج ہے اور یہ ناقضِ وضو نہیں۔ مگر پاخانہ کی جگہ سے برآمد ہونا ان سب چیزوں کا ناقضِ وضو ہے۔ (درمختار)

سوال اگر کسی عورت کے پاخانہ اور پیشاب کی جگہ پھٹ کر ایک ہو جائے اور اُس کو ریح آوے اور یہ نہیں معلوم ہو کہ یہ ہوا پاخانہ کی جگہ سے نکلی یا پیشاب کی جگہ سے تو اُس عورت کا وضو رہا یا نہیں۔

جواب۔ اگر اُس عورت کی ریح میں بدبو ہے تب تو اُس عورت کا وضو ٹوٹ گیا۔ کیونکہ بدبو اُس ریح میں ہوتی ہے جو پاخانہ کی جگہ سے نکلتی ہے۔ اور وہ ناقضِ وضو ہے۔ اور اگر بدبو نہیں ہے تو یہ ریح پیشاب کی جگہ سے نکلی۔ اور یہ اختلاج ہے۔ اختلاج وضو کو نہیں توڑتا ہے۔

سوال۔ جونک اور مچھر اور چچڑی وغیرہ کے خون چوسنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یا نہیں۔

جواب۔ جونک کے خون چوسنے سے تو وضو جاتا رہے گا۔ مچھر اور کھٹمل وغیرہ کے چوسنے سے نہیں جاتا۔ چچڑی اگر بڑی ہے تو جونک کے حکم میں ہے اور چھوٹی مچھر کے حکم میں (عالمگیری)

سوال۔ آنکھ دُکھنے کے وقت جو پانی آنکھ سے بہتا ہے اُس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں

جواب۔ جو پانی آنکھ یا کان یا ناف وغیرہ سے درد کے ساتھ برآمد ہو وہ سب ناقضِ وضو ہے (غایۃ الاوطار)

سوال۔ آنسو اور پسینے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں

جواب۔ اِن سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال۔ تھوک میں خون اگر مل جائے تو وضو رہا یا نہیں۔

جواب۔ جب تک خون مغلوب ہے یعنے اگر تھوکنے سے سرخی نمودار ہو تب تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر زردی ہے تو وضو نہیں ٹوٹا

سوال۔ بواسیر والے کے یا غیر بواسیر والے کی مقعد یعنی کانچ نکلی تو اُس کا وضو رہا یا نہیں

جواب اگر کانچ باہر نکلی اور خودبخود اندر چلی گئی تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ جب تک نجاست ظاہر نہ ہوگی اور اگر ہاتھ یا کسی شے سے اندر کر لیا تو وضو ٹوٹ گیا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال۔ اگر کسی نے زخم پر پٹی باندھی اور خون وغیرہ کی تراوٹ پٹی پر ظاہر ہوئی تو اب وضو رہا یا نہیں۔

جواب۔ وضو بعد ظاہر ہونے خون وغیرہ کے ٹوٹ جاویگا۔ کیونکہ یہ تراوٹ بجائے بہنے کے ہے

سوال۔ ایک شخص بیٹھا سو رہا ہے۔ اس طرح کہ جھک جھک کر زمین سے قریب ہو جاتا ہے۔ اس کے وضو کے لیے کیا حکم ہے۔

جواب جب تک گرے نہیں وضو ہے۔ اگر گرتے ہی جاگ پڑا تب بھی وضو رہیگا ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر سوتا ہوا قریب کی باتیں سُنتا ہے تو بھی وضو نہیں جاویگا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال۔ اپنی یا غیر کی شرمگاہ دیکھنے سے بھی وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ ہرگز نہیں۔ اگر اپنی یا غیر کی شرمگاہ کو چھو بھی لیا تب بھی وضو نہیں جاتا۔ (عالمگیری)

سوال۔ عورت کے مَساس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں جاتا جب تک مذی وغیرہ نہ نکلی۔

سوال۔ مکروہاتِ وضو کیا کیا ہیں۔

جواب۔ مکروہات وضو یہ ہیں (۱) چہرہ پر پانی زور سے مارنا (۲) پانی کا حاجت سے کم و بیش کرنا یعنی نہ تو مثل تیل کے چپڑے نہ حدِ اسراف کو پہنچے (۳) وضو کے بلا ضرورت اثنا دنیا کی باتیں کرنا (۴) تین بار مسح کرنا نئے پانی سے (۵) ناپاک مکان میں وضو کرنا (۶) عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا (۷) مسجد کے اندر وضو کرنا (۸) اُسی پانی میں تھوکنا اور ناک سِنکنا جس سے وضو کر رہا ہے۔ اگرچہ پانی جاری ہو (۹) وضو میں پیر دھونے کے وقت پاؤں کو قبلہ کی طرف سے نہ پھیرنا (۱۰) بائیں ہاتھ سے منہ میں کلی کے لیے پانی لینا اسی طرح ناک میں بھی (۱۱) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا بغیر عذر کے (۱۲) کسی برتن کو اپنے وضو کیلئے ہی خاص کر لینا۔ (عالمگیری)

سوال۔ ایک شخص کو شک ہوا کسی عضو کے دہونے یا مسح کرنے میں وہ کیا کرے۔

جواب۔ اگر یہ شک اول مرتبہ ہے اور اثنا وضو میں ہے تو جس عضو کی نسبت شک پیدا ہوا ہے اُس

کو پھر دھوئے یا مسح کرے۔ اور اگر بعد فراغ وضو شک ہوا ہے تو خواہ اُس کو یہ شک اول مرتبہ ہو یا ایسے شک کا عادی ہو کچھ التفات نہ کرے اور اپنے کو باوضو سمجھے۔ اور اگر اُس کو یقیناً معلوم ہو کہ ایک عضو نہیں دھویا ہے۔ مگر تعین عضو میں شک ہے تو بائیں پاؤں کو دھو ڈالے اور اگر بائیں پاؤں کا دھونا یقینی یاد ہی تو داہنے کو دھووے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال۔ ایک شخص کو وضو تھا مگر ٹوٹنے میں شک ہے یہ کیا کرے۔

جواب یہ شخص اپنے کو باوضو سمجھے۔ (غایۃ الاوطار)

باب (۲) غُسل کے بیان میں

سوال۔ غُسل کتنی طرح کا ہوتا ہے۔

جواب۔ چار طرح کا ایک فرض۔ دوسرا واجب۔ تیسرا سنت۔ چوتھا مستحب۔

سوال۔ فرض غسل کون کون سے ہیں۔

جواب۔ غسل جنابت۔ غسل بعد انقطاع حیض۔ غسل بعد انقطاع نفاس۔

سوال۔ واجب غسل کون کون سے ہیں۔

جواب۔ ایک میت کا غسل زندوں پر واجب ہے۔ دوسرا سارے بدن پر نجاست لگ جانے سے یا بعض بدن پر نجاست لگی مگر نجاست کا مکان مخفی ہے۔ یعنی یہ نہیں معلوم کہ نجاست حقیقی کہاں لگی ہے تو اب سارے بدن کا غسل واجب ہے۔

سوال۔ سنت غُسل کتنے ہیں۔

جواب۔ پانچ ہیں۔ جمعہ کی نماز کے لیے۔ عیدین کی نماز کے لیے۔ احرام حج یا عمرے کے لیے۔ وقوف عرفات کے لیئے۔ بعد داخل ہونے اسلام کے۔

سوال مستحب غُسل کتنے ہیں۔

جواب۔ اُنیس ہیں۔ دیوانگی۔ اور غشی دور ہونے کے بعد۔ پچھنے لگوانے کے بعد۔ شب برات یعنی پندرہویں شب شعبان المعظم میں۔ شب عرفہ میں یعنی نویں رات ذی الحجہ کو۔ شب قدر میں۔ نزدیک ٹھیرنے مزدلفہ کے وقت قربانی کے۔ نزدیک داخل ہونے منا کے۔ واسطے سنگساری کے۔ داخل ہونے کے وقت مکہ معظمہ

ہیں واسطے طواف زیارت کے۔ وقت سورج گہن اور چاند گہن کے۔ طلب بارش کے لیے۔ خوف کے وقت دفع مصیبت مثل تاریکی دن یا سخت آندھی وغیرہ وغیرہ کے لیئے۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے وقت برائے تعظیم جناب رسالتمآب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ نئے کپڑے پہننے کے وقت۔ مردہ نہلانے کے بعد۔ مقتول پر بروقت قتل اور یہ قتل کیسا ہی ہو۔ قصاص ہو یا اور کسی طرح کا۔ سفر سے مراجعت کے وقت۔ عورت مستحاضہ پر ہر وقت نماز کے لیئے۔

فصل اوّل

سوال۔ جنابت کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ لغت میں جنابت دُوری کو کہتے ہیں اور مجازاً اُس حالت ناپاکی کو کہتے ہیں کہ جو منی نکلنے یا اوخال حشفہ کے بعد تمام جسم سے متعلق ہوتی ہے۔ چونکہ اس حالت میں عبادت مخصوصہ سے دُوری ہو جاتی ہے اسلیئے یہ حالت مجازاً شریعت میں جنابت سے تعبیر کی گئی۔

سوال۔ غسل کے واسطے منی کا نکلنا کسی شرط کے ساتھ ہے۔ یا مطلق۔

جواب۔ منی کا خارج ہونا دفق اور شہوت کے ساتھ مشروط ہے۔ عام ہے اس سے کہ چھونے سے ہو یا دیکھنے سے یا ہاتھ کے عمل سے سوتے میں نکل یا جاگتے میں۔ مرد سے نکلی یا عورت سے نکلی اگر بغیر ان شرائط کے منی نکلے گی تو جنابت ثابت نہ ہوگی۔ اُس پر غسل بھی فرض نہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے بوجھ اُٹھایا یا بیماری سے یا کسی اور سبب سے۔ علاوہ اُن اسباب مذکورۃ الصدر کے منی نکلی تو غسل فرض نہ ہوگا۔ نہ وہ جنبی کہلاویگا۔ عالمگیری

سوال۔ اوخال حشفہ بھی مخصوص ہے۔ یا عام۔

جواب۔ نہیں مخصوص ہے۔ عورت اور مرد زندہ اور بالغ کے قبل اور دُبر کے ساتھ اگر آدمی کے سوا جانور اور زندہ کے سوا مُردہ اور بالغ کے سوا صغیرہ کے ساتھ ہوگا۔ تو غسل فرض نہ ہوگا۔ جب تک انزال نہ ہو تو اُس وقت سبب غسل انزال ہوگا نہ دخول یہ حکم غسل کے لیئے ہی ہے اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مرتکب ان افعال کا مستحق سزا

سوال۔ اگر کوئی شخص سوتے سے جاگا اور اُس نے اپنے بچھونے یا ران پر تری پائی تو وہ کیا کرے۔

جواب۔ اگر اُس کو احتلام یاد ہے اور اُس کو منی یا مذی کے ہونے میں یقین ہو یا شک۔ تو ان دونوں صورتوں میں اُس پر غسل واجب ہوگا اور اگر یقین ہے کہ وہ ودی ہی تو غسل واجب نہ ہوگا۔ درمختار

سوال یہ صورت احتلام یاد ہونے کے ساتھ بیان کی گئی اور جس کو احتلام یاد نہ ہے وہ کیا کرے

جواب یہ شخص اپنے یقین پر عمل کرے اگر ودی اور مذی کا یقین ہے تو غسل واجب نہ ہوگا۔ اور اگر منی کا یقین ہے تو غسل واجب ہوگا اور اگر شک ہو کہ وہ منی ہے یا مذی تو اب اس کو یاد کرنا چاہیئے کہ سونے سے پہلے اس کا عضوِ مخصوص منتشر تھا یا ساکن اگر منتشر تھا تو اسپر غسل واجب نہیں ورنہ واجب ہے۔ یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ (کبیری و عالمگیری)

سوال منی اور مذی اور ودی کی تشریح بیان کیجئے

جواب منی وہ ہے کہ جو شہوت سے لذت کے ساتھ برآمد ہو۔ مذی وہ ہے کہ جو ملاعبت یا تصورِ عورت سے بحالت انتشار عضوِ مخصوص چیپ سا برآمد ہو اور ودی گاڑھے پیشاب کو کہتے ہیں۔

سوال منی اور مذی اور ودی کے حکم بھی بیان کیجئے۔

جواب منی کے نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے۔ مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

سوال عورت و مرد دونوں ہم بستر ہوئے۔ اور دونوں میں مباشرت واقع نہیں ہوئی۔ اور دونوں سو گئے صبح بروقت بیداری بسترہ پر دھبہ پایا اور احتلام دونوں کو یاد نہیں۔ اب غسل کس پر فرض ہے

جواب اس دھبہ کو دیکھنا چاہیئے اگر وہ دھبہ لنبا اور سفید اور غلیظ ہے تب تو مرد پر غسل واجب ہے۔ برخلاف اسکے اگر دھبہ گول اور رقیق اور زرد ہے تو عورت پر۔

سوال ایک مرد کو احتلام اور انزال کی لذت تو یاد ہے مگر بعد بیداری اس نے بدن اور بسترہ پر کوئی نشان نہیں پایا۔ اس پر بھی غسل واجب ہے یا نہیں۔

جواب اس مرد پر غسل فرض نہیں اور اسی حکم میں عورت بھی داخل ہے۔ (عالمگیری)

سوال کسی عورت نے مجامعت کے بعد غسل کیا اور نماز ادا کی پھر اس کی پیشاب گاہ سے منی اس کے شوہر کی برآمد ہوئی تو یہ عورت اعادہ غسل کا کرے یا نماز کا۔

جواب اس عورت پر نہ اعادہ غسل کا ہے نہ نماز کا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص کو احتلام ہوا اور جاگنے کے وقت کوئی علامت نہ پائی پھر وضو کیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد منی نکلی آیا اس پر غسل واجب ہے یا نہیں سو اور اس نماز کا بھی اعادہ ہے یا نہیں۔

جواب اس پر غسل واجب ہے اور نماز کا اعادہ نہیں۔ (عالمگیری)

فصل دوم

سوال اگر کسی کے پیشاب کرتے ہوئے منی نکلی تو اُسپر غسل فرض ہوا یا نہیں

جواب اگر اسوقت میں اُتُندی تھی تو غسل فرض ہوا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال۔ فرض غسل کے اقسام میں ایک قسم فرض غسل کے بعد انقطاعِ **حیض** بیان کی گئی ہے۔ اب یہ بتلا دیجئے کہ حیض کسکو کہتے ہیں۔

جواب جو خُون کہ عورتوں کو ہر مہینے رحم کے اندر سے آتا ہے اُس کو حیض کہتے ہیں اِس کی رنگت سُرخ سیاہ۔ زرد۔ سبز۔ مکدّر۔ خاکستری ہوتی ہے

سوال حیض کی کوئی مدت معیّن ہے

جواب ہاں معین ہے۔ خُون حیض تین رات دن سے کم اور دس رات دن سے زیادہ نہیں ہوتا ہے اگر اِس مُدت سے کم یا زیادہ ہو تو وہ خون حیض کا نہیں ہے اُسکو استحاضہ کہیں گے اور یہ زمانہ تین رات دن کا یا دس رات دن کا ساعت فلکی سے شمار ہوگا۔ نہ ساعت زمانی و شرعی و لغوی وغیرہ سے۔

سوال ساعت فلکی کس کو کہتے ہیں۔

جواب ساعتِ فلکی پندرہ درجہ کی ہوتی ہے اِس کا اندازہ نجومی گھڑیوں سے کیا گیا ہے۔ ایک رات دن کی ۲۴ گھڑیاں یعنے گھنٹے ہوئے۔ اِس حساب سے تین رات دن کے کہ جو کمتر مدت حیض کی مقرر کی گئی ہے ۷۲ گھنٹے ہوتے ہیں تو اب شروع اور ختم کمتر مُدت حیض کا وقت ۷۲ گھنٹے کا ہوا۔ اِس وقت میں اگر پاؤ گھنٹے کی بھی کمی ہوگی تو وہ حیض نہ ہوگا۔ مثلاً ایک عورت کو اول بار خون آیا جبکہ صبح کے ۶ بجے تھے اور چوتھے دن پونے چھ بجے خُون منقطع ہوا اور پھر اس کے بعد اکثر مدت کی میعاد تک کہ جو دس رات دن رکھی گئی ہے جس کی ۲۴۰ گھنٹے ہوتے ہیں کسی دن خُون نہیں دیکھا تو اب بوجہ اس پاؤ گھنٹے کی کمی کے یہ خون حیض کا خُون شمار نہ ہوگا۔ کیونکہ میعادِ مقررہ سے پاؤ گھنٹے کی کمی واقع ہوئی۔ اگر چھ بجے منقطع ہوتا یا اس سے تجاوز کرتا اس وقت میں حیض ہوتا۔ اب استحاضہ ہے۔ اسی طرح اکثر مُدت میں اگر پاؤ گھنٹے کی زیادتی خُون کی ہو جاویگی تو حیض شمار نہ ہوگا۔ مثلاً ایک عورت کو صبح کے ۶ بجے حیض شروع ہوا اور گیارہویں دن سوا چھے بجے پر ختم ہوا تو اس پاؤ گھنٹے کی زیادتی حیض نہیں ۶ بجے تک حیض ہے اور پاؤ گھنٹہ استحاضہ ہے۔

سوال۔ استحاضہ کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ استحاضہ بیماری کا نام ہے۔ اس میں خون رحم سے نہیں آتا۔ بلکہ کوئی رگ کہ جو متعلق فرج داخلی سے ہی پھٹ جاتی ہے اور اس میں جماع و نماز وغیرہ سب درست ہے مگر مستحاضہ ہر نماز کے لیے تجدید وضو کرے۔ معذور کی مانند

سوال عورت کے پاک رہنے کی بھی کوئی میعاد شریعت میں ہے۔

جواب ہاں کم از کم پندرہ دن میعاد طہر کی معین ہیں۔ اور ایک ماہ میں دو حیض بھی ممکن ہیں اور زیادہ طہر کی کوئی حد نہیں تمام عمر کو بھی گھیر سکتا ہے۔

سوال اگر صغیرہ پہلے بلوغ سے اور حاملہ پہلے جننے سے اور بڑھیا پچاس یا ساٹھ برس والی بڑھاپے میں خون پاوے تو حیض کا حکم ہے یا نہیں۔

جواب یہ خون حیض کا نہیں ہے استحاضہ کا ہے۔ خون حیض اور خون استحاضہ کی شناخت یہ ہے کہ خون حیض میں بدبو ہوتی ہے اور استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی۔

سوال اگر عورت نے پاکی کی حالت میں نماز یا روزہ شروع کیا اور پھر نماز و روزہ کے اندر حائضہ ہوگئی تو کیا کرے

جواب اگر روزہ یا نماز نفل ہے تو قضا دونوں کی لازم آویگی۔ اور اگر فرض ہے تو صرف فرض روزہ کی قضا ہے نماز کی نہیں۔

سوال اس کی کیا وجہ ہے کہ نماز اور روزہ نفل کی اور فرض روزہ کی تو قضا کرے اور فرض نماز کی نہیں۔

جواب اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نفل پہلے شروع کرنے سے نفل ہے اور بعد شروع کرنے کے وہ نفل واجب ہو جاتی ہے اب اس نفل کا ادا کرنا بعد انقطاع حیض واجب ہوگیا۔ کیونکہ خود اس نے اپنے ذمہ واجب کرلیا ہے۔ اور واجب مقرر کردہ خدا ہے۔ اس لیے اپنا واجب تو خدا نے معاف کیا اور جو خود خریدا ہے وہ معاف نہیں کیا گیا۔

سوال فرض نماز کی قضا کیوں نہیں ہوئی اور فرض روزہ کی قضا کیوں ہے۔ اسکا جواب نہیں ملا۔

جواب اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ روزے فرض سال تمام میں ایک ماہ کے ہوتے ہیں۔ اور اکثر حیض کے دس دن ہیں۔ پس دس دن کے روزوں کی قضا تمام سال میں کوئی ہرج نہیں رکھتی برخلاف نماز کے کہ اگر نماز معاف نہ ہوتی تو ہر مہینے میں قضا نماز پچاس اور ہر سال میں چھ سو ہوتیں اور اس میں تکلیف

اور حرج بہت تھا اس لیئے شارع نے نماز کو معاف فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا فرمان عالیشان ہے - دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حضرت حوا علیہ السلام کو مبتلاء حیض دیکھا تو حضرت ربُّ العزۃ سے حکمِ نماز دریافت فرمایا - بارگاہِ اقدس سے حکم معافی کا صادر ہوا - حضرت صفی علیہ السلام نے روزہ کا حکم اپنے قیاس سے نماز پر سے دیا - شان بے نیازی نے اس فعل کو پسند نہیں فرمایا - اسیلئے روزے کی قضا ہوئی -

سوال ایک عورت کو اوّل مرتبہ دو دن خون آکر بند ہوگیا اور پھر چھٹے دن خون آیا چار دن پاک رہی اس کے لیے کیا حکم ہے -

جواب - یہ عورت آٹھ دن تک حیض میں ہی شمار ہے - اس چھ دن کے درمیانی پاکی کا کوئی اعتبار نہیں جو پاکی کہ درمیان دو خونوں کے دس دن کے اندر ہوتی ہے - اسکو طہر متخلل بین الدمین کہتے ہیں وہ سب حیض میں ہی داخل ہے - خواہ یہ طہر عادت والی کو ہو یا غیر عادت والی کو -

سوال ایک عورت عادت والی ہے اس کو عادت کے خلاف خون آوے مثلاً پانچ دن کی عادت تھی ایک دفعہ چھ دن آگیا - یا سات دن کی عادت تھی ایک دفعہ آٹھ یا نو روز تک آیا تو اس عورت کے لیئے کیا حکم ہے -

جواب اس عورت کی عادت بدلی ہے دس دن تک یہ سب ایام حیض میں ہی داخل ہیں

سوال اگر عادت والی عورت کو گیارہ دن تک خون آوے تو اس کا کیا حکم ہے -

جواب جتنے دن عادت سے زیادہ ہیں وہ استحاضہ میں شمار ہیں - مثلاً ایک عورت کی عادت چار دن کے حیض کی تھی اور ایک دفعہ اُس کو گیارہ دن تک خون آیا - گویا سات دن عادت سے زیادہ ہوئے ہیں تو یہ عورت اُسی عادت کے موافق چار دن تک تو حیض میں شمار ہوگی - اور سات دن کا اس کو استحاضہ شمار ہوگا - غرض اکثر مدت یعنے دس دن سے جہاں خون متجاوز ہوا تو اب عادت کے ایام منہا کر کے زائد ایام پر استحاضہ کا حکم ہو جاویگا - ان ایام استحاضہ کے روزے اور نماز سب ادا کرے گی -

سوال یہ حکم عادت والی کے لیے معلوم ہوا غیر عادت والی مبتدیہ اگر پہلی مرتبہ گیارہ دن تک خون پاوے تو وہ کیا کرے -

جواب غیر عادت والی دس دن تک حائضہ ہے اور دس دن سے ایک دن - یا دو دن جسقدر

ایام زیادہ ہوں وہ سب استحاضہ ہیں

سوال مستحاضہ عورت کہ جسکو عرصہ سے برابر خون جاری ہے اگر وہ اپنے حیض کے دنوں کو بھول گئی ہے تو وہ کیا کرے۔

جواب عقل دوڑائے اور خوب سوچے ظن غالب پر عمل کرے یعنی جن دنوں کو طہر خیال کرے ان میں نماز وغیرہ سب ادا کرے اور جن دنوں کو حیض سمجھے ان میں نماز وغیرہ ترک کرے۔

سوال ایک مستحاضہ عورت کو حیض کے دن تو یاد ہیں۔ مگر عشرات ثلاثہ کا دورہ یاد نہیں۔ کہ کون سے عشرہ میں حائضہ ہوتی تھی پہلے عشرہ میں یا دوسرے میں یا تیسرے میں یہ عورت کیا کرے۔

جواب یہ بھی وہی کرے جو دنوں کی بھولنے والی کرے یعنی جس عشرہ میں حیض کا ظن غالب ہو اس میں اپنے کو حائضہ تصور کرے اور جس عشرہ میں اپنے کو طہر میں سمجھے اُس میں وہ طاہر ہے۔

سوال ایک عورت کو کسی طرف بھی ظن غالب نہیں دونوں جانب اُسکی برابر ہیں۔ وہ کیا کرے۔

جواب اس عورت کو اب یہ سوچنا چاہیئے کہ حیض کے آنے میں تردد ہے یا انقطاع میں اگر حیض کے آنے میں تردد ہے تب تو ہر نماز کے واسطے وضو کرے صرف فرض واجب سنت مؤکدہ ادا کرے اور قرآن بقدر مفروض پڑھے مسجد میں نہ جاوے اور قرآن شریف کو مس نہ کرے اور اگر انقطاع حیض میں تردد ہے تو ہر نماز کے واسطے غسل کرے اور اس میں بھی نماز غیر مؤکدہ نہ پڑھے اور شوہر کو جماع سے روکے اور مسجد میں بھی نہ جاوے

سوال یہ عورت رمضان شریف کے روزے کس طرح رکھے۔

جواب اس عورت کو یہ بھی یاد ہے کہ ابتداء حیض رات میں ہوا تھا۔ یا دن میں۔ اگر رات میں شروع ہونا یاد ہے تو یہ عورت تمام رمضان کے روزے رکھکر بیس دن کے روزوں کی قضا کرے۔ اور اگر دن میں حیض کا آنا یاد ہے تو بعد رکھنے سارے روزے رمضان شریف کے بائیس روزے اور قضا کرے۔ کیونکہ رات میں حیض شروع ہونے سے رات ہی پر ختم ہوگا اور دن میں حیض آنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے اس لیئے دو دن کے روزے اور بڑھ گئے۔ اور اگر یہ بھی یاد نہیں کہ رات میں حیض شروع ہوا تھا یا کہ دن میں تو یہ عورت اکثر مشائخ کے نزدیک بیس دن کے روزوں کی ہی قضا کرے۔ (عالمگیری)

سوال ایسی عورت طواف کعبہ بھی کرے یا نہیں۔

جواب کرے گی۔ مگر طواف الزیارت کہ جو فرض ہے اس کا تو بعد دس دن کے پھر اعادہ کرے اور طواف الصدر

کہ جو رخصت ہونے کے وقت ہوتا ہے اس کا اعادہ نہیں۔ اسلیے کہ یہ طواف حائضہ سے ساقط ہے۔ (رعایۃ الاوطار)

سوال۔ حائضہ عورت سے مساس وغیرہ بھی درست ہے۔ یا نہیں۔

جواب ناف اور گھٹنے کے درمیان کی جگہ کے علاوہ سب بدن سے مساس اور فائدہ لینا درست ہے۔

سوال حائضہ عورت سے کھانا پکوانا اور اُسکی مستعملہ چیزوں کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب سب جائز ہے بلکہ حائضہ کو اپنے چھونے سے علیحدہ رکھنا لائق نہیں کہ یہ فعل ہنود اور یہود کے ساتھ مشابہ ہے

سوال اگر کوئی شخص حائضہ سے جماع یعنے صحبت کرے تو اُسکے لیے کیا حکم ہے۔

جواب توبہ اور استغفار کرے۔ اور امیر صدقہ بھی دے۔ صدقہ کی صورت یہ ہے کہ جماع اگر ایسی حالت میں کیا ہے جبکہ خُون سُرخ آرہا ہے۔ تب تو ساڑھے چار ماشہ سونا دے۔ اور اگر خُون کی زردی کی حالت میں جماع کیا ہے تو سوا دو ماشہ سونا خیرات کرے۔

سوال کیا عورت کے لیے بھی یہی حکم ہے؟

جواب عورت کے لیئے یہ حکم نہیں ہے کیونکہ ایسی حالت میں اس فعل کا ارتکاب مرد کی طرف سے ہوتا ہے۔

سوال یہ بھی بتلا دیجئے کہ انقطاع حیض کے بعد صحبت کرنا غسل سے پہلے بھی حلال ہے یا نہیں۔

جواب جو عورت کہ بعد اکثر مدت یعنی دس دن کے پاک ہووے۔ اُس سے قبل از غسل بھی وطی یعنے صحبت کرنا حلال ہے۔ پہلی مرتبہ والی ہو یا دس دن کی عادت والی۔ مگر مستحب یہ ہے کہ ایسی عورت سے بھی جب تک غسل نہ کرے صحبت نہ کرے اور جو عورت ایسی ہو کہ جسکا خُون دس دن سے کم میں بند ہو جائے جب تک غسل نہ کرے۔ یا اُسپر آخر وقت نماز کا اسقدر نہ گزرے کہ جو غسل اور تحریمہ کو کافی ہو۔ اُسوقت تک اُس سے وطی جائز نہیں اسلیے کہ نماز بھی ایسی عورت پر اُسی وقت واجب ہوتی ہے جبکہ نماز کے آخر وقت کا اسقدر زمانہ موجود ہو۔ اور یہی حکم نفاس[1] کا ہے۔

سوال وہ کونسی عورت ہے کہ جس پر بعد انقطاعِ حیض تاخیر غسل واجب ہے؟

جواب یہ عورت وہ ہے کہ جسکا خُون عادت سے کم میں منقطع ہوا ہو مثلاً اُس عورت کی عادت چار دن کے حیض کی تھی اور اَب کی دفعہ خُون حیض تیسرے دن منقطع ہوا تو اَب اس عورت پر غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے جب تک مکروہ وقت نہو۔ (شرح وقایہ)

---

[1] نفاس کا حکم مثل حیض کے ہے ہر چیز میں سوائے سات چیزوں کے اور وہ سات چیزیں یہ ہیں۔ بلوغ۔ استبراء۔ عدت۔ طلاق۔ سنت اور بدعت میں فرق کفارہ کے روزہ[illegible]

سوال حیض اور نفاس والی کو کیا کیا چیزیں حرام ہیں؟

جواب نماز کا پڑھنا۔ روزے کا رکھنا۔ طوافِ کعبہ کرنا۔ مسجد میں جانا۔ قرآن شریف کا پڑھنا[۵۱] اور چھونا[۵۲] اور جماع کرنا۔ یہ سب چیزیں حرام ہیں۔

سوال اگر کوئی عورت معلّمہ ہو تو وہ بحالت حیض ونفاس تعلیم قرآن کس طرح دے

جواب ایک ایک کلمہ سکھاوے اور دو کلموں کے درمیان توقف کرے اور قرآن شریف کے ہجّے بھی اُسکو کرانا درست ہے۔

سوال ایسی عورت تسبیح اور تہلیل اور کھانے کے وقت بسم اللہ بھی پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب ہاں اِن کے پڑھنے کا مضایقہ نہیں۔ بلکہ مستحب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو وضو کرے اور گھر میں نماز کی جگہ پر آ بیٹھے اور جتنی دیر تک نماز ادا کرتی تھی۔ اتنی دیر تک سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ پڑھتی رہے

سوال ایسی عورت کو عیدگاہ اور قبرستان میں بھی جانے کی اجازت ہے۔ یا نہیں

جواب ہاں اجازت ہے۔

سوال ایسی عورت یعنے حائضہ اور نفسہ کو تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابیں یا روپیہ یا تختی وغیرہ جس پر آیتِ قرآنی لکھی ہو چھونا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اِن سب کا چھونا بھی جائز نہیں۔ (شرح وقایہ)

سوال اِس عورت کو ایسی کتابت لکھنا جس کی بعض سطروں میں قرآن کی آیت لکھی ہو درست ہے یا نہیں

جواب مکروہ ہے۔

سوال یہ بھی بتلایئے کہ حیض کا شروع ہونا کب سے متحقق ہوتا ہے؟

جواب جب خون فرج خارج تک آجائے۔ قبل اسکے نماز روزہ کو نہیں توڑے گی۔

سوال کسی عورت نے بحالت طہارت اپنی فرج داخل میں کپڑا یا روئی کو لگایا اور وہ خون سے سُرخ ہوگیا اور فرج خارج میں گدی رکھی اور وہ خون سے سُرخ نہیں ہوئی بوجہ حائل ہونے کپڑے کے تو اب اس عورت پر کس وقت سے حکم حیض ہے؟

---

[۵۱] پڑھنا ایک آیت سے کم کا۔ اگر بہ نیت دعا یا استعاذہ یا حمد اور ثنا ہے تو درست ہے اور یہی حکم جنابت والی کا ہے (غایۃ الاوطار)

[۵۲] چھونا اگر اُس غلاف اور اُس جلد سے ہے کہ جو قرآن شریف سے علیحدہ ہے تو درست ہے۔ اور اگر اُس غلاف اور جلد کے ساتھ ہے کہ جو قرآن شریف سے سِلا ہوا ہے تو درست نہیں۔ اور یہی حکم جنابت والی اور بے وضو پر بھی ہے مگر بچے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں (عالمگیری)

جواب اس عورت کی مدت حیض اُس وقت سے متحقق ہوگی۔ جب فرج داخل سے کپڑے کو اُٹھائیگی۔ یا خود وہ کپڑا خُون کے زور سے اپنے مقام سے علیحدہ ہو جائے اور یہی حکم استحاضہ اور نفاس اور پیشاب کا ہے اور مرد کے لیے بھی یہی حکم ہے جبکہ وہ اپنے سوراخ ذکر میں روئی رکھے۔ مگر قلفہ یعنے جائے ختنہ اس حکم سے خارج ہے قلفہ میں جب پیشاب آپہنچے گا وضو ٹوٹ جائیگا۔ (شرح وقایہ)

فصل ۳ نفاس کے بیان میں

سوال فرض غسل کی قسموں میں ایک قسم فرض غسل کی بعد انقطاع نفاس بیان کی گئی ہے اس سے بھی آگاہی بخشیے کہ نفاس کسکو کہتے ہیں۔

جواب نفاس وہ خُون ہے کہ جو بعد بچّہ ہونے کے عورت کے رحم سے آتا ہے۔

سوال اسکی بھی کوئی حدّ معین ہے

جواب اسکی کمی کی تو کوئی حدّ معین نہیں۔ مگر زیادہ کی حدّ چالیس دن معین ہے اس سے زیادہ نہیں ہوتا

سوال وہ نفاس والی کہ جس نے پہلی مرتبہ بچّہ جنا اور اُسکو پچاس دن تک خون آیا یا عادت والی عورت جسکی عادت بیس دن کے نفاس کی ہے اور ایک دفعہ پچاس دن تک خون آیا تو ان دونوں عورتوں کے لیے کیا حکم ہے۔

جواب وہ عورت کہ جس نے پہلی مرتبہ بچہ جننے کے بعد پچاس دن تک خون دیکھا چالیس دن تک نفاس والی ہے اور بعد چالیس دن کے مستحاضہ ہوگی۔ اور عادت والی زچہ کو بیس دن تو عادت کے موافق زچگی میں شمار ہوں گے اور تیس دن زیادتی کی استحاضہ ہیں۔ اسی طرح دنوں کی کمی زیادتی اور جماع اور غسل کے اوقات میں سب احکام نفاس کے مثل احکام حیض کے ہیں اور حیض کا مفصل بیان باب حیض میں گزر چکا

سوال اگر کسی عورت کا بچہ پیٹ سے چاک کرکے نکالا جائے تو ایسی عورت کیلئے کیا حکم ہے۔

جواب اگر خون رحم سے بھی جاری ہوا ہے تب تو یہ عورت نفاس والی ہے ورنہ زخم والی ٹھہریگی اور نماز روزہ سب ادا کریگی۔

سوال اگر کسی عورت حاملہ کے نصف سے کم بچّہ نکلکر رہ گیا۔ اور وقت نماز قریب الاختتام ہے

تو یہ عورت نفاس والی ہے اور اس وقت کی نماز معاف ہے یا نہیں۔

جواب یہ عورت اس وقت تک نفاس والی نہیں ہے اور جبکہ نفاس ثابت نہیں تو نماز کس طرح معاف ہو سکتی ہے اس وقت کی نماز بھی اشارے سے ادا کرے۔ جائے غور ہے کہ جب ایسے وقت میں بھی نماز ادا کرنے کا حکم ہے تو صحیح اور تندرست عورت ذرا سے عذروں کے ساتھ کیونکر نماز قضا کر سکتی ہے۔ ہاں بچّہ اگر نصف سے زیادہ نکل آئے اور خون بھی جاری ہو جائے تو اب نماز معاف ہے اور یہ عورت نفاس والی شمار ہوگی

سوال جوڑے بچّوں کی ماں کا نفاس اول بچّہ کی ولادت سے ہوگا یا دوسرے بچّہ کی ولادت سے

جواب نفاس کے لیے اول بچّہ کی ولادت معتبر ہے اور عدّت کے لیے دوسرے بچّہ کی۔ (در مختار)

سوال اسکی کیا وجہ ہے۔

جواب اس کی وجہ یہ ہے کہ انفتاح رحم ولد اوّل سے ہوگا۔ تو اب اُسکے بعد کا خُون چالیس دن تک نفاس ہے اور عدت کے انقضا کے لیے انخلائے رحم ضروری ہے اور انخلائے رحم دوسرے مولود کے بعد ثابت ہو گا اسلئے عدّت کے انقضا میں ولد ثانی کی ولادت معتبر ہے۔

سوال جوڑے بچّے کب تک ہو سکتے ہیں؟

جواب چھ مہینے سے کم کے جوڑے ہو سکتے ہیں۔

سوال اور چھ مہینے یا زیادہ کے لیے کیا حکم ہے۔

جواب اگر چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ درمیان دو بچّوں کے ہوا تو وہ دو حمل اور دو نفاس قرار دیے جائینگے۔

سوال اسقاط والی کے لیئے کیا حکم ہے۔

جواب اگر اسقاط ایسی حالت میں ہوا جب کہ ظہور اعضا ہو چکا تھا تو اُسکے بعد کے خُون کے لیے نفاس کا حکم ثابت ہے اور اگر ظہور اعضا سے پہلے ساقط ہوا ہے تو وہ خُون حیض کا ہے بشرطیکہ پندرہ دن کے طہر گزرنے کے بعد تین دن خون جاری رہا ہو اور اگر تین دن خون جاری نہیں رہا یا تین دن جاری رہا مگر پندرہ دن کا طہر پہلے نہیں گزرا تو اب یہ استحاضہ ہے۔

سوال ظہور اعضا کب تک ہو جاتا ہے۔

جواب ایک سو بیس دن کے بعد۔

سوال ایک عورت کا حمل اسقاط ہوا اور یہ خبر نہیں کہ بعض اعضا کی خلقت ظاہر ہوئی تھی یا نہیں۔ مثلاً

اندھیری میں گر پڑا اور پھینکدیا گیا یا حمل کے دنوں کو بھول گئی تو اس عورت پر کیا حکم ہے

جواب یہ عورت اپنے حیض کے یقینی دنوں میں نماز وغیرہ ترک کرے اور باقی دنوں میں نماز وغیرہ ادا کرے معذور کی مانند۔

سوال۔ معذور کس کو کہتے ہیں اور اسکا کیا حکم ہے۔

جواب معذور وہ ہے جسکا عذر ایک نماز کے پورے وقت برابر رہے اور وہ اسکے روکنے میں بے قابو ہو خواہ نکسیر جاری ہو یا خون استحاضہ یا ریح یا پیشاب یا دست یا پیپ یا پانی کسی مقام بدن سے درد کے ساتھ وغیرہ وغیرہ اور اُس کا حکم یہ ہے کہ وضو ہر نماز کے وقت کے لیئے کرے اور اس وضو سے اُس وقت میں جو فرض اور نفل چاہے پڑھے۔ معذور کے وضو کو وقت کا جانا توڑتا ہے۔ یا دوسرے حدث کا لاحق ہونا۔ مثلاً ایک عورت مستحاضہ نے ظہر کا وضو کیا۔ تو اب اس وضو سے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خروج ظہر کے وقت تک جو چاہے پڑھے۔ جہاں وقت ظہر گزرا وضو ٹوٹا یا اس عورت کو استحاضہ کے سوا دوسرا حدث وقت کے اندر لاحق ہوا تو اب ناقض وضو لحوق حدث ثانی ہوا نہ اُسکا عذر۔

سوال اگر کسی معذور کا سارے وقت نماز میں بالاستیعاب عذر نہیں ہے بلکہ تھوڑی دیر کو اُس کا عذر منقطع بھی ہو جاتا ہے اُس کے لیے کیا حکم ہے۔

جواب جسکا عذر قلیل زمانے کو منقطع ہو جاتا ہے۔ وہ عدم انقطاع کے برابر ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال قلیل زمانہ معذور کے حق میں کیا رکھا گیا ہے؟

جواب جس میں معذور عذر سے خالی رہ کر نماز ادا کر سکے۔

سوال معذور اپنے نجس کپڑے کو بھی دھوے یا اُسی سے نماز پڑھ لے۔

جواب اگر ایسی حالت ہے کہ جو دھووے تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی پھر دوبارہ نجس ہو جائیگا تو اُس کے بغیر دھوئے نماز پڑھ لے ورنہ کپڑے کا دھونا واجب ہے۔ اسی طرح بدن اور مکان کا حکم ہی (عالمگیری)

فصل ۴

سوال مفروض غسل میں کیا کیا چیزیں فرض ہیں کہ جن کے بغیر ناپاکی دور نہیں ہوتی۔

ف ۱ مثل پیشاب کرنے یا پاخانہ پھرنے یا نکسیر جانے وغیرہ کے ۱۲

جواب تین چیزیں ہیں۔ اوّل مُونہ بھر کر کُلّی کرنا۔ دوسرے ناک[1] میں پانی ڈالنا۔ تیسرے سارے بدن کا دھونا۔

سوال سُنتیں غسل میں کیا کیا ہیں۔

جواب چار ہیں۔ اول دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک دھونا۔ دوسرے شرمگاہ کو پہلے غسل سے دھونا۔ خواہ نجاست ہو یا نہو۔ تیسرے وضو کرنا۔ چوتھے تین بار سر اور تمام بدن پر پانی[2] ڈالنا۔

سوال مستحبات غسل کیا کیا ہیں۔

جواب آٹھ ہیں۔ نیّت دور کرنے ناپاکی کی کرنا۔ ہاتھ دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔ قبلہ کی طرف مُنہ کرنا۔ تمام بدن پر پانی مل لینا تاکہ سارے بدن پر پانی اچھی طرح پہونچ جائے۔ ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے۔ غسل کرتے وقت باتیں نہ کرنا۔ پانی میں کمی اور زیادتی نہ کرنا۔ بعد غسل کے موٹے کپڑے سے بدن صاف کرنا۔ (عالمگیری)

سوال ناک میں پپڑی خشک مانع طہارت ہے یا نہیں؟

جواب بے شک مانع طہارت ہے۔ اسی طرح گندھا ہوا آٹا ناخنوں میں لگا رہنا۔ مانع طہارت ہے پہلے ناک کی پپڑی اور آٹے کو دُور کرے تب غسل کرے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

سوال کسی کے بدن یا بالوں میں مہندی یا روغن ملا ہوا ہو تو یہ مہندی یا روغن مانع طہارت ہے یا نہیں

جواب یہ چیزیں مانع طہارت اور غسل نہیں۔ اسی طرح ناخنوں میں اگر میل یا مٹی[3] ہو تو بھی طہارت ہو جائیگی

سوال دانتوں میں ریشہ گوشت کا یا کوئی اور کھانا رہ جائے تو غسل اُتر جائیگا یا نہیں؟

جواب اُتر جائیگا۔ ہاں اگر کوئی چیز سخت[4] ہوگی کہ جو پانی پہنچنے کو مانع ہے تو غسل نہیں اُتریگا۔

سوال انگوٹھی اور کان کی بالیاں غسل کے وقت اُتاری جائیں یا کیا؟

جواب اگر انگوٹھی یا بالیاں ایسی سخت ہیں کہ پانی اُن کے اندر نہیں پہنچ سکتا تب تو اُتارنا واجب ہے ورنہ ان کو حرکت دیدینا کافی ہے۔

---

[1] ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ جہاں تک ناک کا چمڑا نرم ہے وہاں تک پانی پہنچ جائے ۱۲ (عالمگیری)

[2] پانی ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین بار سر پر پانی ڈالے پھر تین بار داہنے مونڈھے پر ڈالے۔ پھر تین بار بائیں مونڈھے پر ڈالے (غایۃ الاوطار)

[3] مٹی خشک ہو یا تر ۱۲

[4] سخت کہ جو دانتوں کی جڑوں کو بند کردے اُس سے بھی غسل دور نہیں ہوتا ۱۲

سوال عورتوں کو چوٹی گندھی ہوئی کا کھولنا بروقت غسل کیسا ہے؟

جواب ضروری نہیں ہے۔ فقط بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا ہے۔ ہاں اگر بال کھلے ہوئے ہوں تو اب عورتوں پر سب کا دھونا واجب ہے اس لیے کہ اب حرج اور مشقت نہیں رہی جس طرح کہ مرد کو داڑھی کا دھونا اور کھلے بالوں کا دھونا واجب ہے بوجہ حرج نہ ہونے کے صرف جڑوں کا تر کرنا کافی نہیں ہے۔ مرد عورت سے گندھے بالوں میں مستثنیٰ ہے۔ اگر مرد کے سر پر بال گندھے ہوئے ہوں تو مرد پر بالوں کا کھولنا اور چیرنا بھی واجب ہے۔ (غایۃ الاوطار شرح وقایہ)

سوال گیسو چوٹی سے علیحدہ گندھے ہوئے ہیں انکو بھی بروقت غسل کھول دے یا نہیں؟

جواب ہاں گیسوؤں کا کھولنا عورتوں پر واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال اگر کسی عورت کو سر پر پانی ڈالنا ضرر کرتا ہو تو وہ کیا کرے اور اس عذر سے اپنے خاوند کو جماع سے منع کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب سر کا مسح کرے اور باقی بدن دھولے۔ عورت کو نہیں پہنچتا ہے کہ اس عذر سے اپنے خاوند کو جماع سے روکے کیونکہ وہ حقِ خاوند ہے۔ شریعت میں رعایت حقِ خاوند کی کسقدر رکھی گئی ہے۔ جائے غور ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال کوئی شخص کلی کرنا غسل میں بھول گیا۔ اور نماز کے وقت تک اسکو یاد بھی نہیں آئی۔ البتہ اس درمیان میں پانی ضرور پیا ہے تو اب اس شخص کو دوبارہ غسل کرنا چاہیئے۔ یا کیا؟

جواب غسل دوبارہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ درمیان کا پانی پینا بجائے کلی کرنے کے ہی (غایۃ الاوطار)

سوال غسل اور وضو کے لیے کس قدر پانی ہونا چاہیئے۔

جواب ایک صاع[1] پانی غسل کے لیے اور ایک مد وضو کے لیے چاہیئے۔ اور کم وبیش کا بھی مضائقہ نہیں

سوال جنابت والی کو غسل کی جگہ ایسی ملے کہ جہاں بے پردگی ہو تو کیا کرے؟

جواب اگر اجنبی مرد ہے اور بے پردگی بھی مردوں سے ہوتی ہے تو کچھ پروا نہ کرے۔ مرد مردوں کے

---

[1] ایک صاع ۲۰ ثار ۴ چھٹانک کا ہوتا ہے اور ایک مد تین پاؤ ڈیڑھ چھٹانک کا ہوتا ہے اور یہ مقدار صاع اور مد کی اُسی وقت ہے جب کہ صرف غسل اور وضو کرے اور اگر غسل کے ساتھ وضو کرے تو ایک مد سے وضو کرنا علاوہ صاع کے ہے اور وضو میں مد کی قید جب ہی ہے جب استنجا نہ کرے اور اگر استنجا کرے تو مد کے وزن سے ایک رطل پانی جو ڈیڑھ پاؤ سے زیادہ ہوتا ہے اور نے لیوے بعض مشائخ کے نزدیک یہ مقدار صاع اور مد کی کم سے کم پانی کے کافی ہونے کی بیان کی گئی ہے واللہ اعلم بالصواب (عالمگیری)

رُو برو ہی نہائے اور عورت عورتوں کے سامنے ہی غسل کرے کیونکہ نظر کرنا جنس کا ہم جنس کی طرف خفیف تر ہے برخلاف غیر جنس کے اور اگر جنبی عورت ہے اور بے پردگی مَردوں سے ہوتی ہے تو یہ عورت تیمّم کرے اگر خوف جاتے رہنے وقت نماز کا ہو ورنہ تاخیر کرے غسل میں۔ (عالمگیری اوطحطاوی)

سوال۔ پانی سے استنجا بھی کرے یا نہیں۔

جواب۔ استنجا تو کسی صورت میں نہ مرد مَردوں کے سامنے اور نہ عورت عورتوں کی موجودگی میں کرسکتی ہے کیونکہ اول تو نجاست حقیقی ڈھیلوں سے دور ہوگئی ہے اب صرف پانی سے فضیلت حاصل کرنا ہے اور اگر کاش نجاستِ حقیقی زائل نہیں بھی ہوئی ہے تو نجاستِ حقیقی غلیظہ بقدر درہم مانع صلوٰۃ نہیں اور کشف عورت غیر کے سامنے سب طرح حرام ہے۔

باب تیمُّم کے بیان میں

سوال۔ تیمّم کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ لغت میں تیمُّم مطلق قصد کو کہتے ہیں اور اصطلاحِ شرع میں تیمم اُس قصد کو کہتے ہیں کہ جو پاک کرنے والی مٹی یا جنس مٹی کی طرف طہارت حاصل کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے اور یہ مخصوصات اُمت محمد علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔

سوال۔ تیمم کس کس چیز پر جائز ہے۔

جواب۔ مٹی اور جنس مٹی پر جیسے پتھر۔ چونہ۔ گیرو۔ ملتانی۔ سُرمہ۔ ہڑتال۔ گندک۔ یاقوت۔ زبرجد۔ فیروزہ عقیق۔ سینڈھا نمک وغیرہ ان سب پر درست ہے۔

سوال۔ تیمم میں شرطیں کیا کیا ہیں۔

جواب۔ سات شرطیں ہیں (۱) اسلام کا ہونا (۲) نیت کرنا (۳) مسح کرنا (۴) تین یا زیادہ انگلیوں سے مسح کرنا (۵) مٹی یا جنس مٹی کا ہونا (۶) مٹی یا جنس مٹی کا مطہر ہونا[۱] (۷) پانی کا نہ ہونا حقیقتًا[۲] یا حکمًا[۳]۔

سوال۔ تیمم کے رُکن بیان کرو؟

---

[۱] اگر مٹی ناپاک خشک ہو جائے تو اُس پر نماز درست ہے مگر اُس سے تیمم درست نہیں وہ مستعمل پانی کی مانند پاک ہے پاک کرنے والی نہیں ۱۲
[۲] حقیقتًا یہ کہ پانی کا اصلا موجود نہ ہونا۔ خواہ مسافر ہو یا مقیم شہر میں ہو یا باہر ۱۲ (شرح وقایہ)
[۳] حکمًا یہ کہ بیماری یا خوف زیادتی بیماری سے پانی کا استعمال نہ کرسکتا۔ اور یہ فقدان آب کی شرط مخصوص ہے جواز نماز فرض کے لیے ۱۲

جواب - تیمم میں اول دو ضرب کن ہیں - اول ضرب مٹی پر مار کر مُنہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب مار کر دونوں ہاتھوں کا مسح کرے کہنیوں تک - دوسرا رکن تیمم کا استیعاب ہے یعنی ایسے طور پر مُونہ اور ہاتھوں پر مسح کرے کہ کوئی مقام مسح سے خالی نہ رہے -

سوال تیمم کی سُنتیں بیان کرو

جواب (۱) بسم اللہ کہنا (۲) دونوں ہتیلیوں کو اندر کی طرف سے مٹی پر مارنا (۳) ہتیلیوں کو مٹی پر رکھکر آگے کو کھینچنا (۴) ہتیلیوں کا پیچھے کو ہٹانا (۵) ہاتھوں کا جھاڑنا (۶) مٹی پر ہاتھ رکھنے کے وقت انگلیوں کا کشادہ رکھنا (۷) ترتیب[۱] یعنے اوّل منہ کا مسح کرنا پھر داہنے ہاتھ کو پھر بائیں ہاتھ کو مسح کرنا (۸) پے درپے بلا توقف مسح کرنا اس طرح کہ اگر پانی کا استعمال کیا جاتا تو عضو متقدّم خشک ہوتا (غایۃ الاوطار)

سوال تیمم کرنا کس کس شخص کو جائز ہے -

جواب اول اُس شخص کو جو عاجز ہو اُس مطلق پانی کے استعمال سے جو کافی ہو اُسکی طہارت کو بسبب دُوری ایک[۲] میل کے - دوسرے اُس شخص کو جو بسبب لاحق ہونے بیماری یا بخوف زیادتی بیماری کے استعمال پانی سے عاجز ہو - تیسرے اُس شخص کو جسکو پانی لینے میں دشمن کے سبب سے خوف آبرو جانے کا ہو - مثلاً عورت کو مرد فاسق کا مُفلس یا مقروض کو قرضخواہ کے قید کر لینے کا خوف ہو یا جان جانے کا خوف ہو عام ہے اس سے کہ یہ دشمن آدمی ہو یا غیر آدمی مثلاً سانپ یا آگ وغیرہ -

سوال آب مطلق اور کافی کی قید کس واسطے لگائی گئی ہے ؟

جواب یہ قید اس واسطے ہے کہ آب مقید اور غیر کافی بمنزلہ معدوم کے ہے - یعنی اگر کسی شخص کے پاس آب مقید یعنی گلاب - کیوڑہ - آب باقلہ - آب تربوز وغیرہ موجود ہے تو اُس پانی سے وضو نہیں کرسکتا - یا غیر کافی اِس قدر پانی ہے کہ خواہ اُس سے وضو کرے یا نجاست حقیقی جو کپڑے اور بدن کو مانع نماز لگی ہوئی ہے - دُور کرے تو اس قدر پانی سے بھی وضو درست نہیں - کپڑے اور بدن کو دھووے اور وضو کے بدلے تیمم کرلے سب کے نزدیک یا بقدر دفع پیاس پانی ہے - عام ہے اس سے کہ اپنی پیاس

---

[۱] تیمم کا اچھا طریقہ یہ ہے کہ داھنے ہاتھ کی چھنگلی انگلی کی طرف سے بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں لیکر مع تھوڑی ہتیلی کے اوپر ظاہر سیدھے ہاتھ کے انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک کھینچے بعد اُسکے انگلی شہادت اور انگوٹھے اور باقی ہتیلی سے باطن ہاتھ کا مسح کرے انگلیوں کے سروں تک اسی طرح پھر بائیں ہاتھ کو مسح کرے ۱۲ (شرح وقایہ) [۲] ایک میل ۴ ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز ۲۴ انگل کا اور انگل چھ جو کا اور میل کا فاصلہ مختار قول میں جانب توجہ ہے یعنے جس طرف کو جا رہا ہے اسی طرف پانی ایک میل ہو دائیں بائیں جانب کا میل معتبر نہیں ۱۲ (شرح وقایہ)

ہو یا غیر کی آشنا ہو یا اجنبی تو ان سب صورتوں میں باوجود کافی پانی وضو کے لیئے ہونے کے پھر غیر کافی سمجھا گیا اور تیمم جائز ہوا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال - جن نمازوں میں بسبب خوف مخلوق کے تیمم کرکے نماز پڑھنا جائز ہوا ہے جیسے کہ عورت کو مرد فاسق کے سبب۔ مدیون کو قرضخواہ کے سبب وغیرہ وغیرہ۔ آیا بعد رفع خوف ان نمازوں کا اعادہ ہے یا نہیں۔

جواب اگر یہ خوف مرد فاسق اور قرضخواہ کے ڈرانے سے پیدا ہوا ہے تب تو بعد رفع خوف اس نماز کا اعادہ ہے اور اگر مرد فاسق اور قرضخواہ وغیرہ کو دیکھ کر خود بخود خوف پیدا ہوا ہے اور اس خوف سے تیمم کرکے نماز پڑھے تو اس نماز کا اعادہ نہیں۔

سوال اسکی کیا وجہ کہ جو خوف کسی کے ڈرانے سے پیدا ہو اُس کے رفع سے تو اعادہ نماز کا ہو اور جو خود بخود پیدا ہو اُس سے اعادہ نماز کا نہیں۔

جواب اسکی وجہ یہ ہے کہ جو خوف کسی کے ڈرانے سے پیدا ہوا اور پھر اُس نے تیمم کرکر نماز پڑھی تو یہ عجز بندہ کی جانب سے پیدا ہوا اور فعل عباد حق اللہ کے اسقاط میں معتبر نہیں۔ اور جو خوف بغیر کہے دشمن کے خود بخود اُسکو دیکھ کر پیدا ہو گیا تو وہ ایسا ہے جیسے مرض پیدا ہو گیا۔ چونکہ اُس کے پیدا کرنے میں کوئی درمیان میں نہیں ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اسلیئے اس پر اعادہ نماز کا حکم نہیں۔

سوال اگر کسی نے قرآن پڑھنے کے سبب یا قبرستان میں جانے کے سبب یا دفن میت کے لیئے یا اذان کے لیے یا کسی اور غیر مقصودہ عبادت کے لیئے تیمم کیا تو اس تیمم سے فرض نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں

جواب اس تیمم سے بالاتفاق فرض نماز ادا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ تیمم میں ایسی عبادت مقصودہ کی نیت کی شرط ہے کہ جو بغیر طہارت کے صحیح نہیں اور یہ سب باتیں مذکورہ سوال بے طہارت بھی درست ہیں اسلیئے اس تیمم سے نماز فرض درست نہیں (عالمگیری۔ شرح وقایہ)

سوال اگر سجدہ تلاوت کے لیئے یا نماز جنازہ کے لیئے تیمم کیا تو اس سے بھی فرض نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

جواب ہاں اس تیمم سے فرض نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ جز مقصودہ عبادت کا ہے اور یہ بلا طہارت درست نہیں۔

سوال کیا نماز جنازہ کو اس حالت میں کہ پاس پانی موجود ہے اور تندرست بھی ہے صرف تیمم سے

ادا کر سکتا ہے ؟

جواب ہاں ادا کر سکتا ہے۔ جبکہ نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو اگرچہ جنبی اور حائضہ کیوں نہ ہو مگر ولی میت کو درست نہیں۔ اسی طرح کسوف اور خسوف اور عیدین کی نمازوں کو بھی بخوف فوت ہو جانے کے تیمم سے صحیح آدمی اور پانی والا پڑھ سکتا ہے غرض جو نمازیں اپنا خلیفہ نہیں رکھتی ہیں وہ فوت ہو جانے کے خوف سے تیمم کے ساتھ باوجود موجود ہونے پانی کے اور تندرستی کے پڑھی جا سکتی ہیں[1]۔

سوال کیا سجدہ تلاوت کو ایسی حالت میں تیمم سے نہیں کر سکتا ؟

جواب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے فوت ہو جانے کا خوف نہیں۔ وضو کر کے کر سکتا ہے۔

سوال جمعہ کی نماز بھی تیمم سے بخوف فوت ہو جانے کے پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب اس نماز کو بھی نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ جمعہ کا خلیفہ ظہر موجود ہی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص کوئیں پر پہونچا مگر رسی ڈول نہ ہونے سے پانی لینے سے عاجز ہے اب اس شخص پر بھی تیمم درست ہے یا نہیں ؟

جواب درست ہے بشرطیکہ اُسکے پاس کوئی کپڑا ایسا نہ ہو کہ اُسکو کوئیں میں ڈال کر اور نچوڑ کر وضو کر سکے

سوال ایک شخص کے پاس کپڑا تو ہے مگر قیمتی ہے اگر اُس کو کوئیں میں ڈالے تو کپڑا بگڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ شخص وضو کرے یا تیمم ؟

جواب اگر بقدر ضرورت پانی کی قیمت سے زیادہ نقصان اس کپڑے کے تر ہونے سے لازم آوے تو تیمم کرے ورنہ اُسی صورت سے کوئیں میں ڈال کر وضو کرے ٭

سوال ایک جنبی آدمی کے ساتھ جانور ہے۔ اور پانی صرف اس قدر ہے کہ غسل کرے یا جانور کو پلا دے اب فرمائیے کیا کرے ؟

جواب اگر اُس کے پاس ایسا برتن موجود ہے کہ جس میں غسالہ جمع ہو سکے تو اُس برتن میں بیٹھ کر خود غسل کرے اور اُس غسالہ سے جانور کی رفع تشنگی کرے۔ اور اگر ایسا برتن نہیں ہے تو خود تیمم کرے اور پانی جانور کو پلا دے۔

سوال ایک شخص نے بسبب پانی نہ ہونے کے تیمم کیا اور پھر پانی اُسکو بعد تیمم کے مل گیا مگر اُسی وقت کسی

---

[1] یہ حکم کل نماز فوت ہونے پر ہے اور اگر مقتدی وضو کر کے شریک ہو سکتا ہو بعض نماز میں تو تیمم اب درست نہیں ۱۲ (غایۃ الاوطار)

ایسے مرض میں مُبتلا ہوا کہ غسل یا وضو نہیں کر سکتا- تو اب وہ ہی تیمم پہلا باقی رہا یا اور تیمم کرے؟

جواب وہ تیمم کہ جو بحالت پانی نہ ہونے کے کیا گیا تھا باطل ہوا اسلئے کہ رخصت کے اسباب کا متغیر ہونا پہلے رخصت کے شمار اور کفایت کرنے کو مانع ہے اور اب دوسرا تیمم دوسرے سبب سے کرے گا-

سوال ایک نماز کے تیمم سے کئی وقت کی نماز ادا کر سکتے ہیں- یا صرف اُسی وقت کی؟

جواب ہمارے نزدیک تیمم مطلق بدلا ہے وضو اور غسل کا تو جس طرح ایک وضو اور غسل سے کئی وقتوں کی نماز فرض اور نفل ادا کر سکتے ہیں- اسی طرح اس سے بھی ادا کر سکتے ہیں-

سوال اگر تیمم کرتے وقت انگوٹھی کو یا عورتیں چوڑیوں کو اُتاریں نہیں تو تیمم جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب بغیر اُتارے انگوٹھی اور چوڑیوں کے تیمم درست نہ ہوگا کیونکہ مسح کے وقت ماتحت انگوٹھی اور چوڑیوں کا مسح سے خالی رہے گا- ہاں اگر چوڑیوں اور انگوٹھی کو جگہ سے ہٹالیں اور مسح اُس مقام کا کریں تو پھر نہ اُتاریں- تیمم بھی درست ہو جائیگا- (غایۃ الاوطار)

سوال کوئی شخص خود تیمم نہیں کر سکتا تو کیا دوسرا اُس کو تیمم کرادے-

جواب ہاں کرادے انہیں دو ضربوں کے ساتھ- اوّل ضرب سے اُسکے مُونہ کو مسح کرادے پُوری طرح[1] پھر دوسری ضرب کے ساتھ اپنے ایک ہاتھ سے اُس کے ایک ہاتھ کو اور دوسرے اپنے ہاتھ سے اُس کے دوسرے ہاتھ کو مسح کرادے- مگر نیت تیمم کرنے والے پر ہے نہ کرانے والے پر (غایۃ الاوطار)

سوال ایک مسافر کے پاس دوسرا آدمی ایسا ہے جس سے پانی کا حال دریافت کر سکتا ہے لیکن اس مسافر نے بغیر دریافت کیئے تیمم سے نماز پڑھ لی- بعد نماز کے اُس آدمی سے دریافت کیا اور اُس نے قریب پانی بتلا دیا اب یہ نماز جائز ہوئے یا نہیں؟

جواب یہ نماز جائز نہیں ہوئی- ہاں اگر یہ مسافر پہلے نماز سے دریافت کرتا اور وہ نہ بتاتا پھر یہ مسافر تیمم کر کے نماز پڑھتا اور بعد میں پانی کے قریب ہونے کا نشان دیتا تو اس صورت میں نماز جائز ہو جاتی- اس لیے کہ جو اس پر واجب تھا (یعنی تلاش) وہ اس مسافر نے کر لیا- اور پہلی صورت میں مسافر نے تلاش کو ترک کر دیا اس لیے نماز جائز نہیں ہوئی- (عالمگیری)

سوال اگر مسافر بغیر تلاش کیے پانی کے نماز پڑھ لے تو کیسا-

[1] پُوری طرح اس طرح کہ اگر ایک بال یا عضو کے کنارہ کو یا دو چار ناک کو چھوڑ دیگا تو تیمم درست نہ ہوگا خواہ دوسرے کو تیمم کرادے یا خود کرے (غایۃ الاوطار)

جواب - گنہگار ہوگا - کیونکہ اُس نے اُس چیز کو ترک کیا جو اُسپر واجب تھی یعنے تلاش -

سوال اگر پانی ملنے کی اُمید میں تنگ وقت ہو جائے تو یہ انتظار کیسا ؟ -

جواب مستحب ہی اخیر وقت نماز تک انتظار کرنا - اور اگر اُمید نہ ہو تو تاخیر نہ کرے - (عالمگیری)

سوال ایک کافر نے اسلام لانے سے پہلے تیمم کیا اور دوسرے نے وضو کیا - آیا یہ دونوں بعد اسلام کے نماز اُس تیمم اور وضو سے ادا کر سکتے ہیں ؟

جواب جس نے تیمم کیا ہے وہ عند الطرفین[1] نماز نہیں ادا کر سکتا - کیونکہ تیمم میں نیت شرط ہے اور وہ اسلام لانے سے پہلے نیت کا اہل نہیں تھا - اور جس نے وضو اسلام لانے سے پہلے کیا تھا وہ بعد اسلام کے نماز اُسی وضو سے پڑھ سکتا ہے کیونکہ وضو میں نیت شرط نہیں ہے - (عالمگیری)

سوال اگر کسی کے آدھے سے زیادہ اعضا زخمی ہوں تو وہ کیا کرے ؟

جواب تیمم کرے - شمار کی راہ سے وضو میں اور پیمایش کی راہ سے غسل میں - (غایۃ الاوطار)

سوال کیا تیمم اور وضو کا جمع نہیں ہوتا ؟

جواب ہاں یہ دونوں جمع نہیں ہوتے -

سوال ایک مسافر کے پاس پانی ہے مگر بگمان اسکے کہ یہ پانی کافی نہیں ہے نماز تیمم سے پڑھ لی - اور بعد نماز کے معلوم ہوا کہ پانی کافی ہے تو اب کیا کرے ؟

جواب وضو کرکے دوبارہ نماز پڑھیگا -

سوال ایک مسافر نے تیمم کرکے نماز شروع کی اور اثناء نماز میں دوسرے شخص کے پاس پانی معلوم ہوا تو اب کیا کرے ؟

جواب اگر اُسکو گمان غالب ہے کہ پانی مانگنے سے دیدیگا تو نماز کو توڑدے اور اگر نہ دینے پانی کا گمان ہے تو نماز نہ توڑے اور اگر پہلے نماز سے ایسا شخص پاوے اور پھر اُس سے بغیر مانگے ہوئے صرف اِس ظن پر کہ یہ پانی مانگنے سے نہ دیگا - تیمم سے نماز پڑھے گا تو درست نہ ہوگی - کیونکہ اس وقت میں قدرت اور عجز مشکوک فیہ ہیں اور اگر ایسی حالت میں نماز پوری کرلی اور پھر بعد نماز کے اُس شخص سے پانی مانگا اور اُس نے دیدیا تو پھر وضو کرکے نماز پڑھے - اور اگر پہلے انکار کیا اور پھر دیدیا تو نماز پہلے تیمم کے ساتھ درست ہوگی[2]

---

[1] عند الطرفین یعنے نزدیک امام اعظم و امام محمد رحمہما اللہ ۱۲
[2] خواہ قیمتاً ہی پانی ملے مگر قیمت دستور سے زیادہ نہ ہو ۱۲

صرف اب تیمم جاتا رہا۔

سوال - دو برتنوں میں پانی بھرا ہے اور ان میں سے ایک برتن کا پانی پاک ہے اور دوسرے کا ناپاک اور مُصلی نہیں جانتا کہ ناپاک کونسا ہے اور پاک کونسا ایسی صورت میں کیا کرے ؟ -

جواب تیمم کرے۔ (شرح وقایہ)

سوال قیدی وغیرہ کو اگر پانی اور مٹی دونوں پر قدرت نہ ہو تو کیا کریں -

جواب بسبب حرمت اوقات نماز نمازیوں کے مشابہ ہو جائیں۔ اگر پاک زمین پائیں ورنہ نماز کا اشارہ ہی کریں۔ کھڑے ہو کر۔ پھر جب پانی اور مٹی وغیرہ پر قدرت حاصل ہو تو اس نماز کا اعادہ کریں۔

سوال اگر کسی کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں۔ اور چہرہ پر زخم بھی ہو وہ کس طرح نماز پڑھے۔

جواب اس سے طہارت اُٹھ گئی بدون طہارت یعنے تیمم اور وضو کے نماز پڑھے۔ اور اگر ایک ہاتھ یا ایک پاؤں یا کچھ چہرہ سلامت ہے تو اُسی کا وضو کر لیا کرے اور اگر صرف چہرہ ہی سلامت ہے تو چہرہ کو مٹی پر مل لیا کرے۔ (درمختار)

سوال سفر میں ایک مرد ہے اور ایک عورت۔ مرد پر غسل جنابت ہے اور عورت پر غسل حیض۔ اور وہاں ایک میت بھی ہے پانی صرف اسقدر ہے کہ ایک کو کافی ہو تو اب یہ پانی کون استعمال میں لاوے ؟

جواب اگر یہ پانی ان میں سے کسی کی مِلک ہے تو مالک ہی پر صرف کرنا اس پانی کا اولی ہے اور اگر وہ پانی سب کی مِلک ہے تو میت مستحق ہے سب تیمم کریں اور اگر پانی مُباح ہے تو جُنبی سب سے اولی ہے۔ کیونکہ نجاست جنابت کی سب سے اشد ہے (عالمگیری۔ غایۃ الاوطار)

سوال تیمم غسل اور وضو کا ایک ہی طرح پر ہے یا کچھ فرق ہے ؟

جواب ایک ہی طرح پر ہے۔

سوال ایک مٹی سے کئی آدمی یا ایک ہی شخص کئی مرتبہ تیمم کر سکتا ہے یا نہیں۔

جواب ایک آدمی کئی مرتبہ کر سکتا ہے اور ایک جماعت بھی کر سکتی ہے۔ مٹی پانی مستعمل کے حکم میں نہیں ہے (غایۃ الاوطار)

سوال تیمم کن کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے ؛

سے ۵۲ یعنے رکوع سجود کرے وجوبا ۱۲ (غایۃ الاوطار)

جواب جن چیزوں سے تیمم کی اصل یعنے وضو اور غسل جاتا رہتا ہے۔ انھیں سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہی۔

سوال تیمم باطل کب ہوتا ہے۔

جواب جبکہ وہ شرائط جو ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ اُٹھ جاتیں تیمم باطل ہو جائیگا۔

سوال جنبی کو پانی ملا مگر غسل کے وقت کوئی عضو باقی رہ گیا بعد اُس کے حدث ہوگیا پھر دونوں حدثوں کے لیے ایک تیمم کیا بعد اُس کے اتنا پانی ملا۔ کہ وضو اور بقیہ عضو غیر مغسولہ جنابت کو کفایت کرتا ہی تو اب کیا کری

جواب وضو اور بقیۂ عضو غیر مغسولہ دونوں کو دھوے تیمم دونوں حدثوں کا باطل ہو جائیگا۔ اور اگر اتنا پانی ہے کہ صرف بقیۂ عضو غیر مغسولہ کو کفایت کرتا ہے نہ وضو کو تو غسل کے حق میں تیمم ٹوٹ گیا۔ وضو کے حق میں باقی ہے اور اگر صرف ایک کے لیے کافی ہے خواہ اُس سے وضو کرے یا عضو غیر مغسولہ کو دھوے تو پہلے اُس عضو کو دھووے جو غسل میں باقی رہا ہے۔ مگر وہ تیمم جو واسطے حدث اصغر کے تھا نزدیک امام محمدؒ کے ٹوٹ گیا اُس حدث کا تیمم دوبارہ کرے۔ اور امام ابو یوسف رحمۃ کے نزدیک وہ پہلا تیمم بدستور ہے اور اگر اس نے اس قدر پانی ہی سے وضو ہی کرلیا اور عضو غیر مغسولہ کو نہیں دھویا تو جنابت کے حق میں اُس کا تیمم ٹوٹ گیا دونوں روایتوں کے موافق۔ تو اب پھر تیمم کریگا (شرح وقایہ)

سوال ایک شخص نے ایک جماعت کو جنگل میں پانی مباح کیا۔ یعنی ایک جماعت کو تیمم کرتے دیکھ کر کہا کہ اے جماعت والو۔ تیمم مت کرو۔ یہ پانی ہے جو تم میں سے چاہے وضو کرے اور وہ پانی ایک شخص کے وضو کے لائق ہے۔ اس صورت میں جماعت والوں کو کیا کرنا چاہیئے اور اگر یوں کہا کہ اس قدر پانی میں نے تم سب کو دیا تو کیا کرنا چاہیئے۔ مفصل اس مسئلہ کا جواب دینا چاہیئے؟

جواب صورت اول میں جب ایک شخص وضو کرے گا سب کے تیمم باطل ہو جائیں گے کیونکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قدرت اس قدر پانی کی حاصل ہوئی۔ کہ جس سے وضو کر سکتا تھا اور دوسری صورت میں کسی کا بھی تیمم نہ جائیگا کیونکہ اُس موہوب پانی میں سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کا حصہ اتنا نہیں جو وضو کو کافی ہو تو گویا کسی نے پانی اپنی طہارت کے موافق نہیں پایا۔ ہاں اگر سب مل کر ایک شخص کو پانی ہبہ کردیں تو امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک تیمم اُس شخص کا کہ جسکو جماعت نے پانی ہبہ کیا ہے باطل نہ ہوگا۔ کیونکہ ہبۂ مشترک شئے کی امام کے نزدیک درست نہیں تو گویا پانی ملک واہب پر ہی ہے اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تیمم اُس شخص کا جسکو پانی جماعت نے دیا ہے جاتا رہا اُسکو اُسی پانی سے وضو درست ہے۔

باب موزوں پر مسح کے بیان میں

سوال - موزوں پر مسح کرنا کیسا؟

جواب - درست ہے - حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے عقائد میں علامت اہل سنت و الجماعت سے اسکو رکھا ہے -

سوال کیا سفر اور حضر دونوں میں درست ہے؟

جواب ہاں دونوں میں درست ہے - مگر مدت کے تعین میں مقیم اور مسافر کے حق میں فرق ہے -

سوال کیا فرق ہے؟

جواب مقیم کی مدت مسح ایک رات دن ہے وقت حدث سے - اور مسافر کی مدت مسح تین رات دن بعد وقت حدث سے - اب اس عرصہ ایک رات دن یا تین رات دن میں جب حدث ہو تو وضو کرے مگر پیر نہ دھووے - اسپر مسح کرتا رہے - اور یہ حکم ہے وضو کے [illegible]

سوال مقیم نے موزہ پر مسح کیا اور ایک رات دن گزرنے سے پہلے [illegible] رات دن گزرنے سے پہلے مقیم ہو گیا تو اب دونوں کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب مقیم اگر ایک رات دن گزرنے سے پہلے مسافر ہوا تو [illegible] مدت مسح تین رات دن [illegible] جو مسافر کے لئے ہے مقرر ہو جائے گی - اسی طرح اگر مسافر تین رات دن سے پہلے کہ جو اس کی مدت مسح ہے مقیم ہو جائے تو اب اس مسافر کی میعاد مسح ایک رات دن کی ہوگی -

سوال اگر مقیم بعد مدت مسح مسافر ہوا یا مسافر مقیم ہوا تو اسکے لیے کیا حکم ہے -

جواب موزوں کو پیر سے نکال کر پھر کے دھووے - (عالمگیری)

سوال وہ کون سے موزے ہیں جن پر مسح درست ہے؟

جواب وہ موزے چمڑے یا بانات وغیرہ کے ہیں - جن میں پانی اثر نہ کرے اور ان کو پہن کر سفر طے کر سکتا ہو

مثال ایک مقیم نے صبح کے وقت وضو کرکے موزہ پہنا اور اسکا گیارہ بجے دن کے وضو ٹوٹا تو اب دوسرے دن ۱۱ بجے تک جب حدث سے وضو کرے بجائے پیر دھونے کے موزوں پر مسح کرتا ہے اب دوسرے دن گیارہ بجے کے وقت اگر باوضو ہے تب تو صرف دونوں پیر موزوں سے نکال کر دھووے باقی وضو درست ہی ہے اگر بے وضو ہے تو از سر نو تمام وضو مع پیروں کے پانی کے ساتھ کرے اسی طرح مسافر تین رات دن تک وقت حدث سے مسح

ہو۔ اگر لوہے یا لکڑی کے ہوں گے تو مسح درست نہیں ہوگا۔ اس لیئے کہ اُنکو پہن کر آدمی عادت کے موافق بے تکلف چل نہیں سکتا۔

سوال - سُوت کے جُرّابوں پر بھی مسح درست ہی یا نہیں؟

جواب ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ ان میں پانی سرایت کرتا ہی۔

سوال کس مقدار کا موزہ مسح کے لیئے چاہیئے؟

جواب جس سے دونوں ٹخنے چھپ جائیں۔ (عالمگیری)

سوال اگر موزہ ایسا ڈھیلا ہو کہ ڈھیلے پن کے سبب اُوپر سے پاؤں دکھلائی دیں۔ تو کیا اُس پر بھی مسح درست ہی؟

جواب ہاں درست ہی۔ (عالمگیری)

سوال اگر موزہ پھٹا ہوا ہو تو کس مقدار تک مسح جائز ہے؟

جواب اگر پیر کی تین انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا ہے۔ اور چلنے کے وقت پیر موزوں سے اسقدر کھل جاتا ہی تو مسح درست نہیں اور اگر اس سے کم ہے تو درست ہے۔ اور اگر لمبا پھٹا ہے کہ اُس میں تین انگلیاں برابر سما جاتی ہیں۔ لیکن اتنا کھلتا نہیں تو مسح درست ہے اور اگر چلنے کے وقت اتنا کھل جاتا ہے تو مسح درست نہیں (عالمگیری)

سوال ایک موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہوا ہی اُس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب اگر ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہے۔ اور جمع کرنے میں تین انگلیوں کے موافق ہو گیا ہے تو مسح درست نہیں اور اگر دونوں موزے تین انگلیوں کی مقدار پھٹے ہوئے ہیں تو مسح درست ہے

سوال ایک شخص کا ایک پاؤں پُورا موزے سے نکلا یا بعض حصّہ۔ تو یہ شخص اسی پاؤں کو دہوئے یا دونو کو۔ یا اسکو دھووے اور دوسرے پر مسح کرے مفصّل بیان کیجئے؟

جواب اکثر قدم نکلجانے سے مسح دونوں پاؤں کا ٹوٹ جاتا ہے۔ اب دونوں ہی پاؤں کو موزہ سے نکال کر دھو ویگا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک پاؤں کو دھووے اور دوسرے پر مسح کرے اس لیئے کہ موزوں میں دھونا اور مسح کرنا جمع نہیں ہوتا ہی۔ (غایۃ الاوطار۔ شرح وقایہ)

سوال مسح کس طرح کرے؟

جواب مسنون طریقہ یہ ہے کہ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں مع ہتھیلیوں کے داہنے موزے کے

اگلے حصے پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں مع ہتھیلیوں کے بائیں پاؤں کے موزے کے اگلے حصہ پر رکھے- اور انگلیوں کو کھولے ہوئے پنڈلی کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچے۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص نے انگلیاں کشادہ نہ کیں مگر مقدار تین انگلیاں ہاتھ کے مسح کیا- آیا اس کا مسح درست ہے

جواب ہاں درست ہے-

سوال ایک نے ایک ہی انگلی سے ایک مرتبہ مسح کیا یہ بھی درست ہے یا نہیں ؟

جواب ہرگز درست نہیں ہے-

سوال ایک نے ایک ہی انگلی سے ایک ہی جگہ تین مرتبہ خط کھینچا- یہ بھی درست ہے- یا نہیں ؟

جواب درست ہے-

سوال اگر کوئی شخص مسح الٹا کرے- یعنی پنڈلیوں سے پاؤں کی انگلیوں کی طرف خط کھینچے تو کیسا ہے؟

جواب خلاف سنّت ہے-

سوال ایک شخص موزوں پر مسح بھول گیا- پھر مینھ پڑا یا پانی بقدر تین انگشت کے پڑا یا ایسی گھاس پر چلا کہ جو مینھ کے پانی سے تر ہے اسکا بھی مسح ہو گیا یا نہیں ؟

جواب اس شخص کا بھی مسح ہو گیا- اسی طرح سر پر مینھ کا پانی پڑنے سے بھی مسح سر کا ہو جائیگا- (عالمگیری)

سوال موزوں پر ایسی جگہ مسح کرنا کہ جو پاؤں سے خالی ہے درست ہے یا نہیں- ؟

جواب درست نہیں- اگر اس خالی جگہ میں پاؤں لیجا کر مسح کرے تو درست ہے پھر اس جگہ سے پاؤں جدا ہو جانے پر دوبارہ مسح کرے گا- (عالمگیری)

سوال اگر موزے کے اندر پانی چلا جاوے جس سے تمام پاؤں بھیگ جائے اس صورت میں مسح قائم رہے گا یا نہیں ؟

جواب اس صورت میں بھی مسح ٹوٹ جائے گا- پیروں کو موزوں سے نکال کر پھر سے دھوئے

سوال مسح کی توڑنے والی چیزیں کیا کیا ہیں ؟

جواب جو چیزیں وضو کی توڑنے والی ہیں- وہ سب مسح موزے کی بھی توڑنے والی ہیں- اور دونوں موزوں سے دونوں پاؤں کا نکالنا یا صرف ایک کا- یا اکثر قدم کا نکالنا بھی ناقص مسح ہے- اور مدّت کا گزرنا بھی مسح کو توڑتا ہے- پانی موجود ہونے کے وقت ۔

سوال دستانوں پر بھی مسح درست ہے یا نہیں؟

جواب دستانوں پر مسح درست نہیں - اسی طرح عمامہ اور ٹوپی اور برقعہ پر جائز نہیں - (غایۃ الاوطار)

سوال اس مسح کا اُس معذور کے حق میں جنکا وضو وقت کے جاتے رہنے سے ٹوٹ جاتا ہے کیا حکم ہے

جواب معذور کو اگر وضو کے وقت عذر موجود نہ تھا اور اُس نے بعد وضو کامل موزہ پہنا تو اب اُسکو مثل تندرستوں کے مُدت معلومہ تک مسح جائز ہے اور اگر وضو کرتے وقت یا ایک موزہ پہنتے وقت عذر پیدا ہوتو مسح وقت کے اندر جائز ہے - خارج وقت میں جائز نہیں

سوال جس شخص کو مُدت مسح ختم ہونے کے بعد خوف پاؤں کے اکڑ جانے کا بہ سبب سردی کے ہو اُس کے لیئے کیا حکم ہے۔

جواب اس شخص کے لیئے موزوں کے مسح کا حکم ساقط ہوا - جبیرہ کے مسح کا حکم طاری ہوا تو اب اس وقت میں ایک بار آدھے سے زیادہ کا مسح کفایت کرتا ہے - برخلاف مسح موزہ کے - (غایۃ الاوطار)

سوال جبیرہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب جبیرہ وہ لکڑی یا تختی ہوتی ہے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھی جاتی ہے

سوال اِس کا کیا حکم ہے؟

جواب اس کا یہ حکم ہے کہ جب تک زخم کا دُھونا یا پٹی کا کھولنا سخت ضرر کرے - اُس وقت تک جبیرہ پر مسح کرے -

سوال کیا پھایہ اور پٹی اِس حکم میں داخل نہیں ہو سکتی؟

جواب یہ بھی اسی حکم میں داخل ہیں -

سوال زخم کے ساتھ بعض اچھی صحیح جگہ بھی بندھنے میں آجاتی ہے اُس کے لیئے کیا حکم ہے؟

جواب زخم کے ساتھ تبعاً مسح درست ہے بلکہ گرد پٹی کے اگر دو گرہ بدن کُھلا رہے اور دھونے میں خوف ہو کہ پٹی تر ہونے سے زخم میں نُقصان ہوگا تب بھی مسح درست ہے - (شرح وقایہ)

سوال ایک شخص کا زخم تو ایسا نہیں ہے کہ بسپر مسح ضرر کرے مگر پٹی ایسی صورت سے باندھی گئی ہے کہ جس کے کھولنے میں نقصان ہے یعنے خُون سے چپک گئی ہے - اس طرح کہ اگر اُسکو اکھاڑنے میں تو زخم کی تازگی کا احتمال ہے تو اس صورت میں مسح باطل ہوگا یا نہیں؟

جواب ایسی صورت میں بھی مسح باطل نہیں ہوتا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص کو پٹی کھولنے میں ضرر ہے یعنے ایسی جگہ پر بندھی ہوئی ہے کہ یہ خود نہیں باندھ سکتا اور نہ کوئی آدمی دوسرا باندھنے والا ہے۔ اب بھی مسح کرے یا کھول کر دھووے؟

جواب یہ شخص بھی صاحب عذر ہے۔ مسح کرے گا۔ (عالمگیری)

سوال کسی کا پھایہ خود گر پڑے بغیر گرائے ہوئے اُس کے لئے کیا حکم ہی۔؟

جواب اگر زخم اچھا نہیں ہوا اور جبیرہ یا پھایہ گر پڑا تو نہ دھونا اُس جگہ کا لازم ہوا اور نہ مسح سابقہ باطل ہوگا اور اگر زخم کے اچھے ہونیکے سبب سے پھایہ گرا ہی تو اب مسح باطل ہوگا اور دھونا اُسجگہ کا واجب۔ (عالمگیری)

سوال زخم کی پٹی پر مسح کیا پھر وہ گر گئی۔ اور دوسری پٹی بدلی تو اب پھر دوبارہ مسح کرے یا نہیں؟

جواب دوبارہ مسح کرنا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

سوال پٹی اور جبیرہ پر مسح کس حدّ تک ضروری ہے؟

جواب آدھے سے زیادہ پر اگر آدھے سے کم پر مسح کریگا۔ تو درست نہ ہوگا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال کیا اس میں حدث اکبر اور حدث اصغر کی کچھ قید ہے۔؟

جواب نہیں۔ دونوں حالتوں میں برابر ہے۔ خواہ بے وضو باندھے یا جنابت والا۔ سب پر مسح ہی

سوال اگر اُوپر کی پٹی دُور ہو جائے تو نیچے کی پٹی پر مسح کا اعادہ ہی یا نہیں۔؟

جواب نیچے کی پٹی پر اعادہ وجب نہیں۔ مگر مستحب ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اگر کوئی دوسرے آدمی سے موزہ پر مسح کرالے تو درست ہے؟

جواب ہاں درست ہے۔ (عالمگیری)

باب نجاسات کے بیان میں

سوال نجاست کتنی طرح کی ہوتی ہے؟

جواب دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک نجاست حکمی دوسری نجاست حقیقی۔

سوال نجاست حکمی کس کو کہتے ہیں۔؟

جواب نجاست حکمی وہ ہے جو نظر نہ آئے۔ صرف حکم سے بدن پر ایسی ناپاکی طاری ہوتی ہے کہ جس کا وجوب ازالہ کسی عذر سے ساقط نہیں۔ جیسے حدث اکبر یا حدث اصغر کہ بظاہر کوئی ناپاکی بدن سے لگی ہوئی معلوم نہیں ہوتی۔ اور پھر ایسی ناپاکی ہے کہ کسی عذر سے اس کا وجوب ازالہ کی معافی نہیں۔

سوال نجاست حکمی کس چیز سے دُور ہوتی ہے؟

جواب مطلق پانی سے دُور ہوتی ہے۔ نہ مقید پانی سے۔

سوال مطلق پانی کس کو کہتے ہیں؟

جواب مطلق پانی وہ ہے جس کے اندر بہنا اور پیاس کا دُور کرنا۔ اور نباتات کا اگانا اور بیرنگ ہونا پایا جاوے کہ جو اسکی پیدائشی صفتیں ہیں۔ جیسے مینھ کا پانی۔ دریا اور ندیوں کا پانی۔ کنوئیں اور چھوٹے بڑے چشموں کا پانی اور ان پانیوں کی پاکی اور ناپاکی کا مفصل بیان پانی کے باب میں آگے آئیگا۔

سوال مقید پانی کس کو کہتے ہیں؟

جواب مقید پانی وہ ہے جو بغیر قید کے نہ بولا جائے مثلاً تربوز کا پانی۔ باقلہ کا پانی۔ عرق گلاب۔ عرق کیوڑہ۔ عرق بادیان۔ عرق مکوہ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے پانیوں سے نجاستِ حقیقی دُور ہوتی ہے۔ نہ نجاست حکمی۔

سوال نجاستِ حقیقی کس کو کہتے ہیں؟

جواب نجاستِ حقیقی وہ ہے جو نظر آوے جیسے پاخانہ۔ پیشاب وغیرہ وغیرہ اور اس نجاست کے لیئے مقدارِ معافی کی بھی معین ہے۔

سوال نجاستِ حقیقی کتنی قسم کی ہے؟

جواب دو قسم کی۔ ایک غلیظہ۔ دوسری خفیفہ۔

سوال غلیظہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب غلیظہ اُسکو کہتے ہیں جس میں دو نصّ متعارض نہ ہوں۔ اور اُس میں مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا اختلاف بھی نہ ہو۔ (غایۃ الاوطار)

سوال نجاستِ غلیظہ میں کیا کیا چیزیں ہیں؟

جواب جو چیزیں کہ آدمی کے بدن سے ایسی نکلتی ہیں کہ جن سے غسل یا وضو واجب ہوتا ہے سوائے ریح کے۔ جیسے پاخانہ۔ پیشاب[1]۔ منی۔ مذی۔ ودی۔ خون حیض۔ خون نفاس۔ خون استحاضہ۔ کچلہو

[1] پیشاب بچہ کا بھی نجاستِ غلیظہ ہے خواہ بچہ شیر خوار ہو یا کھانا کھاتا ہو ۱۲ (عالمگیری)

پیپ۔ خون جاری۔ (بدن میں کسی جگہ سے ہو) مُنہ بھر کر قے[۵۱]۔ ان کے علاوہ شراب۔ پاخانہ اور پیشاب اُن جانوروں کا جن کا گوشت حرام ہے۔ خواہ درندے ہوں مثل بلی[۵۱] وغیرہ کے۔ یا نہ ہوں مثل گدھے وغیرہ کے۔ پاخانہ بط۔ اور مُرغی کا۔ اور سانپ اور جُونک کا۔ اور گوبر گائے۔ بھینس کا۔ یہ سب نجاست غلیظہ ہیں

سوال نجاستِ غلیظہ کا کیا حکم ہے؟

جواب نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہے تو ساڑھے چار ماشہ کے وزن اور پتلی ہے تو ہتیلی کے گڑھے کے برابر کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اسقدر معاف[۵۳] ہے۔

سوال نجاست خفیفہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب نجاستِ خفیفہ اُسکو کہتے ہیں جس میں دو نص متعارض ہوں۔ اور اُس کے ساتھ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا اختلاف بھی ہو۔

سوال نجاست خفیفہ میں کیا کیا شئے ہیں؟

جواب گھوڑے اور حلال جانوروں کا پیشاب مثل گائے۔ بکری وغیرہ کے۔ پیخال اُن پرند جانوروں کی جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔؟

سوال نجاست خفیفہ کا کیا حکم ہے؟

جواب کمتر چوتھائی سے ہر کپڑے اور بدن کا معاف ہے۔ مثلاً اگر کپڑے یا بدن پر نجاستِ خفیفہ لگی تو اب دیکھنا چاہیئے کہ دامن میں نجاست لگی یا آستین میں یا کلی میں۔ اگر دامن میں لگی ہے تو چوتھائی سے کم حصہ دامن کا اس آلودگی سے معاف ہے۔ اسی طرح بدن میں لگے تو دیکھے کہ ہاتھ میں ہے یا کمر میں یا پیٹ میں۔ اگر ہاتھ میں ہے تو ہاتھ کا چوتھائی حصّہ معاف ہے۔ ہر عضو کا علیحدہ علیحدہ کم چوتھائی سے دیکھا جائیگا۔ اور یہ حکم خفت کا کپڑے اور بدن کے واسطے ہے نہ کہ پانی کے لیئے۔ اس لیئے کہ پانی کے حق میں خفیفہ بھی غلیظہ ہے۔ (عالمگیری)

---

[۵۱] بچہ کی قے کا بھی یہی حکم ہے۔ (غایۃ الاوطار [۵۲] بلی اور چوہے کا پیشاب بسبب نہ ہوسکنے بچاؤ کے معاف ہے سوائے پانی اور اُس کے برتنوں کے (غایۃ الاوطار) [۵۳] معاف سے مُراد یہ ہے کہ اس مقدار نجاست کے ساتھ نماز اصل میں صحیح ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ وہ مکروہ بھی نہیں بلکہ مقدار معینہ کا دور کرنا واجب ہے اگر دُور نہ کریگا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ اور اس مقدار سے کم کا دور کرنا سُنت ہے اور دور نہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور زیادہ مقدار معینہ سے دھونا تو فرض ہی ہے۔ اور نہ دھونا مبطل نماز ہے یہی حکم نجاست خفیفہ کا ہے ۱۲۔

سوال نجاست حقیقی کس کس چیز سے دُور ہوتی ہے؟

جواب (۱) آبِ مطلق اور آبِ مقید کے دھونے سے (۲) رگڑنے[1] سے (۳) تیسرے پونچھنے سے مثل آئینہ اور روغنی برتنوں وغیرہ کے جس میں بعد پونچھنے کے اثر نجاست باقی نہ رہے (۴) چوتھے خشک ہونے سے۔ خشکی حرارتِ آفتاب[2] سے ہو یا ہوا سے (۵) پانچویں چھیلنے سے (۶) ذات کے بدلنے سے مثلاً شراب سرکہ ہو جاوے یا گدھا نمکسار میں نمک بن جاوے (۷) آگ[3] میں جلانے سے (۸) اکثر میں سے بعض کے نکال دینے سے جیسے اناج کہ بروقت جدا کرنے بھوسی کے جسکو گاہنا زمیندار کہتے ہیں۔ بیل گوبر اور پیشاب کرتے ہیں اگر اُس میں سے کچھ حصّہ نکل گیا تو سب اناج پاک ہوگیا۔ یا روئی تھوڑی کہ جو نصف سے کم ناپاک تھی اور پھر دھنی گئی تو بعض حصّہ کے نکل جانے سے کہ جو دھنی میں جاتا رہا باقی روئی پاک ہوگئی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال چھاچھ اور دودھ تیل ان سے بھی نجاست حقیقی دُور ہوجاتی ہے یا نہیں؟

جواب ان چیزوں سے نجاستِ حقیقی دُور نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ ان میں چکنائی ہوتی ہے۔ (عالمگیری)

سوال مستعمل پانی سے بھی نجاست حقیقی دُور ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب ہاں مستعمل پانی سے نجاستِ حقیقی دُور ہوجاتی ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اکثر یہ مشہور ہے کہ یہ پانی پاک تو ہے مگر پاک کرنے والا نہیں۔ اس کے کیا معنے؟

جواب اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ پانی نجاستِ حکمی کا پاک کرنے والا نہیں ہے۔ یعنی اس پانی سے وضو اور غسل نہیں کرسکتے۔ (عالمگیری)

سوال مستعمل پانی کس کو کہتے ہیں؟

جواب مستعمل پانی وہ ہے جس سے حدث دُور کیا جائے یا عبادت کی نیّت سے بدن پر صرف کیا جائے جسوقت یہ پانی عضو سے جدا ہوا مستعمل ہوجاتا ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال بدن یا کپڑے پر غلیظہ اور خفیفہ دونوں نجاستیں لگیں۔ اور اپنی اپنی مقدار معافی سے دونوں نجاستیں کم ہیں۔ تو اب کیا حکم ہے؟

---

[1] رگڑنا خواہ زمین پر ہو خواہ ناخن یا لکڑی اور پتھر وغیرہ سے ہو ۱۲ [2] یہ حکم زمین اور اُن چیزوں کے حق میں ہے جو زمین پر ثابت اور قائم ہیں (غایۃ الاوطار) [3] اگر برتن مٹی یا پتھر کا ہے۔ اور نجاست اُس کے اجزاء میں گھس گئی تو آگ میں جلانے سے نجاست دُور ہوجاتی ہے۔ اور اگر نجاست بوجہ اتنے ہونے کے سبب اجزاء میں نہیں گھسی تو دھو ڈالنا کافی ہے۔ اسی طرح گوبر اور لید کی راکھ پر طہارت کا فتویٰ ہے۔ بکری کی سری خون میں بھری ہوئی جلادی جاوے وہ بھی پاک ہے۔ مٹی کے برتن میں جو نجس مٹی سے بنائے جائیں یا اینٹیں جو نجس پانی سے بنائی جائیں اور پھر آگ میں پکائی جائیں سب پاک ہیں (عالمگیری)

جواب ایسی صورت میں نجاست خفیفہ نجاست غلیظہ کے تابع ہوتی ہے۔ دونوں کی مقدار کو ملا کر دیکھا جاوے اگر غلیظہ کی مقدار کو پہنچ جائیں تو غلیظہ کا حکم ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال کپڑے کو کس طرح دھووے؟

جواب جو نجاست کہ کپڑوں پر نمودار نہیں اُسکا تو محل دھونے والے کے گمان غالب میں ایک بار کے دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اور وسواس والے کے واسطے تین بار یا سات بار دھونا اور نچوڑنا مبالغہ کے ساتھ معتبر ہے اور جو نجاست کہ نمودار ہو اُس کا زوالِ عین معتبر ہے خواہ دھونے سے تین بار کے ہو یا رگڑنے سے یا چھیلنے وغیرہ سے۔

سوال اگر کسی چیز پر ایسی بدبودار نجاست لگ جائے کہ جسکی بدبو دھونے کے بعد بھی نہ جائے یا ناپاک تیل یا مُردار جانور کی چربی لگ جائے۔ کہ جو بعد دھونے کے دُور نہ ہو۔ اُن کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب تین بار دھو ڈالنے کے بعد بُوئے نجاست یا تیل کی چکنائی کا رہنا مُضر طہارت نہیں ہے۔ ہاں اگر مُردار جانور کی چکنائی ہے تو البتہ مُضر طہارت ہے۔ اِس لئے کہ وہ عین نجاست ہے (غایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص نے نجس کپڑے کو بقدر اپنی طاقت کے بعد دھونے کے نچوڑا پھر دوسرے شخص نے اپنی طاقت کے موافق اُسی کپڑے کو نچوڑا کر اب اُس کپڑے میں سے کچھ قطرے پانی کے نکلے اُس کپڑے کی طہارت کا حکم پہلے نچوڑنے میں ہو یا پچھلے میں؟

جواب ہر شخص بقدر اپنی طاقت کے احکام کا مخاطب ہے۔ دوسرے کی طاقت سے یہ شخص قادر نہیں ٹھیریگا اگر پہلے شخص نے اپنی طاقت کے موافق نچوڑ لیا تھا تو اُس کے نزدیک پاک ہو گیا تھا۔ جب دوسرے نے نچوڑا تو اب اُس کے نزدیک پاک ہوا (غایۃ الاوطار)

سوال اگر کوئی شخص کپڑے کے باریک ہونے کے سبب نچوڑنے میں مبالغہ نہ کرے جب بھی کپڑا پاک ہوگا یا نہیں کیونکہ اُس نے اپنی طاقت کے موافق نچوڑا نہیں ہے؟

جواب یہ کپڑا بسبب ضرورت کے پاک ہو جائیگا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال بڑے فرش دری وغیرہ کی یا تخت وغیرہ جو نچوڑنے میں نہیں آتے ہیں اُن کی طہارت کس طرح پر ہے؟

جواب بعد زوال عین نجاست پانی جاری ہونے سے طہارت ہو جاتی ہے بلا شرط نچوڑنے[۱] اور سکھانے[۲] کے۔

---

[۱] جس جگہ نچوڑنا مشکل ہو وہاں پر وہ بے ہونا یا پانی کا جاری کرنا قائم مقام نچوڑنے کے ہے (غایۃ الاوطار) [۲] سکھانے سے مراد تقاطر کا بند ہو جانا ہے

[illegible]

سوال نجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کے بخار اور دُھواں اگر کپڑے اور بدن کو لگ جائے تو کیسا۔

جواب جب تک اثر نجاست مثل رنگ یا بُو کے کپڑے پر پیدا نہ ہو کپڑا اور بدن پاک ہے۔

سوال ایک شخص کے کپڑے یا بدن پر نجاست لگ گئی اور یہ یاد نہیں کہ کونسے مقام پر لگی ہے۔ یہ شخص کیا کرے؟

جواب وہ شخص اپنے گمانِ غالب پر بدن یا کپڑے کو دھو ڈالے خواہ نجاست دوسری طرف لگی ہوئی ہو اگر بدون اٹکل کے بھی دھوویگا۔ تو بھی کپڑا پاک ہو جائیگا۔

سوال کیا یہ طہارت بعد علم کے بھی رہیگی۔ یعنے اب معلوم ہوا کہ ناپاکی فلاں جگہ پر لگی تھی۔ تو کیا اب پہلا دھونا کافی ہوگا؟

جواب بعد علم کے طہارت نہیں رہ سکتی۔ اب جس طرف کا علم ہوا ہے۔ اُسی طرف کو دھو ڈالے۔

سوال دیوار یا چھت کہ جو گوبر اور مٹی سے لیپی جاوے بعد خشک ہونے کے اگر اُس پر گیلا کپڑا رکھدیں تو ناپاک ہوگا یا نہیں؟

جواب اس سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ (عالمگیری)

سوال ناپاک کپڑا اگر پاک کپڑوں میں لپیٹا جاوے درآں حالیکہ وہ تر ہو یا پاک کپڑا ناپاک کپڑوں میں یا زمین پر کہ جو تر ہو بچھایا جاوے اور نجاست اثر کر جائے اُس کے لیئے کیا حکم ہے؟

جواب اگر ناپاک کپڑے کی تری اس قدر پاک کپڑے میں پہونچی ہے کہ نچوڑتے میں قطرے نکلیں تو پاک کپڑا بھی ناپاک ہو جائیگا۔ ورنہ پاک ہے۔ اسیطرح پاک کپڑے کا حکم ہے کہ جو ناپاک کپڑے میں لپیٹا گیا یا زمین پر بچھایا گیا۔ (عالمگیری)

سوال جانور کے ذبح کے بعد جو خون اُسکی رگوں میں اور گوشت میں باقی رہ جاتا ہے اور اُس سے کپڑے آلودہ ہو جاتے ہیں وہ کیسا؟

جواب وہ پاک ہے۔ اسلیئے کہ یہ خون جاری نہیں ہے۔ اس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔ اگرچہ بہت سا ہو۔ ہاں اگر جاری خون گوشت میں لگ جائے اور اُس خون سے کپڑے اُس مقدار تک کہ جو نجاست غلیظہ کے اُوپر بیان کی گئی ہے آلودہ ہو جائیں تو کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔ (عالمگیری)

سوال جگر اور تلی کا خون کیسا؟

جواب پاک ہے۔ (زیادۃ الاوطار)

سوال جانور کا پتّہ کیسا ہے؟

جواب ہر جانور کے پتّے کا حکم اُس کے پیشاب کے حکم میں ہے۔ نجاست غلیظہ اور خفیفہ ہونے میں

سوال جگال جانوروں کا کیسا؟

جواب جگال ہر جانور کا اُس کے پاخانہ کے حکم میں ہے۔ (عالمگیری)

سوال جانور مذبوحہ اور غیر مذبوحہ کی کیا کیا چیزیں پاک ہیں۔

جواب بال۔ ہڈّی۔ پٹھا۔ کھُر۔ سُم۔ سینگ۔ پشم۔ پر۔ دانت۔ چونچ۔ ناخن۔ یہ سب چیزیں پاک ہیں بشرطیکہ اِن میں سے کسی پر چکنائی نہو۔ (غایۃ الاوطار)

سوال پُچتہ مردہ جانور کا۔ اور دُودھ جو اُس کے تھن میں بعد مرنے کے رہ جائے وہ کیسا؟

جواب یہ بھی پاک ہے۔ (عالمگیری)

سوال آدمی کے سر کے بال کیسے ہیں؟

جواب پاک ہیں۔ اگر کترے ہوئے یا مُنڈے ہوئے ہوں تو پاک ہیں۔ اور اگر اُکھڑے ہوئے ہوں بشرطیکہ اُن میں گوشت لگا ہوا ہو تو ناپاک ہوں۔ (عالمگیری)

سوال خون مچھّر۔ اور پسّو۔ اور جُوں۔ اور مچھلی اور جسقدر جانور پانی میں رہتے ہیں۔ اُن کا کیسا؟

جواب اِن سب کا خون پاک ہے اگرچہ بہت ہو۔ (عالمگیری)

سوال دودھ دُہتے وقت بکری کی مینگنی دودھ میں گر جائے تو وہ دودھ ناپاک ہوا۔ یا کیا؟

جواب اُسیوقت سالم کو پھینکدے تو دودھ پاک ہے اور اگر ٹوٹ جاوے تو دودھ ناپاک ہوگیا (عالمگیری)

سوال پاخانے کی مکھّیاں کپڑے اور بدن پر بیٹھیں تو کپڑا اور بدن اُن سے ناپاک ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب اگر بہت سی ہوں تو ناپاک ہو جائیگا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال چُوہے کی مینگنی گیہوں کی گول میں گر جاوے اور گیہوں کے ساتھ پِسکر آٹا ہو جاوے یا تیل میں گر جاوے تو کیا حکم ہے۔؟

جواب جب تک اُسکا مزہ نہ بدلے پلید نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال اگر گھی جما ہوا ہو اور اُس میں چوہا مر جاوے یا اور نجاست پڑ جائے تو اب یہ گھی کس طرح پاک ہو سکتا ہے۔؟

جواب چوہے مردہ کے آس پاس کا گھی نکال کر پھینکدیا جاوے باقی گھی پاک ہے اور جمے ہوئے گھی کی حدّ یہ ہے کہ اگر کسی طرف سے گھی نکالا جاوے تو اُسی وقت سب ملکر برابر نہ ہو جاوے۔

سوال اگر پتلا گھی یا تیل یا اور کوئی چیز ہو اور اُس میں نجاست گر جائے تو کیسے پاک کرے؟

جواب اُسمیں پانچویں حصہ کا پانی ڈالکر جوش دیں اسیطرح تین دفعہ جوش دیں اور پانی کو جلادیں تیسری دفعہ پاک ہو جائیگا (غایۃ الاوطار)

سوال گوشت۔ گھی۔ دودھ۔ سڑا ہوا کھانا درست ہے۔ یا نہیں؟

جواب گوشت تو درست نہیں۔ دودھ اور گھی درست ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اگر چوہا مردہ یا اور کوئی نجاست لوٹے میں پائی جائے اور پانی حمام یا مٹکہ سے لیا جاتا ہے۔ مگر یہ خبر نہیں کہ یہ مردہ چوہا حمام میں مرا یا مٹکہ میں یا کوئیں میں۔ یا نجاست کوئیں میں سے یا مٹکہ یا حمام میں سے آئی۔ تو اب ایسی حالت میں نجاست کا حکم کس پر کیا جائے۔؟

جواب جس برتن میں نجاست پائی جائے۔ اُسی پر نجاست کا حکم ہوگا۔ تو لوٹا اور لوٹے کا پانی نجس ہوا نہ کہ مٹکہ اور کنواں۔ اور حمام۔ اس لیئے کہ حادث کی اضافت اقرب اوقات کی طرف ہوتی ہے۔

سوال ایک شخص کے پاس تین گھڑے ہیں۔ ایک گھڑے میں شہد ہے۔ دوسرے میں گھی ہے تیسرے میں شیرۂ خرما ہے۔ پھر ہر ایک میں سے ایک حصّہ لے کر باہم مخلوط کیا۔ اُس میں مُردہ چوہا نکلا یا اور کوئی نجاست نکلی تو اب کیا کرے؟

جواب اس شئے کو آفتاب کے تپش میں رکھے اگر اُس میں سے چکنائی نکلی تو گھی کا گھڑا پاک ہے۔ اور اگر جما ہوا رہا تو شہد کا گھڑا ناپاک ہے اور اگر نرمائی اور چیپ پیدا ہوا تو شیرۂ خرما کا گھڑا ناپاک ہے۔ کیونکہ دھوپ سے گھی پگھلتا ہے۔ اور شہد سمٹتا ہے اور شیرۂ خرما نرم ہوتا ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ذبیحہ اور آب اور طعام کی حُرمت اور حلت میں دو خبریں متعارض سُنی جائیں۔ تو کس پر عمل کرے؟

جواب دونوں خبروں کو ساقط الاعتبار کر کے اصل پر عمل کرے۔ یعنی ذبیحہ کو تو حرام سمجھے کیونکہ ذبیحہ میں قبل ذبح اصل حُرمت ہی اور پانی اور کھانے کو حلال جانے۔ کیونکہ پانی اور کھانے میں اصل حلت ہی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال کافروں کے مستعمل کپڑے پاک ہیں یا ناپاک؟

جواب پاک ہیں۔ سوائے پاجامہ کی میانی کے۔ اگر بغیر دھوئے ہوئے میانی کے نماز پڑھے گا۔ تو نماز مکروہ ہوگی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال مشرکوں کا جھوٹا پاک ہے یا ناپاک ؟

جواب مطلق آدمی کا جھوٹا پاک ہے۔ خواہ وہ کافر ہو یا مشرک۔ مرد ہو یا عورت۔ جنبی ہو یا حائضہ

سوال عورت کا جھوٹا مکروہ مشہور ہے۔ اسکی کیا وجہ ہے ؟

جواب یہ کراہت بسبب لذت گیری کے ہے نہ بسبب نجاست کے۔

سوال کافر اور مشرک تو نجس ہیں۔ انما المشرکون نجس۔ انکی شان میں وارد ہے۔ اور آپ ان کے جھوٹے کو پاک کہتے ہیں۔ یہ کیونکر ہے ؟

جواب کفار اور مشرکین کی نجاست اعتقادی ہے نہ حسی۔ اگر حسی نجاست ہوتی تو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کافر کو مسجد شریف میں شب باش نہ ہونے دیتے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیا ہے۔ یہ ضرورت کیوقت کا مسئلہ ہے نہ کہ بے ضرورت بھی اسلیئے کہ جھوٹے میں اثر ضرور ہے۔

سوال وہ کونسے جانور ہیں جن کا جھوٹا پاک ہے۔ ؟

جواب گھوڑے اور گدھے اور خچر کا جھوٹا اور کل اُن جانوروں کا جھوٹا جو حلال ہیں۔ خواہ چارپایہ ہوں یا پرند پاک ہے۔ سوائے مرغی کوچہ گرد اور گائے نجس خوار کے۔ (عالمگیری)

سوال وہ کونسے جانور ہیں جنکا جھوٹا ناپاک ہے ؟

جواب سور اور کتا اور ہاتھی اور کل چارپایہ حرام گوشت کا جھوٹا ناپاک ہے۔

سوال وہ کون سے جانور ہیں۔ جنکا جھوٹا مکروہ ہے ؟

جواب بلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ بشرطیکہ اُس نے فوراً پانی نہ پیا ہو چوہا کھانے کے بعد۔ اور اُن جانوروں جانوروں کا جو گھروں میں رہتے ہیں جیسے چوہے اور چھپکلی وغیرہ۔ اور اُن پرند جانوروں کا بھی جھوٹا مکروہ ہے جنکا گوشت حرام ہے مثل کوے اور چیل اور باز وغیرہ کے اور یہ کراہت بھی دولتمندوں کے لیئے ہے نہ غریبوں کے لیئے۔ (عالمگیری)

سوال گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک بیان کیا گیا ہے۔ حالانکہ اُن کا جھوٹا مشکوک مشہور ہے یہ کیونکر ہے ؟

جواب اسکی مشکوکی خود پاک ہونے کے اندر نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے کو پاک کرنے کے اندر ہے۔ (درمختار)

سوال کسی جگہ سوائے اس مشکوک پانی کے اور کوئی پانی نہیں ہے تو کیا کرے۔

جواب اِس مشکوک پانی سے وضو بھی کرے گا۔ اور پھر تیمم بھی کرے۔ صرف ایک پر یعنے وضو یا تیمم پر اکتفا

جائز نہیں۔ (عالمگیری)

سوال پسینا جانوروں کا کیسا ہے؟

جواب پسینا ہر جانور کا اُس کے جھوٹے کے حکم میں ہے۔ جسکا جھوٹا پاک ہے اُس کا پسینا پاک ہے۔ اور جسکا جھوٹا ناپاک ہے اسکا پسینا بھی ناپاک۔ اور جسکا جھوٹا مکروہ ہو اسکا پسینا بھی مکروہ۔

سوال آدمی کا پسینا کیسا ہے؟

جواب پاک ہے۔ خواہ کافر ہو یا مشرک۔ جنبی ہو یا حائضہ۔ نہ اس سے کپڑے ناپاک ہوتے ہیں نہ بدن (درمختار)

سوال لعاب ہاتھی کا کہ جو اُسکی سونڈ کے اندر سے گرتا ہے کیسا ہے؟

جواب ناپاک ہے۔ (عالمگیری)

باب پانی کی پاکی اور ناپاکی کے بیان میں

سوال مطلق پانی کہ جس سے نجاست حکمی دور ہوتی ہے۔ کتنی قسم ہے؟

جواب دو قسم پر ہے ایک جاری پانی۔ دوسرا بند پانی۔

سوال جاری پانی کس کو کہتے ہیں؟

جواب جسکو لوگ عرف میں بہتا ہوا کہیں۔

سوال کس مقدار نجاست گر جانے سے جاری پانی ناپاک ہوگا؟

جواب جاری پانی نجاست کی مقدار پر نجس نہیں ہوتا۔ جب تک کہ نجاست کا اثر جاری پانی کے اوصاف ثلاثہ یعنے رنگ اور بو اور مزہ کو نہ بدل دے۔ جسوقت نجاست کے سبب ایک بھی صفت جاری پانی کی متغیر ہوگی۔ جاری پانی ناپاک ہو جائے گا۔

سوال جاری پانی کا کوئی وصف جب نجاست سے بدل جائے۔ تو پھر کس طرح پاک ہو سکتا ہے؟

جواب جب پاک پانی اُس میں اس قدر مل جائے کہ اُس کے وصف متغیرہ کو دور کر دے تب پاک ہو جائیگا (عالمگیری)

سوال بہت سے آدمی دو ہرے یا نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کریں تو کیا وضو جائز ہوگا۔

جواب ہاں جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال چھت پر نجاست پڑی ہوئی ہو اور مینہ برسا اور چھت ٹپک کر پرنالے سے پانی پڑا تو اب یہ کپڑا

ناپاک ہوا یا نہیں۔ ؟

جواب جب تک مینہ برس رہا ہے جاری پانی کے حکم میں ہے۔ اُس وقت تک ٹپکہ سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ جسوقت مینہ بند ہوگا پھر اگر ٹپکا گرے گا۔ تو کپڑا ناپاک ہوجائے گا۔ اور یہ حکم طہارت کا عین برسنے کی حالت میں بھی اُسوقت تک ہے جبکہ پانی کے اوصاف ثلاثہ میں تغیر نہ ہوا ہو۔ اور اگر چھت کی نجاست کے اثر سے ٹپکے کے پانی میں تغیر ہوگیا ہے تو عین برسنے کی حالت میں بھی کپڑا ناپاک ہوجائیگا اسی طرح اگر چھت پر متفرق مقامات میں نجاست پڑی ہوئی ہے۔ مگر پرنالہ کے سرے پر نہیں ہے۔ اور مینھ کا پانی بغیر تغیر اوصاف ثلاثہ کے پرنالہ سے جاری ہوا تو وہ بھی پاک ہے اور اگر نجاست پرنالہ کے پاس ہے اور اکثر پانی یا نصف پانی اُس نجاست سے ہلکر آتا ہے تو اَب یہ پانی ناپاک ہے۔ (عالمگیری)

سوال بند پانی کے قسم پر ہے ؟

جواب دو قسم پر ایک کثیر دوسرا قلیل۔

سوال بند پانی کثیر کس کو کہتے ہیں۔ ؟

جواب بند پانی کثیر وہ ہے کہ ایک طرف کی نجاست پڑی ہوئی کا اثر دوسری طرف کو نہ پہنچے۔ علماء متاخرین نے اِسکی مقدار عام فہم یُوں کردی ہے کہ جو حوض دہ در دہ مربع یعنے چالیس گز اور مدوّر اڑتالیس گز ہو اُس میں پانی کثیر ہوتا ہے۔ اِس مقدار کے حوض میں ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف نہیں پہنچتا ہے اور حوض کبیر بھی اسی پانی کی مقدار سے تعبیر کیا جائیگا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال مقدار طول اور عرض کی تو کثیر پانی کی معلوم ہوگئی۔ مگر عمق یعنے گہرائی کی مقدار نہیں معلوم ہوئی یہ بھی بیان فرمائیے کہ گہرائی کس قدر معتبر رکھی گئی ہے۔ ؟

جواب گہرائی صرف اسقدر معتبر ہے جس سے پانی بھرنے کیوقت چلو سے زمین نہ کھل جائے اور پانی میں گدلا پن نہ آجائے اور یہی گہرائی جاری پانی کے لیئے بھی ہے۔ (عالمگیری)

سوال کثیر پانی کی پاکی اور ناپاکی کا کیا حکم ہے۔ ؟

جواب اسکی پاکی اور ناپاکی کا حکم وہی ہے جو جاری پانی کا ہے یعنے جب اثر نجاست سے ایک صفت بھی بدلے گی خواہ رنگ بدلے یا مزہ بدلے یا بُو بدلے۔ اُسی وقت پانی بھی ناپاک ہوجائیگا۔

سوال ایک حوض اُوپر سے دہ در دہ کی مقدار ہے اور نیچے سے کم ہے ایسا حوض نجاست سے ناپاک ہوگا یا نہیں؟

جواب جب اُوپر کا پانی فنا ہو کر نیچے اس مقدار پر پہنچے کہ جو دہ در دہ سے کم ہے اُس وقت تک پانی پاک ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک حوض نیچے سے تو دہ در دہ ہے اور اُوپر سے اس مقدار پر نہیں ہے۔ اس کے لئے نجاست گر جانے سے کیا حکم ہے؟

جواب اس حوض کا پانی ناپاک ہے۔ جب تک نیچے دہ در دہ کی مقدار کو پہنچے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال حوض کبیر میں جہاں نجاست پڑی ہوئی ہے۔ وہ جگہ بھی پاک ہے یا نہیں۔؟

جواب وہ جگہ بالاجماع ناپاک ہے۔ اُس جگہ سے بقدر ایک چھوٹے حوض کے ہٹ کر وضو اور غسل کرے (عالمگیری)

سوال ایک جوہڑ جس میں پانی ناپاک بھرا تھا پھر وہ خشک ہوگیا۔ دوبارہ اُس میں پانی بارش کا جمع ہوا تو اَب وہ پہلی نجاست اِس پانی سے عود کرے گی یا نہیں۔؟

جواب عود نہیں کرے گی۔ اور یہ پانی پاک ہے۔ (عالمگیری)

سوال کسی حوض میں خواہ صغیر ہو یا کبیر کائی جمی ہوئی ہو اُس سے بھی وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

جواب اگر کائی ہلانے سے ہلجاتی ہے اور پانی اندر کا نکل آتا ہے۔ تب تو درست ہے۔ ورنہ نہیں اسی طرح پانی پر جمی ہوئی برف کا بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

سوال اکثر جنگلوں میں کثیر اور قلیل مقدار کے پانیوں میں بوجہ گر جانے پتے وغیرہ کے بدبو آنے لگ جاتی ہے ایسے پانی سے بھی وضو اور غسل دُرست ہے یا نہیں؟

جواب ہاں دُرست ہے نجاست کے سبب سے تو ذرا سے تغیّر کا بھی اعتبار ہے اور پاک چیز کے سبب سے تغیّر کا اُس وقت اعتبار ہے جبکہ پانی کا پتلا پن جاتا ہے یا رنگ[1] کے سبب سے نام پانی کا پانی نہ رہے

سوال کسی پانی میں بدبو تو آرہی ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ بدبُو نجاست کی ہے یا پاک چیز کی۔ ایسے پانی سے بھی وضو اور غسل دُرست ہے یا نہیں؟

جواب درست ہے جب تک وقوع نجاست کا علم نہ ہو۔ اسلئے کہ اکثر پانی ٹھیرنے سے بھی بدبُودار

---

[1] اگر پانی کی رنگت ہاتھ میں اُٹھانے سے معلوم ہو تو اُس سے وضو اور غسل درست نہیں۔ البتہ پینا درست ہے (غایۃ الاوطار)

ہو جاتا ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال بند پانی قلیل کس کو کہتے ہیں؟

جواب جو مقدار میں دہ در دہ سے کم ہو۔

سوال قلیل پانی کا وقوع نجاست سے کیا حکم ہے؟

جواب قلیل پانی تو قلیل نجاست سے ہی ناپاک ہو جائیگا اس پانی کے لئے تغیر اوصاف ثلاثہ کی قید نہیں ہے۔

سوال کتنی قلیل نجاست اس پانی کو ناپاک کردیگی۔؟

جواب جس کے گرنے سے پانی کو حرکت ہو جائے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال کنوئیں میں اونٹ اور بکری کی مینگنیاں یا گوبر۔ اور لید گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب جب تک بہت نہ گریں کنواں پاک ہے اور یہ حکم ٹوٹی اور ثابت تر اور خشک سب پر یکساں ہے (عالمگیری)

سوال بہت کسکو کہتے ہیں۔؟

جواب بہت وہ ہے جسکو مبتلیٰ[له] بہت سمجھے۔ (عالمگیری)

سوال کوے اور چیل کی بیٹ سے بھی کنواں نجس ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب ان سے بھی کنواں نجس نہیں ہوتا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال آپنے تو یہ بیان کیا ہے کہ قلیل نجاست قلیل پانی کو نجس کردیتی ہے۔ پھر اسکی کیا وجہ کہ گوبر اور لید وغیرہ مذکورۃ الصدر نجاستوں سے کنواں نجس نہیں ہوتا۔؟

جواب بیشک قیاس تو یہی چاہتا تھا کہ کنواں ان چیزوں سے ناپاک ہو جائے۔ مگر عموم بلوہ کے سبب ایک حد تک خاص چیزوں کے ساتھ کوئیں کو نجس نہیں کیا گیا۔ دوسرے کوئیں کے احکام خلاف قیاس آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی شئے نجس سے تو سارا پانی کوئیں کا نکالا جائے۔ اور کسی شئے سے چند ڈول برآمد ہوں۔ اور کسی شئے نجس سے کچھ بھی نہیں جیسے کہ آگے مفصل مسائل معلوم ہوں گے۔ اس لئے کوئیں کے ساتھ اور قلیل پانی ملحق نہیں ہو سکتے۔ اگر مٹکے وغیرہ میں ان نجاستوں مذکورہ میں سے تھوڑی سی نجاست بھی گر جائیگی تو فوراً سارا پانی پھینکا جائیگا (غایۃ الاوطار)

سوال اس حکم میں جنگل اور شہر کے کنووں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

[له] مبتلیٰ وہ ہے جس کو مراد ہے اس کنوئیں کے ڈول اور پانی میں سے ۱۲

جواب ہاں فرق ہے۔ یہ حکم بسبب ضرورت اور نہ بچاؤ ہوسکنے کے جنگل اور اُن کنوؤں کے ساتھ کہ جہاں مویشیوں کی آمدورفت زیادہ رہتی ہے مخصوص ہے اور شہر میں بھی اگر ضرورت مجبور کرے تو بموجب اس مسئلہ مسلمہ کے کہ[1] الضرورات تبیح المحظورات۔ جب تک بہت نہ ہوں مینگنی وغیرہ سے کنواں ناپاک نہیں ہوگا

سوال کوئیں کے مفصل احکامات بیان کیجئے۔؟

جواب کوئیں کا پانی جن چیزوں کے گرنے سے نکالا جاتا ہے وہ دو قسم کی چیزیں ہیں۔ ایک قسم کی چیزیں تو وہ ہیں کہ جن کے گرنے سے باجماع سلف پانی کا نکالنا واجب ہے۔ اور پانی کا نکالنا ہی کوئیں کی طہارت ہے۔ دوسری قسم کی چیزیں وہ ہیں جن سے کوئیں کا پانی نکالنا مستحب ہے اور یہ ایسی کوئیں کے لیئے ہے جو دہ دردہ کی مقدار کا نہیں ہے۔ اگر دہ دردہ کی مقدار کا کنواں ہوگا تو وہ مثل جاری اور کثیر پانی کے ہوگا اور اُسکے احکامات اوپر درج ہوچکے ہیں۔

سوال وہ کیا کیا چیزیں ہیں۔ جن سے پانی کوئیں کا نکالنا واجب ہے؟

جواب وہ دو قسم کی چیزیں ہیں۔ ایک قسم کی چیزیں تو ایسی ہیں کہ جن کے گرنے سے سارے کوئیں کا پانی نکلتا ہے۔ دوسری قسم کی چیزیں وہ ہیں جن سے سارا پانی نہیں نکلتا۔ کچھ معینہ ڈول نکالے جاتے ہیں۔

سوال وہ کیا کیا چیزیں ہیں۔ جن کے گرنے سے سارا پانی کا نکالنا واجب ہی؟

جواب اوّل کوئیں میں گرکر مرجانے سے کبیر الاندام جاندار کا مثل بکری و آدمی وغیرہ کے۔ دوسرے پھٹنا[2] اور پھول جانا اِن جانوروں کا کہ جن کے اندر خون جاری ہے۔ خواہ چھوٹے ہوں مثل چڑیا اور چوہے وغیرہ کے یا متوسط ہوں مثل مُرغی وغیرہ کے۔ مگر آبی[3] نہ ہوں۔ عام ہیں اِس سے کہ یہ جانور باہر کوئیں سے پھٹ پھول کر اندر کوئیں کے گرے ہوں۔ یا اندر گرکر پھٹے پھولے ہوں۔

تیسرے۔ جانور کا مجرد گرنا خواہ مرے یا نہ مرے۔ چوتھے[4]۔ کافر مُردہ کا گرنا۔ یا پانچویں[5] مُسلمان مُردے کا غسل سے پہلے گرنا۔ چھٹے۔ اُس جانور

---

[1] ضرورتیں ناجائز کو جائز کردیتی ہیں مثلاً اس پیاسے کو کہ جسکو جان کا خوف ہو شراب کا پینا اور ایسے ہی بھوکے کو خنزیر کا گوشت کھانا حلال ہوا۔ بہت سی چیزیں ہیں کہ جنکو ضرورت نے جائز کردیا۔ اسی قاعدہ کے تحت میں ہندوستان کے وہ کوئیں بھی داخل ہیں کہ جن میں بسبب غلہ کے اندر سا... ... کی دھرتیوں کی چھینٹیں پڑتی رہتی ہیں۔ اور عموماً بلوہ بھی اسکو کہتے ہیں۔ عفر اللہ عنہ (در مختار)

[2] پھٹنے اور پھولنے میں بالوں کا جھڑنا بھی داخل ہے۔

[3] مثلاً مچھلی کیکڑا۔ مینڈک وغیرہ ۱۲

[4] یہ حکم بوجہ نجس العین ہونے کے ہے اسکا اگر ایک بال بھی گرجائیگا تو کل پانی کوئیں کا نکالا جائیگا ۱۲

[5] خواہ بعد غسل کے گرے یا قبل غسل کے ۱۲

کا زندہ برآمد ہونا۔ جس کا جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک۔ بشرطیکہ مُونہ اُس کا گرنے کے وقت پانی میں ڈوبا ہو
آٹھویں نجاستِ حقیقی کا گرنا خواہ خفیفہ ہو یا غلیظہ۔ (کبیری۔ عالمگیری غیرہ وغیرہ)

سوال کوئیں میں اگر جوتی گرجائے تو کیا کیا جائے؟

جواب سارا پانی نکالا جائے۔ کیونکہ جوتی مستعملہ میں نجاست کا لگا رہنا یقینی ہے اور یہاں علوم بلوہ بھی نہیں ہے کہ جس سے بچاؤ مشکل ہو۔

سوال وہ چیزیں کیا کیا ہیں۔ جن سے سارا پانی نہیں نکلتا ہے۔ مع مقدار برآمدگی پانی کے بیان فرمائیے

جواب جو جانور کہ دموی[۲] ہیں مثل کبوتر اور بلی کے اگر وہ کوئیں میں سے مُردہ نکلیں تو چالیس[۳] ڈول سے ساٹھ[۴] ڈول تک نکالے جائیں گے۔ اور اگر وہ جانور دموی مثل چوہے اور چڑیا کے ہیں تو اُن کے مرنے سے صرف بیس ڈول سے تیس ڈول تک نکالے جائیں گے۔

سوال وہ کون سے جانور ہیں کہ جن کے مرنے سے کوئیں کا پانی نجس نہیں ہوتا؟

جواب جن جانوروں میں خون جاری نہیں ہے۔ اُن کے گر کر مرجانے سے کنواں نجس نہیں ہوتا مثل بچھو اور کنکھجورہ اور بھڑ وغیرہ کے۔

سوال جو جانور کہ چوہے اور بلی کے درمیان کے ہیں اُن کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب اُن کے لئے وہ ہی حکم ہے جو چوہے کے لئے ہے یعنے بیس سے تیس ڈول تک

سوال جو جانور کہ بلی اور بکری کے درمیان کے ہیں۔ اُن کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب اُن کے لئے وہ ہی حکم ہے جو بلی کے لئے ہے۔ یعنے چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک اُسکو یاد رکھنا چاہئیے کہ جو جانور چھوٹے جسم اور متوسط جسم کے درمیان کا ہے وہ ہمیشہ چھوٹے کے حکم میں رہیگا۔ اور جو جانور کہ متوسط اور کبیر الاندام کے درمیان کا ہے وہ ہمیشہ متوسط الاندام کے حکم میں رہیگا

سوال دو چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں؟

جواب ایک چوہے کا حکم رکھتے ہیں۔

سوال تین چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں؟

---

[۱] اگر ایک قطرہ پیشاب کا گر جائیگا تو سارا پانی نکالا جائیگا۔ خواہ وہ قطرہ پیشاب کا آدمی کا ہو یا گائے بھینس وغیرہ کا ۱۲

[۲] دموی وہ جانور ہیں کہ جسکے اندر خون جاری ہی [۳] وجوباً [۴] استحباباً ۱۲

جواب تین چوہے سے پانچ تک بلی کا حکم رکھتے ہیں۔

سوال چھ چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں ؟

جواب چھ چوہے ایک بکری کا حکم رکھتے ہیں۔

سوال دو بلّی کس کا حکم رکھتی ہیں ؟

جواب دو بلّی ایک بکری کا حکم رکھتی ہیں۔

سوال آدمی کا بچّہ اور بکری کا بچّہ کس کا حکم رکھتا ہے۔

جواب ہر بچّہ اپنے بڑے کا حکم رکھتا ہے۔ تو آدمی کے بچّے کے گر کر مرنے سے خواہ سقط[1] ہی ہو سارا پانی نکالا جائیگا۔ اسیطرح بکری کے بچّے سے بھی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اگر چوہا زخمی کوئیں سے برآمد ہوا تو کس قدر پانی نکلیگا ؟

جواب سارا پانی نکالنا چاہیئے۔

سوال یہ چیزیں کہ جن سے پانی نکالا جاتا ہے اگر کوئیں میں پڑی رہیں۔ اور پانی نکال دیا جائے تب بھی پاک ہو جائیگا۔ یا نہیں ؟

جواب ہرگز نہیں۔ پہلے اُن چیزوں کو نکالے بعد میں پانی نکالے تب کنواں پاک ہوگا۔ ہاں اگر کنوئیں میں ایسی چیز گری کہ جو غائب ہو جائے۔ اور اُس کا نکالنا غیر ممکن ہو مثل لکڑی ناپاک یا نجس کپڑے کے ٹکڑے کے تو کوئیں کے ساتھ ہی یہ چیزیں بھی پاک ہو جاوینگی۔ (عالمگیری)

سوال کسی مٹکے یا گھڑے میں کوئی جانور مر گیا۔ اور وہ پانی کسی کوئیں میں ڈالا گیا۔ تو اُس کوئیں کے لیئے کیا حکم ہے ؟

جواب جو اُس جانور پر کوئیں میں گر کر مرنے کا حکم تھا وہ ہی اُس پانی پر ہوگا۔ مثلاً چوہا مٹکے میں مرا اور وہ پانی کوئیں میں ڈالا گیا تو اب بیس سے تیس ڈول تک نکالے جائیں گے۔ اور اگر مٹکے میں پھٹ پھول گیا تھا اور پھر پانی کوئیں میں ڈالا گیا تو اب سارا پانی کوئیں کا نکلے گا۔ علےٰ ہذا اور پانیوں کو بھی مردہ جانور پر قیاس کر لینا چاہیئے۔ (عالمگیری)

سوال یہ حکم مٹکے پانی کے ساتھ ہی ہے یا ایک قطرہ کے گر جانے پر بھی یہی حکم ہے ؟

[1] سقط وہ بچہ ہے کہ جو قبل ایام ولادت پیٹ سے گر جاوے ۱۲

جواب ایک قطرے کے گر جانے سے بھی وہی حکم جاری ہوگا جو ایک مٹکے سے ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال دو کوئیں ہیں ایک ان میں سے ایسا ہے جس میں سے بیس ڈول نکالنے واجب ہیں نکالنے والے نے بیس ڈول نکال کر دوسرے پاک کوئیں میں ڈال دیئے اب کیا کرنا چاہیئے؟

جواب اس دوسرے کوئیں میں سے بھی بیس ڈول نکال ڈالے۔ پانی پاک ہو جائیگا۔

سوال اگر کنواں نجاست کے گڑھے کے قریب ہو تو اس کوئیں کے پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب جب تک اس کنوئیں کے پانی میں اثر نجاست معلوم نہ ہو پاک ہے خواہ دس گز کے فاصلہ پر ہو یا ایک گز کے۔ یہیں فاصلہ معتبر نہیں ہے۔ اثر معتبر ہے۔

سوال دوسری قسم کی چیزیں اوپر وہ بیان کی گئی ہیں جن کے گرنے سے کنوئیں کا پانی نکالنا مستحب ہے۔ اب بیان کیجئے کہ وہ کیا کیا چیزیں ہیں؟

جواب چوہے کے صرف گرنے سے بیس ڈول نکالنا مستحب ہے۔ دوسرے بلی اور مرغی جو کھلی پھرتی ہیں۔ ان کے گرنے سے چالیس ڈول پانی نکالنا مستحب ہے۔ تیسرے جن جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے ان کے گرنے سے پانی کا اسی قدر نکالنا جس قدر ان کے مرنے سے نکلتا ہے مستحب ہے۔ جیسے چوہے کے گرنے سے بیس ڈول اور مرغی اور بلی کے گرنے سے چالیس ڈول وغیرہ وغیرہ۔ چوتھے جنبی اور بے وضو کے کوئیں میں اترنے سے چالیس ڈول نکالنا مستحب ہے۔ (غایۃ الاوطار و عالمگیری)

سوال ڈول کی کوئی مقدار معین ہے یا نہیں؟

جواب جو ڈول جس کنوئیں پر ہو اسی ڈول کی مقدار اس کوئیں کیلئے معتبر ہے اور اگر کوئی ڈول مقرر نہیں ہے تو جس ڈول میں ایک صاع پانی آجائے وہ معتبر ہے اور صاع کی تحقیق ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ (غایۃ الاوطار)

سوال بعض کوئیں ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں کنوئیں کا پانی چرس سے کھینچا جاتا ہے اور چرس میں کئی ڈول پانی آتا ہے۔ اب معینہ ڈولوں کا کیسے اندازہ کیا جائے؟

جواب حساب کر لیا جائے۔ جب اسقدر پانی کہ جسکا نکالنا واجب ہے برآمد ہو جائے طہارت حاصل ہو جائیگی۔ مثلاً بیس ڈول واجب دو چرس میں آتے ہیں۔ تو دو چرس پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائیگا اور آدھے سے زیادہ ڈول کا پانی سے بھرا ہونا شمار میں کفایت کرتا ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک کوئیں میں سے پانی چالیس ڈول نکالنا واجب ہوا۔ اور اس میں پانی بیس ڈول

ہے تو اب کیا کرے؟

جواب اُسی قدر یعنے بیس ڈول پانی نکالنے سے کنواں پاک ہوجائے گا بعد اُس پانی نکالنے کے اگر پھر کنوئیں میں زیادہ پانی ہوجائے تو پھر پانی نہ نکالا جائے۔

سوال بعض کنوئیں کی سوتیں ایسی ہوتی ہیں کہ چاہے جس قدر پانی نکالو مگر خالی نہیں ہوتا۔ جب ایسے کنوئیں سارے پانی نکالنے کے قابل ہوں تو سارا پانی کس طرح نکالا جاوے

جواب جسقدر پانی اُس کوئیں میں نکالنے سے پہلے ہو اُسکا اندازہ دو مرد متقیوں سے جن کو پانی کی خوب اٹکل ہو کرائے ورنہ یوں کرے کہ ایک رسّی کے سرے میں ایک وزنی شئے باندھکر کوئیں میں ڈالی جائے۔ اور جسوقت وزنی شئے سطح پانی پر پہنچے۔ اُس وقت کنارہ کوئیں پر رسّی میں ایک گرہ دیدے اور پھر اُس وزنی شئے کو کنوئیں کی تہ تک پہنچائے۔ جب رسّی ڈھیلی معلوم ہونے لگے اُس وقت اسکو اچھی طرح قائم کرکے دوسری گرہ پھر کنارہ کوئیں پر رسّی میں دیدے۔ پھر ان دونوں گرہوں کے درمیان کی رسّی کو ہاتھوں سے ناپے۔ جسقدر پیمایش میں آوے اسی قدر پانی اُس کوئیں سے برآمد ہوگا۔ پانی نکالنے کا یہ طریقہ ہے کہ ایک گھنٹہ یا ایک پہر پانی نکلنے پر جسقدر پانی کم ہوجائے اُسی قدر گھنٹوں یا پہروں کے حساب سے پانی نکلوایا جائے۔ مثلاً ایک کنوئیں میں دس ہاتھ پانی ہے۔ اور ایک گھنٹہ میں دو ہاتھ پانی متواتر نکالنے پر کم ہوا تو پانچ گھنٹے تک پانی اُس میں سے متواتر کھینچا جاوے خواہ جدید پانی آتا رہے۔ اور کنواں خالی نہ ہو۔

سوال ایسے کنوؤں کی نسبت کہ جو بیندا چھٹ نہیں ہوسکتے ہیں۔ بعض علماء نے دوسو ڈول سے تین سو ڈول تک کا فتوے دیا ہے۔ یہ کیونکر ہے؟

جواب یہ فتوے قول ضعیف پر ہے۔ اور اُسکی اصل یہ ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتوی کو بغداد شریف کے کنوؤں کے ساتھ ہی مخصوص کردیا تھا۔ جبکہ اُنھوں نے دیکھا کہ تین سو ڈول سے زائد پانی بغداد شریف کے کنوؤں میں نہیں ہے۔ تو اس قول سے بھی سارا پانی ہی نکالنا ثابت ہوا بھلا یہ کیونکر ہوسکتا تھا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک حد مخصوص پر تمام دنیا کے کنوؤں پر فتوے دیدیتے جب کہ فقہا صحابہ کا عمل سارے پانی نکالنے کا نجاست کے سبب سے ہو چنانچہ حضرت عبد اللہ ابن عباس و حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مخالف اس کے منقول ہے۔ بڑی غلطی ہے اُن علما کی کہ جو

بے سمجھی سے اس قول کو حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرکے فتوے دے رہے ہیں حالانکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں پر یہ فتوےٰ دیا ہے۔ اِس عدد مخصوص سے سارے ہی پانی نکالنے کا فتوےٰ دیا ہے۔ جیساکہ ثابت ہوا اگر اس مسئلہ کی پوری تحقیق کسی کو منظور ہو تو جناب مولنا مولوی محمد دیدار علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے رسالہ تحقیق المسائل کو ملاحظہ کرے۔

سوال کوئیں پاک ہونے کے بعد ڈول اور رسّی کو بھی دھووے یا کیا؟

جواب کوئیں کی طہارت کے ساتھ اُسکی سب چیزیں تبعًا پاک ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ چکلی اور کوئیں کا گرد و پیش اور پانی نکالنے والے کا ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے جیساکہ استنجا کرنے والے کا ہاتھ پاک ہو جاتا ہے محل کی طہارت سے۔

سوال جانور کے گرنے سے پانی کی ناپاکی کا حکم کب سے ہوگا؟

جواب جب سے وقت جانور کے گرنے کا معلوم ہوگا۔

سوال اگر وقت گرنے کا نہیں معلوم ہوا تو کب سے نجاست شمار ہوگی۔

جواب اگر جانور پھٹا پھولا نہیں ہے تو ایک رات اور ایک دن پہلے وقت علم سے کوئیں پر ناپاکی کا حکم ہوگا۔ اور اگر پھٹ پھول گیا ہے تو تین رات دن پہلے سے نجاست کا حکم ہوگا۔ پہلی صورت میں ایک رات دن کی نمازیں اور دوسری صورت میں تین رات دن کی نمازیں پھیری جائیں گی۔ بشرطیکہ غسل اور وضو اس پانی سے کیا ہو۔ (عالمگیری)

سوال جنگل میں یا اور کسی جگہ پانی ملا مگر اُس پانی کی حالت دیکھنے سے شبہہ ہوتا ہے کہ پانی ناپاک ہے اور کوئی وہاں پر آدمی بھی نہیں جس سے دریافت کرے ایسی حالت میں کیا کرے؟

جواب اُسی پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔ جب تک یقین نجاست کا نہ ہو۔ اور اُس شخص پر دریافت حال واجب بھی نہیں ہے۔

سوال درندہ جانور قلیل پانی پر سے گزرا اور جنگل میں سوائے اُس پانی کے اور کوئی پانی بھی نہیں ہے۔ اب کیا کرے؟

جواب اگر اسکو یہ یقین ہے کہ اِس درندے نے اس پانی میں سے پانی پیا ہے تب تو وضو درست نہیں ورنہ درست ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اکثر نہاتے ہوئے یا وضو کرتے ہوئے پانی مستعمل کی چھینٹیں پاک پانی میں پڑتی ہیں۔ اُن کے لیئے کیا حکم ہے؟

جواب پاک ہے جب تک مستعمل پانی غالب ہو۔ (عالمگیری)

سوال مستعمل پانی کا پینا کیسا؟

جواب مکروہ ہے۔

سوال جو پانی کہ نجاست حقیقی کے سبب سے خراب ہو جاتے ہیں۔ اُن کو کسی اَور کام میں بھی لاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب تھوڑا پانی اوصاف ثلاثہ کے تغیّر سے مثل پیشاب کے ہے۔ اُسکو تو کسی کام میں بھی نہیں لاسکتے اور اگر ایسا نہیں ہے تو جانوروں کو پلانا اور اُس سے گارہ کرنا درست ہے۔ لیکن اُس گارہ کو مسجد میں صرف نہ کرے۔ (عالمگیری)

باب استنجا کرنے کے بیان میں

سوال بیت الخلاء میں کس طرح جاوے۔ اور کیا کیا پڑھے۔

جواب بیت الخلاء میں جانے سے پہلے اُس انگوٹھی اور تعویذ کو دُور کرے جس میں آیاتِ قرآنی یا اسمائے آلہی لکھے ہوں۔ پھر جاتے وقت یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ یعنے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری ساتھ پلیدی سے اور پلید چیزوں سے پاخانہ میں داخل ہوتے وقت اوّل بایاں پاؤں رکھے۔ اور جب پاخانہ سے نکلے تو اول داہنا قدم باہر کو لگائے۔ کھڑے ہوکر پاجامہ یا تہبند نہ کھولے۔ جب قدمچہ پر قریب بیٹھنے کے ہو تب کشف عورت کرے۔ بیٹھنے میں پاخانہ کے وقت بائیں طرف کو جھکا رہے۔ بعد فارغ ہونے کے یہ دُعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ یعنے شکر ہے اُس اللہ کو جس نے مجھ سے تکلیف دُور کی اور سلامتی عطا کی۔

سوال وہ کونسی جگہ ہیں جہاں پاخانہ اور پیشاب منع ہے؟

جواب مسجد اور عیدگاہ کے آس پاس۔ قبرستان۔ اور چوپایوں کے درمیان پانی کے

اندر خواہ جاری ہو یا بستہ[۱] - لوگوں کے راستہ ہیں - اُگے ہوئے کھیتوں ہیں - ہر سوراخ کے اندر - غسل اور وضو کی جگہ ہیں - پھلے پھولے درخت کے نیچے - اِسی طرح اُس درخت کے نیچے جس کے سایئے میں لوگ بیٹھتے ہوں - اِن سب جگہ پیشاب پاخانہ منع ہے -

سوال وہ کیا کیا باتیں ہیں جو پاخانہ اور پیشاب کے وقت مکروہ ہیں ؟

جواب ننگے سر پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا - پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے کلام کرنا پاخانہ میں بہت دیر تک بیٹھا رہنا - کھڑے ہو کر یا لیٹ کر بلا عذر پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا - بلا ضرورت پاخانہ اور پیشاب اور شرمگاہ کو دیکھنا - تھوکنا - ناک سنکنا - پیشاب گاہ سے عبث فعل کرنا - دائیں بائیں پھر پھر کر بار بار دیکھنا - آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھنا - قبلہ کی طرف مُنہ کرنا - یا پشت کرنا - اِسی طرح - چاند - سورج اور ہوا کی جانب رُخ کرنا - نیچے کی جگہ سے اُوپر کو پیشاب کرنا - یہ سب باتیں مکروہ ہیں

سوال وہ کیا کیا چیزیں ہیں - جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے ؟

جواب اینٹ پختہ - ٹھیکری - ہڈی - کوئلہ - کاغذ - جانوروں کا چارہ اور ہر چیز حرمت والی اور نفع دینے والی سے استنجا کرنا مکروہ تحریمی ہے - (غایۃ الاوطار)

سوال وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے استنجا درست ہے ؟

جواب مٹی کے ڈھیلوں سے - پتھر سے - پانی سے - ریت سے تو سنت ہے - علاوہ اِن کے ہر ایک اُس چیز سے جو حرمت والی اور نفع دینے والی نہ ہو - جائز ہے جیسے پُرانی روئی - اور کپڑے اور پُرانی کھال - لکڑی وغیرہ -

سوال ڈھیلے سے اور پتھر سے استنجا کس طرح کرے ؟

جواب سردی کے موسم میں مرد کو ڈھیلوں سے استنجا اس طرح کرنا چاہیئے کہ پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو کھینچے - اور دوسرا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو - تیسرا ڈھیلا پہلے کی مانند کھینچے - گرمی

---

[۱] اسی طرح کنوئیں اور حوض کے کنارہ پر بھی مکروہ ہے ۱۲ [۵۲] اس سے جنگل کے درخت نکل گئے وہاں بیٹھ کر پاخانہ پیشاب کرنا مکروہ نہیں ۱۲ (غایۃ الاوطار) [۵۳] اسیطرح ذکرِ خدا بھی زبان سے نہ کرے اور نہ سلام کا جواب دے - نہ چھینک کا نہ اذان کا ۱۲ [۵۴] اس سے بواسیر اور درد جگر پیدا ہوتا ہے ۱۲ [۵۵] اس حکم میں ہم حنفیوں کے نزدیک جنگل اور شہر سب برابر ہیں چھوٹے بچوں کی ماؤں کو زیبا ہی کہ اپنے بچوں کو اسے رخ سے پھیر لیا کریں جسوقت کہ پاخانہ پھرا دیں [۵۶] اگرچہ ایسی چیزوں سے استنجا جائز ہے - مگر مورث فقیری اور تنگدستی ہے (غایۃ الاوطار)

کے موسم میں مرد اُس کے برعکس کرے یعنے اول ڈھیلا پیچھے کو لیجائے اور دوسرا آگے کو اور پھر تیسرا پیچھے کو۔ اسلئے کہ سردی کے موسم میں اُنثیین مرد کے سمٹے رہتے ہیں۔ اور گرمیوں میں جھٹکے ہوئے۔ اگر برعکس نہیں کرے گا یعنے اول ڈھیلا پہلے آگے کو لاویگا۔ تو انثیین آلودہ نجاست ہوجائیں گے اور عورت دونوں موسموں میں آگے کو ہی کھینچے۔ (عالمگیری)

سوال کس قدر شمار ڈھیلوں میں چاہئیے۔

جواب کوئی شمار معتبر نہیں ہے۔ اسلئے کہ استنجا کرنے سے مقصود پاکی ہے۔ خواہ ایک سے ہو یا تین یا پانچ یا زیادہ سے۔ اور بعض احادیث میں جو تین ڈھیلوں کا ذکر آیا ہے وہ غالب عادت کے موافق ہے۔ (غایۃ الاوطار۔ عالمگیری)

سوال بعد ڈھیلے وغیرہ کے پانی سے دہونا کیسا؟

جواب سنّت ہے اور اگر مخرج سے نجاست تجاوز کر گئی ہے تو فرض ہے (عالمگیری)

سوال پانی سے استنجا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب یہ طریقہ ہے کہ قبلہ کی طرف سے رُخ بچا کر بیٹھے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو پاخانہ کی جگہ کو خوب ڈھیلا کرے اور بائیں ہاتھ کے بیچ کی اُنگلی کو ابتداء استنجے میں اور انگلیوں سے اُونچا کر کے نجاست کی جگہ کو دہووے۔ پھر بیچ کی انگلی کے پاس کی اُنگلی کو نیچا کر کے اُس سے دھووے۔ پھر چھنگلی انگلی سے دہووے سب کے بعد انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے دہوئے۔ یہاں تک کہ چکنائی دور ہوجائے اور طہارت کا یقین ہو اور عورت اول دو انگلیوں سے شروع کرے یعنی بیچ کی انگلی اور اسکے برابر کی سے پھر مرد کیطرح طہارت شروع کرے اگر موسم سرما ہو اور پانی بھی سرد ہو تو دھونے میں زیادہ مبالغہ کیا جائے ورنہ ظن غالب پر عمل کرے اور انگلیوں کی چوڑائی سے استنجا کرے انگلیوں کے سر سے نہ کرے۔ پانی بھی نرمی سے ڈالے اور انگلیوں سے ملنے میں بھی سختی نہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال پانی سے استنجا کرنے میں پہلے پاخانہ کی جگہ کو دہووے یا پیشاب کی جگہ کو؟

جواب طرفین کے نزدیک اول پیشاب کی جگہ کو دہووے بعد میں پاخانہ کی جگہ کو۔

سوال عورت مستحاضہ کو علاوہ وقت پاخانہ اور پیشاب کے کیا استنجا کرنا ضروری ہے؟

جواب مستحاضہ عورت پر ہر وقت کی نماز میں استنجا کرنا واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال اگر کسی کا بایاں ہاتھ شل ہوجاوے یا کوئی عارضہ ایسا ہو کہ اُس سے استنجا نہ کرسکے تو وہ کس

طرح پانی سے استنجا کرے؟

جواب جاری پانی پر قدرت نہیں ہے تو صرف ڈھیلوں پر ہی کفایت کرے۔ استنجا اس کے حق میں ساقط ہے اور اگر بیوی یا لونڈی یا جاری پانی پر قادر ہو تو دا ہنے ہاتھ سے ہی دھووے۔ اور اب کراہت بھی نہیں ہی۔

سوال اگر کسی کے دونوں ہاتھ ٹنڈے ہوں تو وہ کس طرح کرے؟

جواب اِس شخص سے استنجا بالکل اُسی وقت میں ساقط ہوگا۔ جبکہ بیوی یا لونڈی نہ ہو۔ اگر بیوی یا لونڈی ہو تو اُن سے استنجا کرالے۔ اسیطرح وہ بیمار جسکے پاس کوئی عورت ایسی نہیں جس سے کہ جماع حلال ہو اُس سے بھی استنجا ساقط ہے۔

سوال کسی بیمار عورت کا شوہر موجود نہ ہو۔ بہن اور بیٹی موجود ہوں ان سے بھی استنجا کرا سکتی ہی یا نہیں

جواب ہرگز نہیں۔ اُس عورت سے استنجا ساقط ہوا۔ جس طرح کہ مرد سے استنجا ساقط ہو جب کہ اُسکی بیوی یا لونڈی نہ ہو۔

سوال مرد کو اپنی پیشاب گاہ داہنے ہاتھ میں پکڑ کر استنجا کرنا کیسا؟

جواب مکروہ ہی۔ بشرطیکہ بایاں ہاتھ صحیح موجود ہو۔ ورنہ پھر کراہت بھی نہیں

کتاب الصلوۃ

باب نمازوں کے اوقات کے بیان میں

سوال فرض نمازوں کے اوقات بیان کیجئے۔ کہ کیا کیا ہیں؟

جواب پانچ ہیں۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔

سوال فجر کی نماز کا وقت کب سے ہوتا ہی؟

جواب فجر کی نماز کا وقت صبح ثانی یعنے صادق سے شروع ہوتا ہے۔ اور آفتاب کے نکلنے تک رہتا ہی

سوال۔ کیا کوئی اور بھی صبح ہی؟

جواب ہاں ہے۔ جسکو صبح اول یعنے کاذب کہتے ہیں۔

سوال ان کی شناخت بتلائیے؟

جواب صبح ثانی یعنے صادق اُس سفیدی کو کہتے ہیں۔ کہ جو کنارۂ آسمان پر عرضاً پھیلتی ہے۔ برخلاف صبح اول یعنے کاذب کے کہ وہ طولاً تھوڑی دیر کو ظاہر ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے۔ صبح کاذب میں نہ نماز کا وقت داخل ہے نہ روزہ کا۔

سوال ظہر کی نماز کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب ظہر کی نماز کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے اور جب تک سایہ دو مثل ہو سوائے سایہ اصلی کے اُسوقت تک رہتا ہے۔

سوال سایہ اصلی کس کو کہتے ہیں۔؟

جواب سایہ اصلی اُس کو کہتے ہیں کہ جو عین استوا کے وقت میں ہر چیز کا رہتا ہے۔

سوال زوال کس کو کہتے ہیں؟

جواب اصلی سایہ کے تجاوز کو زوال کہتے ہیں۔

سوال اصلی سایہ اور زوال کے پہچاننے کا طریقہ مشرح بیان کیجئے؟

جواب یہ طریقہ ہے کہ ایک سیدھی لڑکی ہموار زمین میں گاڑے جب تک سایہ کم ہوتا رہے اُس وقت تک آفتاب بلندی پر ہے۔ اور جب سایہ بڑھنا شروع ہوا معلوم ہوا کہ آفتاب ڈھلا۔ اُس وقت اُس سایہ کے سرے پر ایک نشان بنادیں۔ اُس نشان سے لکڑی تک جو سایہ ہے وہ سایۂ اصلی ہے یہ سایہ پیمایش میں ہمیشہ چھوڑا جائیگا۔ اِس سایۂ اصلی سے جہاں سایہ بڑھا اور زوال یعنے اول وقت ظہر شروع ہوا۔ ظہر کے اول وقت میں اختلاف نہیں ہے۔ آخر وقت میں اختلاف ہے۔ امام کے نزدیک آخر وقت دُونا سایہ ہر چیز کے ہونے تک ہے۔ اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک ہر ایک چیز کے سایہ مثل تک۔ لیکن احتیاط اسی میں ہے۔ کہ ظہر کی نماز سایہ کے ایک مثل سے پہلے ہی پڑھے تاکہ باتفاق وقت پر نماز ادا ہو۔

سوال عصر کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب سایہ کے دو مثل یعنے دُونا ہو جانے سے غروب آفتاب تک۔

سوال مغرب کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب مغرب کا وقت سورج کے غروب سے شفق کے غائب ہونے تک۔

سوال شفق کسکو کہتے ہیں؟

جواب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق اُس سفیدی کا نام ہے کہ جو بعد غائب ہونے سُرخی کے پیدا ہوتی ہے۔ تو امام صاحب کے نزدیک مغرب کا وقت اِس وقت تک ہے اور اسی قول میں زیادہ احتیاط ہے۔

سوال عشار کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب عشار کا وقت اِس شفق کے چھپنے سے صبح صادق تک ہے اور وتر کا وقت بھی یہی ہے (عالمگیری)

سوال اب یہ تو معلوم ہوگیا کہ ابتدار اور انتہار ہر ایک وقت کی یہ ہے۔ مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ ان اوقات میں مستحب وقت ہر ایک نماز کا کونسا ہے۔ یہ بھی تبلا دیجئے؟

جواب مردوں کے لیئے فجر کی نماز کا مستحب وقت ایسے اُجالے میں ہے۔ کہ اگر نماز کا فساد ظاہر ہو تو پھر قرارت مستحبہ کے ساتھ نماز ادا کرلے۔ اور یہ حکم ہر زمانہ میں ہے۔ لیکن نحر کے دن حج کرنے والوں کے لیئے مزدلفہ میں برخلاف اِس کے ہے۔ اُنکو اُسدن اول وقت غلس یعنے اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔ اور عورتوں کے حق میں ہر زمانہ میں فجر کا وقت مستحب اندھیرے میں ہے۔ کہ جو شروع وقت فجر ہے اور ظہر کے وقت میں سایہ مثل سے پہلے۔ موسم گرما میں تاخیر اور سرما میں تعجیل مستحب ہے۔ اور عصر کے وقت میں ہر زمانے میں تاخیر متغیر[1] ہونے سورج تک مستحب ہے۔ مغرب کے وقت میں تعجیل ہر زمانہ میں مستحب ہے۔ عشار کا وقت تہائی رات تک مستحب ہے اور تہائی سے آدھی رات تک مباح وقت ہے (کبیری)

سوال ابر کے دن کون سے وقت میں جلدی کرے اور کون سے وقت میں تاخیر۔

جواب فجر۔ ظہر۔ اور مغرب کے وقتوں میں تو اداکی نماز کے لیئے دیر کرے۔ تاکہ فجر کی نماز رات میں اور ظہر کی زوال سے پہلے اور مغرب کی نماز غروب آفتاب سے پہلے نہو۔ اور عصر اور عشار میں جلدی کرے تاکہ عصر میں مکروہ وقت نہ آجائے۔ اور عشار میں بسبب بارش اور اندھیرے کے جماعت میں لوگ نہ آسکیں (ت)

سوال عشار میں تاخیر زائد از نصف شب اور مغرب میں تاخیر تا ظہور نجوم اور عصر میں تاخیر تا زردی

---

[1] متغیر ہونے سورج سے یہ مُراد ہے کہ سورج کا گردہ ایسا ہوجائے کہ اُس کے دیکھنے سے آنکھ نہ چوندھیائیں ۱۲ اور اگر تغیر سے پہلے نماز شروع کی اور تغیر تک نماز دراز ہوگئی تو مکروہ نہیں اور اگر کسی شغل دنیاوی کے سبب نماز میں تاخیر تغیر آفتاب تک کی گئی تو مکروہ ہوا ۱۲

آفتاب کیسی ہے ؟

جواب یہ سب تاخیریں اگر بلا عذر سفر وغیرہ کے ہوں تو مکروہ تحریمی ہیں۔ (کبیری)

سوال وہ کون سے اوقات ہیں جن میں فرض اور واجب نفل سب نمازوں کا پڑھنا ممنوع ہے ؟

جواب وہ تین وقت ہیں - ایک تو وقت طلوع یعنے آفتاب نکلنے کا وقت - دوسرے وقت استوار یعنے سورج کے قائم ہونے سے زوال تک - تیسرے، وقت غروب یعنے سورج کے سرخ ہونے سے چھپنے تک - مگر عصر اُسی دن کا کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہو جائیگا - (کبیری)

سوال نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت اِن اوقات ثلثہ میں درست ہے یا نہیں ؟

جواب اگر یہ دونوں اِن وقتوں سے پہلے واجب ہوئے ہیں - تو اِن اوقات میں ہرگز درست نہیں اور اگر انہیں اوقات میں واجب ہوئے ہیں تو جائز ہے - کیونکہ اس صورت میں جیسا اُن کے وجوب میں نقصان ہے - ویسا ہی اُن کے ادا میں بھی نقصان ہے - برخلاف پہلی صورت کے کہ اُس میں اُن کے وجوب میں نقصان نہیں تھا - اِس لئے ادائگی میں نقصان کرنیکو منع کیا گیا - (کبیری)

سوال وہ کون سے اوقات ہیں جن میں صرف نوافل ہی مکروہ ہیں -

جواب وہ اوقات یہ ہیں - طلوع فجر سے نماز فجر تک کا وقت اِس وقت میں سوائے سنتوں فجر کے اور سب نفل مکروہ ہیں - نماز فجر کے بعد سے سورج نکلنے تک کا وقت - عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے چھپنے تک کا وقت - غروب آفتاب کے بعد قبل از نماز مغرب کا وقت - ہر فرض نماز کی اقامت کا وقت - خطبوں کے پڑھے جانے کا وقت - تنگی کا وقت یعنے اگر کسی نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اُس وقت کے فرض کے سوا سب مکروہ ہیں - عید الفطر اور عید الضحٰے کے دن آفتاب نکلنے کے بعد سے عیدین کی نماز تک کا وقت - عرفہ اور مزدلفہ میں جو نمازوں کو جمع کرتے ہیں - اُن نمازوں کے درمیان کا وقت - (دغایۃ الاوطار)

سوال وہ کونسی جگہ ہیں جہاں پر نماز مکروہ ہوتی ہیں - ؟

جواب کعبہ کی چھت پر نماز مکروہ ہے - راستوں میں - کوڑیوں پر - کھیتوں میں جہاں جانور ذبح ہوتے ہیں - غسلخانہ میں - حمام میں - نالے میں - پاخانہ کی چھت پر - پاخانہ میں - عیدگاہ میں پہلے اور

لے جب تک انسان سورج کے گردہ دیکھنے پر قادر ہے اُس وقت تک آفتاب طلوع کی حالت میں ہے ۱۲ (عالمگیری)

سلے سجدۂ تلاوت کی گو اس وقت میں اجازت ہے مگر افضل تاخیر ہے اور جنازہ کی نماز میں تاخیر مکروہ ہے ۱۲ (کبیری)

اور پیچھے عیدین کی نماز سے۔

سوال ایک شخص نے پچھلی رات میں دو رکعت نفل کی نیت باندھی - بعد ایک رکعت کے فجر طلوع ہو گیا۔ اب اُسکو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب اِس شخص کو دوسری رکعت کا فجر کے اندر پُورا کر لینا قطع سے افضل ہے یہ دونوں رکعت نفل ہو جائیں گی۔ اس لیئے کہ یہ نفل بعد فجر کے بدون قصد کے واقع ہوتے ہیں۔

سوال اگر کسی کی فجر کی سُنتیں جاتی رہیں تو وہ بعد نماز فرض کے پڑھ لے یا نہیں؟

جواب نہیں پڑھے کیونکہ اس وقت میں تا طُلوعِ آفتاب کوئی سنّت درست نہیں۔ (عالمگیری)

سوال دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا کیسا؟

جواب عرفات اور مزدلفہ کے سوا اور کسی وقت میں ہم حنفیوں کے یہاں درست نہیں۔

سوال اگر کسی شخص کی فجر کی سُنتیں قضا ہو جائیں تو بعد طلوع آفتاب کے بھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب نہیں پڑھ سکتا۔

سوال تو پھر کسوقت پڑھے؟

جواب کسی وقت بھی نہیں پڑھے کیونکہ جب فجر کی سُنتیں اپنے وقت میں فوت ہو جائیں بغیر فرض کے تو ساقط ہو جاتی ہیں اور اگر فرض کے ساتھ فوت ہوں تو قبل از زوال فرض کے ساتھ پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال وتر کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب بعد عشاء کے صبح صادق تک ہے۔

سوال وہ نفل نمازیں کہ جو علاوہ فرض اوقات کے موقت ہیں کیا کیا ہیں؟

جواب چار ہیں۔ اشراق۔ چاشت۔ زوال۔ تہجد۔

سوال اُن کے اوقات بیان کیجئے کیا کیا ہیں۔؟

جواب اشراق کا وقت بعد طلوع آفتاب کے گرم ہونے آفتاب تک ہے۔ اور جب آفتاب گرم ہو جائے اُسوقت سے دوپہر تک چاشت کا وقت ہے اور زوال کے بعد ظہر سے پہلے زوال ہے۔ اور تہجد کا وقت بعد آدھی رات کے صبح صادق تک ہے۔ تہجد کے لیئے افضل وقت اگر رات کے تین حصے کرے تو پچھلا حصہ ہے اور اگر آدھوں آدھ کرے تو اخیر کی آدھی شب ہے۔ (غایۃ الاوطار)

باب اذان اور اقامت کے بیان میں

سوال اذان کسکو کہتے ہیں؟

جواب اذان لغت میں آگاہ اور خبردار کرنے کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح شرع میں فرض نمازوں کے لیئے بطریق مخصوص چند کلموں معینہ مرتبہ کے ساتھ خبردار کرنے کو کہتے ہیں۔

سوال وہ کلمے معینہ مرتبے کتنے ہیں؟

جواب پندرہ ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اقامت اور فجر کی اذان میں دو کلمے اور زیادہ کیئے جاتے ہیں۔ تو ان دونوں میں سترہ کلمہ ہوئے۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ اور زیادہ کیا جائیگا اور اقامت میں جسکو عوام تکبیر کہتے ہیں بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دوبار اور کہا جائیگا

سوال اذان کہنے کا مخصوص طریقہ کیا ہے؟

جواب موذن خارج مسجد اونچی جگہ پر قبلہ رُخ کھڑا ہووے۔ اور اپنے دونوں کانوں میں دونوں انگلیاں شہادت کی ڈال کر اول چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ ایک آواز میں دوبار۔ اور دوسری آواز میں بھی دوبار کہے۔ پھر شہادتین کو چار مرتبہ چار آوازوں کے ساتھ ادا کرے۔ پھر داہنی طرف کو التفات کرکے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو آوازمیں دوبار کہے۔ اسی طرح بائیں طرف التفات کرکے دوبار دو آواز میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے۔ پھر ایک آواز کے ساتھ دو بار تکبیر اور ایک آواز کے ساتھ میں تہلیل کو ادا کرکے اذان کو ختم کرے۔ فجر کی اذان میں دو آواز کے ساتھ بعد حی علی الفلاح کے الصلوٰۃ خیر من النوم بغیر التفات کے دوبار اور کہے۔ (نفائیہ الاوطار)

سوال اذان اور اقامت میں محمد الرسول اللہ پیش کے ساتھ ادا کرے تو کیسا؟

جواب ناجائز ہے۔ کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے کہ جس لفظ پر (اَنَّ) آجاتا ہے وہ زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

سوال وہ کیا کیا باتیں ہیں کہ جو اذان میں موجبِ کفر ہیں؟

جواب اللہ کے (الف) کو مد کے ساتھ میں کہنا۔ اشہد۔ اَنَّ کے نون کے زبر کو بڑھا کر پڑھنا یعنے (انّا) کہنا۔

سوال وہ کیا چیز ہے کہ جس سے اذان فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب وہ اکبر کی (ب) اور (ر) کے مابین الف بڑھا کر پڑھنا یعنی (اکبار) کہنا

سوال وہ کیا چیزیں ہیں جو اذان میں مکروہ ہیں؟

جواب جلدی جلدی بغیر توقف مثل اقامت کے کہنا۔ ترجیع کرنا۔ بروقت کہنے حی الصلوٰۃ اور حی الفلاح کے دائیں اور بائیں طرف التفات نہ کرنا۔ بیٹھ کر اذان کہنا۔

سوال وہ کیا کیا چیزیں ہیں جو اذان میں سنت ہیں۔؟

جواب استقبال قبلہ۔ التفات کرنا۔ بروقت کہنے حی الصلوٰۃ۔ اور حی الفلاح کے۔ تکبیرات میں دو کلموں پر ٹھیرنا۔ اور علاوہ تکبیرات کے ہر ایک کلمہ پر ٹھیرنا۔ مثل راگنی کے حروف کے حرکات اور الحان میں کمی بیشی واقع نہ ہونا۔

سوال اگر مؤذن کسی کلمہ کو مؤخر مقدم کر گیا یا بھول گیا تو اب کیا کیا جائے؟

جواب جہاں یاد آوے وہاں سے ہی لوٹ جائے۔ شروع سے اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً اشھد ان محمداً رسول اللہ پہلے کہدیا اور بعد میں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو اب اس کلمہ کے بعد پھر اشھد ان محمداً رسول اللہ کہدے۔ یا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہنا بھول گیا۔ تو اب پھر اسی کلمہ کو کہہ کر آگے شروع کردے۔

سوال اذان کا کہنا کیسا ہے؟

جواب پانچ وقتوں کی فرض نمازوں کے لیئے۔ خواہ ادا ہو یا قضا۔ اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے یہاں تک کہ اگر تمام شہر والے اذان ترک کردیں۔ تو اِن سے قتال حلال ہے۔ اسلیئے کہ یہ فعل شعار

لہ ترجیع اسکو کہتے ہیں کہ پہلے آہستہ آہستہ شہادتین کہے پھر چاروں شہادتین کو زور سے کہے ۱۲ ۲ہ بیٹھ کر اذان اگر نماز میں اپنے لیئے کہے تو مضایقہ نہیں ۱۲ ۳ہ التفات یعنے دائیں اور بائیں طرف کو پھرنا اُس وقت ہی چاہیئے جب کہ بچہ کے تولد کے وقت اذان کان میں دیجاتی ہے ۱۲ (عالمگیری) ۴ہ قضا نماز اگر مسجد میں پڑھی جاوے تو اذان نہ کہنا مسنون ہے۔ کیونکہ اس میں لوگوں کی پریشان خاطری ہے [illegible] ۱۲ (رعایۃ الاوطار)

اسلام میں سے ہے۔

سوال اقامت کا کہنا کیسا؟

جواب اقامت بھی صرف فرضوں کے لیئے سنت ہونے میں مثل اذان کے ہی۔

سوال عورتوں پر بھی اذان اور اقامت ہے یا نہیں؟

جواب عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں۔ خواہ نماز تنہا پڑھیں خواہ جماعت سے۔ (عالمگیری)

سوال اذان اور اقامت کس کو کہنا جائز ہے اور کس کو ناجائز؟

جواب ہر آزاد بالغ مرد کو جائز ہے۔ عورت اور خنثےٰ اور مدہوش[1] اور صغیر لایعقل اور جنبی اور فاسق اور غلام اور اجیر[2] خاص ان سب کی اذان ناجائز اور مکروہ ہیں۔

سوال اگر اشخاص مذکورۃ الصدر اذان یا اقامت کہدیں تو کیا کیا جائے۔

جواب سوائے فاسق کے اور سب کی اذان لوٹائی جائیگی۔ مگر اقامت نہ لوٹائی جائیگی۔ کیونکہ اذان کا اعادہ شریعت سے ثابت ہے نہ اقامت کا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال بے وضو کے بھی اذان اور اقامت درست ہے یا نہیں؟

جواب اذان درست ہے اور اقامت مکروہ۔ (عالمگیری)

سوال موذن شروع اذان میں باوضو تھا مگر درمیان میں بے وضو ہوگیا تو اب کیا کرے؟

جواب اذان اسی حالت میں پوری کرے قطع نہ کرے۔ کیونکہ جب بے وضو کو شروع سے ہی اذان کہنا درست ہے تو اب کیوں نہیں۔ اور اگر وضو کرنے چلا گیا۔ تو اب پھر کرسے اذان دے (غایۃ الاوطار)

سوال تنہا مسافر اذان کو ترک کرے یا اقامت کو۔؟

جواب بیچارگی دونوں کا ترک مکروہ ہے۔ اگر ایک دو وقت کی اذان ترک ہوجائے۔ تو مسافر پر مکروہ نہیں۔ مگر اقامت کا ترک ہر حالت میں مکروہ ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اگر چند مسافروں نے جنگل میں بغیر اذان کے نماز ادا کی صرف اقامت پر اکتفا کیا اب یہ ترک اذان سے گنہگار ہونگے یا نہیں۔

---

[1] مدہوش جنون کے سبب سے ہو یا نشہ کے سبب ۱۲

[2] اگر غلام اپنے آقا اور اجیر اپنے مستاجر کی اجازت سے اذان کہے تو درست ہے ۱۲ (غایۃ الاوطار)

جواب اذان خبردار کرنے کے لیئے مسنون ہوئی ہے۔ سو حاضری رفقا سے مقصود حاصل ہے ایسی حالت میں گنہگار نہیں ہوں گے۔ ہاں اقامت کا ترک مکروہ ہے۔

سوال ایک شخص شہر اور گاؤں میں سوائے اپنے گھر کے نماز مسجدوں میں نہیں پڑھتا اور نہ کبھی اذان کہتا ہی نہ اقامت۔ اس شخص کے لیئے یہ فعل کیسا؟

جواب اس شخص کے لیئے شہر اور گاؤں کی اذان اور اقامت کافی ہے۔ بشرطیکہ اُس شہر اور گانوں کی مسجدوں میں اذان اور اقامت ہوتی ہو۔ ورنہ اُس شخص کا حکم مُسافر کا سا ہے کہ اذان اور اقامت دونوں کو ترک نہ کرے۔

سوال موذّن کی بلا اجازت اگر کوئی اقامت کہدے تو کیسا؟

جواب اگر موذّن کی غیبت میں کہے تو بلا کراہت دُرست ہے اور جب مؤذّن موجود ہو اور وہ دوسرے کی اقامت سے ناراض بھی ہوتا ہو تو اب مکروہ ہے؟

سوال اذان اور اقامت کے مابین کسقدر فصل چاہیئے؟

جواب اذان اوّل وقت میں چاہیئے۔ اور اقامت اوسط وقت میں۔ سوائے مغرب کے کہ اس میں تین چھوٹی آیتوں کی مقدار فصل کرے۔ (عالمگیری)

سوال ایک مؤذن دو مسجدوں میں اذان کہے تو کیسا؟

جواب اگر اوّل اذان کے بعد نماز بھی پڑھ لی ہے تو دوسری مسجد میں اُسی مؤذن کو اذان کہنا مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں ہے۔ (درمختار)

سوال اذان کا جواب دینا کیسا؟

جواب اذان کا جواب دو طرح پر ہے۔ جو شخص مسجد سے خارج ہو اُس کے لیئے تو فعلی جواب واجب ہے یعنے اذان سُنتے ہی سب کام چھوڑے یہاں تک کہ تلاوتِ قرآن شریف بھی ترک کرکے مسجد کو چلے اُس کا بھی جواب ہے اور زبان سے بھی جواب دینا اُس شخص کو مستحب ہے۔ اور جو شخص مسجد کے اندر ہے اُسپر زبان سے جواب دینا واجب ہے بشرطیکہ علم دین کا سیکھنے اور سکھانیوالا نہو۔ (غایۃ الاوطار)

سوال زبان سے جواب کس طرح دے؟

جواب جب مؤذن تکبیر کہہ چکے اُسی طرح تکبیر آہستہ آہستہ زبان سے کہے۔ اسی طرح شہادتین کے

شہادتین ادا کرے اور بجواب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے آہستہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور صبح کی نماز میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے۔ یعنے تو سچا ہے اور نیکوکار ہے اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا۔ مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے۔ یعنے قائم رکھے اللہ اسکو اور ہمیشہ رکھے اسکو جب تک آسمان اور زمین ہیں بعد فراغ اذان کے مؤذن اور سامع اس دعا کو پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو کوئی بعد اذان کے میرے لئے طلب وسیلہ کریگا میری شفاعت اسپر واجب ہوگی۔ اور وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰہُمَّ رَبَّ ہٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ

یعنی اے اللہ مالک اس دعائے کامل کے اور نماز قائم کے عطا کر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی

وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ؕ

اور اٹھا انکو اس مقام محمود پر جسکا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے تحقیق تو وعدہ خلاف نہیں ہے

سوال بعض لوگ۔ وَالْفَضِیْلَۃَ کے بعد دَرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ اور وَعَدْتَّہٗ کے بعد وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ اور ختم دعا پر یا ارحم الراحمین اور زیادہ کرتے ہیں۔ انکو بھی پڑھنا چاہیئے یا کیا؟

جواب ان کلمات کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال وہ کون ہیں جن پر اذان کا جواب دینا درست نہیں؟

جواب وہ یہ ہیں۔ حائضہ۔ زچہ۔ خطبہ کا سننے والا۔ نماز پڑھنے والا۔ جنازہ میں مصروف ہونیوالا جماع کرنے والا۔ پاخانہ اور پیشاب کرنیوالا۔ علم دین سیکھنے والا۔ اور کھانیوالا۔

سوال اگر ایک مسجد میں کئی اذانیں ہوں جیسے کہ دہلی کی جامع مسجد میں ہوتی ہیں۔ یا شہر کی کئی مسجدوں میں کئی اذانیں سُنی جائیں تو کونسی اذان کا جواب دینا چاہیئے؟

جواب جو اذان پہلے ہوئی ہے اسکا جواب دے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اقامت کا جواب کیسا ہے؟

جواب مستحب ہے۔

باب نماز کی شرطوں کے بیان میں

سوال شرط کس کو کہتے ہیں؟

جواب شرط وہ ہے جو ماہیت سے خارج ہو اِس طرح پر کہ اُس کے نہ ہونے سے مشروط کا نہونا لازم ہووے اور اُس کے وجود سے مشروط کا وجود لازم نہ ہو۔

سوال نماز کی شرائط کے قسم پر ہیں؟

جواب دو قسم پر۔ ایک شرائط واجب ہونے نماز کی۔ دوسری شرائط صحیح ہونے نماز کی۔

سوال واجب ہونے نماز کی شرائط کیا کیا ہیں؟

جواب چار ہیں۔ اوّل اسلام۔ دوسری صحت عقل۔ تیسری بلوغ۔ چوتھی وقت کا پایا جانا۔ پس ہر مسلمان عاقل بالغ پر کتاب اور سنّت اور اجماع سے اوقات متفرقہ مذکورہ بالا میں نماز کا ادا کرنا فرض عین ہے۔ یہاں تک کہ اسکا تارک منکر کافر ہے۔ اور غیر منکر تارک۔ اعلیٰ درجے کا فاسق ہے ہم حنفیوں کے یہاں یہ فاسق ترک نماز پر قید کیا جائیگا۔ جب تک کہ توبہ کرے برخلاف اور ائمہ کے کہ اُن کے یہاں قتل کیا جائیگا تو اب بلا عذر شرعی کسی طرح نماز چھوڑنے کی گنجایش نہیں۔

سوال عذر شرعی کیا کیا ہیں؟

جواب سات ہیں۔ حیض۔ نفاس۔ بیہوشی۔ غشی۔ نسیان۔ دیوانگی۔ نیند۔

سوال بلوغ کی علامت کیا ہے؟

جواب مرد کے لیئے احتلام کا ہونا۔ اور عورت کے لیئے حیض کا آنا۔

سوال بلوغ برسوں کے اعتبار سے کب ہوتا ہے؟

جواب ہمارے زمانہ میں بوجہ کوتاہی عمر اوسط کے مدت بلوغ کی لڑکے کے حق میں بارہ برس اور لڑکی کے حق میں ۹ برس اور زیادہ کی حد دونوں کے حق میں پندرہ برس رکھی گئی ہے۔ اگر اس درمیان میں لڑکا لڑکی دعوے بلوغ کر بیٹھیں تو بلا قسم مقبول ہوگا۔ اور اگر ۹ برس سے پہلے لڑکی اور بارہ برس سے پہلے لڑکا دعوی بلوغ کرے تو مقبول نہیں۔ نماز باعتبار برسوں کے پندرہ برس کی عمر میں فرض ہوگی مگر ماں باپ پر واجب ہے کہ ۷ برس کی عمر سے نماز بچہ کو پڑھوائیں۔ یہ تاکید قبل از وقت بلوغ عادی کرنیکے لیئے ہے

سوال۔ اچھا اب بتلاؤ صحت نماز کی شرطیں کیا کیا ہیں؟

جواب پہلی شرط پاک ہونا ہے نمازی کے بدن کا نجاست حکمی یعنے حدث اصغر اور اکبر سے اور نجاست

حقیقی مغلظ اور مخففہ سے - دوسری شرط پاک ہونا نمازی کے اُس کپڑے کا ہے - جو کہ نمازی کے بدن سے متصل ہے - مثلاً ایک چادر کا آنچل - اُس کے بدن پر ہے - اور دوسرے آنچل پر ایسی نجاست لگی ہے جو مانع نماز ہے - تو اگر نمازی کی حرکت سے ناپاک آنچل بھی حرکت کرے تو نماز کا مانع ہے - اور اگر کپڑا اُس کے بدن سے متصل نہیں ہے - جیسے جائے نماز - کہ اُسکا ایک کنارہ نجاست مانع صلوٰۃ سے آلودہ ہے - اور دوسرا کنارہ پاک ہے تو اس کنارے پر کہ جسپر نجاست نہیں ہے - نماز ادا ہو جائیگی - مصلّا بڑا ہو یا چھوٹا تیسری شرط پاک ہونا مصلّے کے مکان کا ہے - یعنے اُس کے دونوں ہاتھوں - دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کی جگہ اور سجدہ کی جگہ - چوتھی شرط - ڈھکنا عورت کا ہے - مرد کو ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک اور عورت بالغہ آزاد کو تمام بدن کا سوائے چہرے اور دونوں ہتیلیوں اور دونوں قدموں کے - اور لونڈی کو پیٹ اور پیٹھ سے زانو تک - پانچویں شرط استقبال قبلہ[1] چھٹی شرط نماز کی نیّت ہے - یعنے نماز کا ارادہ خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے کرنا - نیت میں معتبر دل کا فعل ہے - جسکو ارادہ لازم ہے تو صرف زبان سے کہنا کہ جو دل کے مخالف ہو معتبر نہیں کیونکہ یہ کلام ہے - نیّت نہیں ہے - مثلاً دل میں ارادہ ظہر کی نماز کا تھا - اور زبان سے عصر نکلا تو نیّت صحیح ہے - اور یہ زبان کی خطا اِس نیّت میں کچھ ضرر نہیں رکھتی -

سوال اگر کسی نمازی کے پاس انڈا ہے - کہ جو اندر سے خون ہو گیا - یا وہ شیشی ہے کہ جس میں پیشاب کسی مریض کا ہے - اِن اشیاء کا اُس کے پاس نماز میں موجود ہونا مانع نماز ہے یا نہیں -

جواب وہ انڈا کہ جو اندر سے خون ہو گیا ہے اُس کے ساتھ نماز جائز ہے - کیونکہ وہ خون معدن میں ہے - برخلاف شیشی کے کہ جسمیں پیشاب ہے مانع نماز ہے - کیونکہ وہ معدن سے علیحدہ ہے - (غایۃ الاوطار)

سوال کیوں صاحب مفروض ستر عورت کا کھولنا کسی حالت میں بھی درست ہے یا نہیں ؟

جواب غرض صحیح یعنے دفع بول و براز یا ختنہ یا علاج یا جماع حلال کے لیئے درست ہے -

سوال اگر کوئی نمازی اونچی جگہ پر کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو اور نیچے کے آدمی کی نظر اس کے کشف عورت پر پڑی تو اُسکی نماز ہو گی یا نہیں - ؟

جواب ستر عورت چار طرف سے چاہیئے نہ اسفل سے اگر کوئی شخص نیچے سے کشف عورت دیکھ لے تو

[1] یعنے کعبہ کی طرف منہ کا ہونا خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً جیسے وہ مسافر کہ جسکو جنگل میں سمت کعبہ معلوم نہیں ہے اور وہ اٹکل سے دوسری طرف کو کعبہ ٹھیرا کر نماز پڑھ رہا ہے تو اسکا یہ کعبہ حکمی ہے نہ حقیقی ۱۲

اُسکی نماز ہو جائیگی۔

سوال اگر مولی نے اپنی لونڈی کو نماز کی حالت میں آزاد کیا تو وہ نماز اُسکی درست ہی یا نہ ہی؟

جواب اگر لونڈی کو فوراً بر وقت آزادگی قدرت بدن چھپانے کی مثل حُرّہ عورت کے حاصل ہوئی اور اُس نے اُسی وقت فوراً ستر عورت مثل حُرّہ کے عمل قلیل کے ساتھ کرلیا تو وہ ہی نماز اُسکی درست ہوگی ورنہ فاسد ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال حُرّہ عورت کے بال چوٹی کے کیسے ہیں؟

جواب عورت کے بال بالاتفاق عورت ہیں۔ اِنکے کھلجانے سے بھی نماز فاسد ہوگی۔

سوال اگر بلاقصد اثناء نماز میں کسی نمازی کا عضو غلیظہ یا خفیفہ سے بقدر چوتھائی عضو کے خود بخود کھل گیا۔ تو اس صورت میں اس نمازی کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب اگر یہ کشف عورت بقدر تین بار سُبحان اللہ کہنے کے ہے تو نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر یہ کشف عورت فعل مصلّی سے ہوگا تو فی الفور نماز فاسد ہوگی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال عورت غلیظہ اور خفیفہ میں کون کون عضو شامل ہیں۔ اور اسکو عورت کیوں کہتے ہیں؟

جواب عورت غلیظہ مرد اور عورت کے حق میں بول اور براز کا محل ہے۔ اور وہ جگہ کہ جوان دونوں کے آس پاس ہے۔ اور جو اس کے سوا ہے وہ عورت خفیفہ ہے۔ چار برس کا لڑکا لڑکی صغر سنی میں شامل ہیں۔ یعنے بدن اُنکا ڈھکنے کے لائق نہیں۔ بعد چار برس کے مقام بول و براز چھپانے کے لائق ہے۔ پھر دس برس تک بول و براز کا مقام مع گرد و نواح کے عورت غلیظہ ہوجاتا ہے۔ بعد دس برس کے جوان کی مانند ہی برہنگی چھپانے ہیں۔ اور پندرہ برس کا لڑکا عورتوں میں جانے سے منع کیا جائے۔

سوال نماز میں کس قدر کھلجانے سے نماز جائز نہیں ہے؟

جواب جو عضو[1] کہ عورت میں داخل ہی اُسکی چوتھائی کھل جانے سے نماز جائز نہیں اس سے کم کے کھل جانے سے جائز ہے۔ بشرطیکہ فوراً کشف عورت اِس مقدار کے ہوتے ہی ڈھک لیا گیا۔ اور اگر ایک رکن یعنے تین بار سبحان اللہ کے مقدار کھلا رہا تو نماز فاسد ہوجائیگی۔ اور یہ بھی اسی صورت میں ہے جب کہ کشف عورت بدون فعل مصلّے کے ہوا ہو اور اگر فعل مصلّی سے کشف عورت ہوگا۔ تو فوراً نماز فاسد ہوگی۔ اگرچہ ادائے رکن کی مقدار

[1] دو فوطے دو عضو ہیں۔ اگر علیحدہ علیحدہ عضو ہی۔ علیٰ ہذا دو سرین علیحدہ علیحدہ عضو ہیں۔ مرد کے حق میں ناف سے نیچے گھٹنے تک جسقدر عضا ہیں وہ سب ایک ایک علیحدہ علیحدہ عضو ہی عورت آزاد کے حق میں سر سے پاؤں تک سب عورت ہی یہاں تک کہ کان اور سر کے بال لٹکے ہوئے پیٹ پیٹھ۔ دونوں چھاتیاں اگر اُٹھی ہوں تو دو عضو علیحدہ علیحدہ ہیں ورنہ سینہ کے حکم میں ہیں سوائے چہرے اور دونوں ہتیلی اور پاؤں کے کہ یہ عورت نہیں ہیں

سے کمتر ہو۔ (کبیری۔ غایۃ الاوطار)

سوال یہ حکم ایک عضو کے چوتھائی حصہ کھُل جانے کا معلوم ہوا۔ اور اگر کئی اعضا میں برہنگی قلیل مقدار کی پائی جائے تو اُس کے لیئے کیا حکم ہے؟

جواب اس صورت میں ہر ایک عضو کے علیحدہ علیحدہ چوتھائی حصہ کشف نہ ہونے کی وجہ سے نماز جائز ہونے کا حکم نہیں پایا جائیگا۔ بلکہ ہر ایک اعضار کی برہنگی کے مقدار کا حساب ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر کان کا نواں حصّہ اور پنڈلی کا نواں حصّہ عورت کا کھُل جائے تو نماز نہ ہوگی۔ اسلیئے کہ حساب سے جو دونوں کو جمع کیا تو کان کی چوتھائی حصہ کی برابر ہوگیا۔

سوال اسکی کیا وجہ کہ دونوں حصّوں کو جمع کرکے کان کی چوتھائی قرار دی۔ اور منعِ نماز کا حکم دیدیا۔

جواب جب کہ ستر کھلنا کئی اعضار میں پایا جائے تو اُسوقت اُن اعضار میں جو سب سے چھوٹا عضو ہے پیمائش میں اُسکی چوتھائی لیئے جانیکا حکم ہے۔ (عالمگیری)

سوال برہنہ کہ جو ستر عورت کی قدرت کسی طرح نہیں رکھتا۔ نماز کیونکر ادا کرے۔؟

جواب یہ شخص دن کو بیٹھ کر نماز ادا کرے۔ اور رکوع اور سجود کا اشارہ کرے تاکہ برہنگی نہ کھُلے اور رات کو کھڑے ہوکر پڑھے اسلیئے کہ رات کا اندھیرا اُس کی شرمگاہ کا ساتر ہے۔

سوال اگر کوئی اندھیرے مکان میں باوجود قدرتِ ستر عورت کے پھر برہنہ نماز ادا کرے تو کیسا؟

جواب ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ یہ شخص شرعًا مستور نہیں۔ (کبیری)

سوال اگر کسی کے پاس سوائے ریشمی کپڑے کے اور کوئی ساتر عورت نہیں تو کیا کرے

جواب اسی کپڑے سے بدن چھُپا کر نماز پڑھے۔ برہنہ نہ پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال اگر ننگے کو کپڑے کی اباحت یا عاریت کا کوئی وعدہ کرے تو اس وعدہ کا کب تک انتظار چاہیئے (کبیری)

جواب جب تک نماز کیوقت فوت ہوجانیکا خوف نہو۔ اسی طرح پانی اور جگہ کی طہارت کا امیدوار بھی انتظار کرے

سوال اگر ننگے کو ایسا کپڑا ملے کہ جسکا چوتھائی حصہ پاک ہو اور باقی ناپاک۔ اور کوئی چیز ایسی بھی نہیں کہ جو اُس کی نجاست کو دُور کردے تو کیا کرے؟

جواب اُسی کپڑے سے نماز پڑھے اب اگر برہنہ پڑھیگا تو نماز جائز نہ ہوگی۔ اور اگر کل کپڑا یا چوتھائی سے زیادہ کپڑا ناپاک ہے تو بھی افضل اسی کپڑے سے ہی۔

سوال اگر ننگے کو نماز کے اندر کپڑا ملجائے تو کیا کرے؟

جواب اِس نماز کو توڑ کر پھر کرسے پڑھے (عالمگیری)

سوال ننگے کو صرف اِسقدر کپڑا میسّر آیا کہ جس سے پاخانہ کی جگہ یا پیشاب کی جگہ کو ڈھکے تو اب ان دونوں سے کونسی جگہ کو ستر کرکے نماز پڑھے - اور اگر کسی کو بھی نہ ڈھکے تو کیسا؟

جواب پیشاب کی جگہ کو ڈھک کر نماز ادا کرے - اسلیئے کہ اس میں اَدب قبلہ کا بھی ملحوظ ہو گیا اور اگر اسقدر نہ ڈھکیگا تو گنہگار ہو گا - ننگے کو جسقدر کپڑا یا اَور چیز کہ جو ننگی کی ساتر ہو مثل بوریا یا پتے وغیرہ کے میسّر آوے اُسی سے مقام قبل اور دُبر کو چھپاوے اور یہ چھپانا بالاتفاق واجب ہی -

سوال ایک آدمی کا پاجامہ اِس طرح پھٹا ہوا ہی کہ اگر یہ شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اُسکا ستر اُس مقدار کا کھلتا ہی کہ جس سے نماز جائز نہیں اور اگر بیٹھکر پڑھتا ہے تو اسقدر کھلتا ہے کہ جس سے نماز جائز ہے اب یہ شخص نماز کس طرح ادا کرے -

جواب یہ شخص بیٹھ کر نماز ادا کرے - اِسی طرح رکوع اور سجود اشارہ سے ادا کرے - (عالمگیری)

سوال ستر عورت نماز میں ہی فرض ہے یا نماز سے باہر بھی؟

جواب ستر عورت مُطلقًا فرض ہے - نماز میں بھی اور خارج نماز بھی -

سوال کوئی نمازی اپنے کسی کپڑے میں نجاست مانع صلوٰۃ اُسوقت دیکھے جبکہ وہ نماز پڑھ چکا ہے اور یہ نہیں معلوم کہ نجاست کب لگی تھی تو یہ کیا کرے؟

جواب اُسی وقت اُس نجاست کو دھو ڈالے اور کسی نماز کا اعادہ نہ کرے -

سوال مرد کو کتنے کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے؟

جواب تین کپڑوں سے - پاجامہ - کُرتہ یا اور کچھ عمامہ اور دو کپڑوں سے بھی جائز ہے صرف ایک پاجامہ سے مکروہ ہے - (عالمگیری)

سوال عورت کو کتنے کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے؟

جواب عورت کو بھی تین کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہی - پاجامہ کُرتہ - دوپٹہ - اگر دو سے بھی پڑھ لے تو جائز ہے اور ایک کپڑے سے بھی بشرط ڈھک جانے تمام بدن کے درست ہے ورنہ نہیں -

سوال ناپاک کپڑے کا پہننا علاوہ نماز کے اور اوقات میں بھی جائز ہے یا نہیں -

جواب اور اوقات میں جائز ہی۔

سوال پانچویں شرط نماز کی قبلہ کی طرف مُنہ کرنا جو بتلایا گیا ہی۔ کیا اس شرط میں مکّہ والے اور غیر مکّہ والے سب برابر ہیں یا فرق ہے؟

جواب فرق ہی مکّہ والوں کے لیئے عین کعبہ شریف کی سیدھ میں مُنہ کرنا اور غیر مکّہ والوں کے لیئے کعبہ کی سمت کیطرف مُنہ کرنا شرط نماز ہی۔ (کبیری)

سوال اس مقام پر مخالف اسلام اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کعبہ شریف کو سجدہ کرنا شرک میں داخل نہیں تو اور کیا ہے حالانکہ اسلام کا دعوٰی ہی کہ توحید بجز اسلام کے اور کسی مذہب میں نہیں اسکا بھی جواب دیجئے؟

جواب یہ اعتراض مخالفین کا اسلام پر انکی کمال بے عقلی اور بے علمی پر دال ہے اگر معترضین مسجودلہ اور مسجود الیہ کے فرق کو سمجھ لیتے تو کبھی ایسا لغو اعتراض نہ کرتے۔

سوال حضرت سلامت وہ تو کیا خاک سمجھیں گے اسکو تو ہم بھی نہیں سمجھے؟

جواب بھائی مسجودلہ وہ ہی کہ جسکے لیئے سجدہ کیا جائے اور مسجود الیہ وہ ہی کہ جسکی طرف سجدہ کیا جائے اب فرمائیے وہ کونسا مسلمان ہے جو یہ نہیں جانتا کہ جو مسجودلہ ہے۔ وہ تو وہی وحدہ لاشریک لہ ہے اور جو مسجود الیہ ہے وہ اُسی مسجودلہ کے حکم کی تعمیل ہے۔ دوسرے فرق بیّن یہ ہی کہ مسجودلہ مقصود عبادت ہوتا ہو اور مسجود الیہ مقصودِ عبادت نہیں ہوتا اگر کعبہ شریف مقصودِ عبادت ہوتا تو معذور کے حق میں ساقط کیوں ہوتا حالانکہ معذور جدھر چاہے نماز پڑھ دے جیسا کہ آیندہ مسائل سے معلوم ہوگا برخلاف بُت پرست کے کہ اسکا بُت مسجودلہ ہے

سوال یہ بھی بتلا دیجئے کہ اس حکم میں کیا حکمت ہی؟

جواب ایک تو یہ ہے کہ جو عاقل بندے خدا تعالیٰ جل جلالہ پر عقل سے جہت کو محال جانتے ہیں انکی اصل فطرت اسکی مقتضی نہیں کہ نماز میں کسی خاص طرف کو مُنہ کریں۔ اسلیئے اللہ جل شانہٗ نے انکو ایسی بات کا حکم دیا کہ جو انکی پیدائشی مقتضا کے خلاف ہی تاکہ ظاہر ہوجائیں حکم کے ماننے والے اور نہ ماننے والے پس ماننے والے عربی زبان میں مُسلمان کہلاتے ہیں۔ اور نہ ماننے والے کافر۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ جمیع اہل اسلام یکجہتی کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ علاوہ ان کے اور بہت سی حکمتیں ہیں کہ جن کی تحریر کا یہ رسالہ متحمل نہیں۔

سوال قبلہ کے پہچاننے کی کیا کیا علامتیں ہیں؟

جواب شہروں اور گاؤں میں تو مسجدیں۔ جنگلوں اور دریاؤں میں ستارے اور آدمی۔ اگر ایسے موقع پر آدمی سے دریافت نہ کرے اور ستاروں سے قبلہ کی شناخت نہ کرے۔ اور اپنی اٹکل سے نماز پڑھے تو جائز نہیں کیونکہ تحری فرض ہی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ہندوستان میں ستاروں سے قبلہ کی شناخت کا طریقہ کیا ہی؟

جواب اکثر شہروں میں ہندوستان کے قطب تارہ نمازی کے داہنے شانہ پر ہوتا ہی پس سامنے قبلہ ہوا۔

سوال جہاں کوئی بھی علامت نہ ہو وہاں کیا کرے۔

جواب تحرّی یعنے اٹکل دوڑاوے۔ جدھر اسکی اٹکل قبلہ کی سمت مقرر کردے۔ اُسی طرف نماز پڑھلے اگر بغیر تحرّی کے پڑھیگا نماز نہ ہوگی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص کی اٹکل کسی جانب کو نہ ہو اور سب سمتوں میں اُسکو تذبذب ہو تو وہ کیا کرے۔

جواب یہ شخص احتیاطاً ہر سمت کو ایک ایک بار نماز پڑھیگا۔ (شامی)

سوال ایک شخص نے بعد تحرّی کے ایک سمت کو ایک رکعت پڑھی پھر اُسکی رائے دوسری جانب کو بدلی اَب دوسری رکعت اِس دوسری جانب پڑھ لی۔ اِسی طرح چاروں سمت کو رائے بدلی اور چاروں رکعت چار سمت کو ادا کیں آیا اِسکی بھی نماز ہوئی یا نہیں۔؟

جواب اِسکی بھی نماز ہوگئی۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص نے تحرّی سے ایک سمت مقرر کی مگر نماز دوسری طرف پڑھی۔ اسکی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب اسکی نماز نہیں ہوئی۔ پھر کرسے اُدا کرے (عالمگیری)

سوال ایک شخص نے بعد تحرّی کے نماز شروع کی اور اثنار نماز میں یا بعد ختم نماز کے معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی اَب کیا کرے۔

جواب اگر اثنار نماز میں علم ہوا تو اُسی وقت پھر جائے اگر ایک رکن کی مقدار بھی توقف کریگا تو نماز فاسد ہو جائیگی اور اگر بعد ختم نماز کے معلوم ہوا تو اَب نماز کے پھیرنے کی ضرورت نہیں (عالمگیری)

سوال ایک شخص نے بعد تحرّی کے ایک سمت کو ایک رکعت پڑھی اور دوسری رکعت بوجہ ظاہر ہونے خطا کے تحرّی میں دوسری طرف ادا کی اب یہ معلوم ہوا کہ پہلی رکعت سے ایک سجدہ چھوٹ گیا ہی۔ یہ شخص کیا کرے۔

جواب اس شخص کی نماز فاسد ہوئی۔ از سر نو پڑھے۔ اِسلیئے کہ اگر سجدہ مذکور اس طرف کو کرتا ہی جدھر کو

اب نماز پڑھتا ہے۔ تب تو یہ قبلہ پہلی رکعت کا قبلہ نہیں ہے اور سجدہ رکعت کا جز ہے۔ تو گویا یہ سجدہ اُس قبلہ کو نہ ہوگا جو مصلی کے علم میں پہلی رکعت ادا کرتے وقت تھا اور اگر اُس جانب کو کرتا ہے جس طرف کہ پہلی رکعت ادا کی ہے تو جو طرف اب اُسکے نزدیک قبلہ ہے اُس سے پھر لازم آتا ہے۔ لہذا از سرِ نو پڑھے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک اندھے نے ایک رکعت قبلہ کے غیر سمت پڑھی پھر ایک شخص نے اُس اندھے کو قبلہ کی طرف پھیر دیا اور اُس کے پیچھے اقتدا کر لیا۔ آیا یہ اقتدا بھی درست ہے یا نہیں۔؟

جواب اگر اندھے کو نماز شروع کرنے کیوقت کوئی شخص ایسا ملا تھا جس سے وہ قبلہ کی سمت پُوچھ سکتا تھا مگر اُس نے نہ پُوچھا تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز فاسد ہے۔ اور اگر ایسا شخص نہ ملا تھا تو صرف مقتدی کی نماز فاسد ہے نہ امام کی اسیطرح اُس شخص کرنیوالے کا بھی اقتدا نہ کرے جو ایک طرف کو ترک کر کر نماز کے اندر ہی دوسری طرف پھر گیا ہو۔ بشرطیکہ مقتدی اُسکا پہلا حال جانتا ہو (عالمگیری)

سوال اگر مسبوق اور لاحق کی رائے بعد سلام پھیرنے امام کے بدل گئی تو اب یہ کیا کریں۔

جواب مسبوق[1] اپنی رائے کی سمت پھر جائے اور نماز پوری کرے اُسکی نماز ہو جائیگی۔ اور لاحق از سرِ نو ادا کرے کیونکہ مسبوق باقی نماز کے پڑھنے میں مثل منفرد کے ہے۔ اور لاحق باقی نماز میں امام کے پیچھے ہے۔ جیسے مدرک مقتدی کہ جب اُسکو معلوم ہوا کہ امام قبلہ کیطرف نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔ تو اب وہ اپنی نماز کی اصلاح دوسری رکعت میں نہیں کر سکتا۔ اِسلیئے کہ اگر دوسری طرف اپنی رائے کے موافق مُونہ پھیرتا ہے۔ تو صریحًا امام کی مخالفت لازم آتی ہے اور اگر نہیں پھیرتا ہے تو دیدہ و دانستہ قبلہ کی مخالف سمت کو نماز پڑھتا ہے کہ جو مفسد نماز ہے بس یہی حال لاحق کا ہے (شامی)

سوال اگر مقتدی مقیم کی رائے بدل جائے۔ اُن دو رکعت پچھلی میں کہ جو مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد پڑھ رہا ہے۔ تو اب اسکو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب یہ بھی مثل لاحق کے از سرِ نو نماز ادا کرے۔ کیونکہ یہ حکمًا امام کی تابعداری میں ہے۔

سوال ایک ایسا مریض ہے کہ جو خود قبلہ کی طرف مُونہ پھیر نہیں سکتا نہ اُس کے پاس کوئی ایسا شخص ہے کہ جو قبلہ کیطرف مُنہ پھیر دے تو اب یہ کیا کرے؟

جواب جدھر کو وہ چاہے۔ نماز پڑھ لے۔ اسیطرح اگر کوئی مُونہ پھیرنے والا تو ہے لیکن مُونہ پھیرنا مریض کو ضرر کرتا ہے تو بھی اُسکے لیئے یہی حکم ہے۔ کیونکہ یہ صاحب عذر ہے اور ہر صاحب عذر کا یہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص نے کشتی یا ریل میں نماز قبلہ کیطرف شروع کی اور اثناء نماز میں کشتی اور ریل کا رُخ قبلہ

[1] مسبوق اور لاحق اور مدرک کا بیان مفصل آگے آئیگا ۱۲

کی جانب سے پھر گیا۔ تو اس نمازی کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب یہ نمازی قبلہ کی طرف پھر جائے۔ (عالمگیری)

سوال اچھا سے جیسے نماز کے لیئے قبلہ کو تجویز کرنا ضروری۔ ویسے ہی سجدۂ تلاوت اور نماز جنازہ کے لیئے بھی ضرور ہے یا نہیں۔؟

جواب بیشک ضروری ہے۔ بلکہ ہر وقت اُٹھتے بیٹھنے میں بھی اسکا خیال رہے تو بہتر ہے۔

سوال چھٹی شرط نماز کی نیت بیان کی گئی ہے۔ یہ بتلائیے کہ نیت کس کو کہتے ہیں؟

جواب اسجگہ نیت نماز میں داخل ہونے کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ یعنے نماز کے وقت بلا تأمّل دل میں جانے کہ آج کی نماز فرض ظہر کی پڑھتا ہوں۔ اگر یہ جاننا تأمّل سے ہوگا۔ تو نماز جائز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص افکار او تشویشات میں اسقدر منہمک ہے کہ نماز کیوقت دل کے حاضر کرنیسے عاجز ہے یہاں تک کہ بلا تأمّل نہیں بتلا سکتا کہ کون سے وقت کی نماز پڑھتا ہوں یہ کیا کرے؟

جواب ایسے شخص کے حق میں زبان سے ہی کہنا بجائے دل کے عمل کے کافی ہی (عالمگیری)

سوال زبان سے جو نیت کرتے ہیں وہ ہی شخص مخصوص ہی کہ جسکا دل حاضر ہونے سے عاجز ہے یا وہ بھی کرے کہ جسکا دل نماز کیوقت حاضر ہے۔

جواب اِس شخص کو بھی مستحب ہے تاکہ دل اور زبان میں موافقت ہو جائے (در مختار)

سوال ایک شخص کے دل میں تو ظہر تھا اور زبان سے عصر نکل گیا تو یہ نیت ہوئی یا نہیں؟

جواب نیت تو دل کے ہی عمل کا نام ہے یہ زبان سے کہنا لغو ہوا اور دل کا سمجھنا معتبر

سوال نماز کی نیت میں فرض اور واجب اور سنّت کا متعین کرنا کیسا؟

جواب فرض اور واجب میں تو تعین فرض ہے۔ یعنے اگر نیت میں یہ تعین نہیں ہوگا۔ کہ یہ نماز کہ جسکو میں ادا کرتا ہوں فرض ہے۔ یا واجب یا سنّت۔ اور ظہر کی ہے یا عصر کی۔ تو نماز اُسکی نہیں ہوگی۔ اسی طرح نماز واجب میں یہ تعین نہیں کیا۔ کہ یہ نماز عید کی ہی یا نذر وغیرہ کی۔ اور عید کی ہی تو کونسی عید کی اور نذر کی ہے تو کونسی نذر کی تو بھی اُسکی نماز نہیں ہوگی برخلاف سنّت کے کہ اسمیں بلا تعین سنّت اور نفل کے مطلق نماز کی نیت درست ہی مگر بہتر اسمیں بھی یہی ہی کہ تعین کرے تاکہ سب کے نزدیک ادا ہو جائے (کبیری)

سوال اور کیا کیا باتیں ہیں جو نیت میں ضروری ہیں۔؟

جواب منفرد اور امام پر دو باتیں ہیں۔ اور مقتدی پر تین۔

سوال وہ کیا کیا باتیں ہیں جو منفرد اور امام پر نیت میں ضروری ہیں؟

جواب ایک تو نماز کا نیت میں اللہ ہی کیواسطے کہنا۔ دوسرے کعبہ شریف کی جانب نیت کرنا۔ (عالمگیری)

سوال وہ کیا کیا باتیں ہیں جو مقتدی پر نیت میں ضروری ہیں؟

جواب دو باتیں تو یہی ہیں جو منفرد اور امام پر ہیں۔ اور ایک بات مقتدی پر اقتدا کی نیت کی زیادہ ہے یہ نیت بھی مقتدی کے لیئے شرط ہے۔

سوال رکعتوں میں تعین کیسا؟

جواب تعین رکعات ضروری تو نہیں ہے۔ مگر کرے تو بہتر ہے۔

سوال ایسی نیت بتلا دیجئے جو سب کے نزدیک درست ہو۔؟

جواب اس طرح کرے۔ نیت کرتا ہوں میں۔ یا نیت کی میں نے آج کے فرض نماز فجر کی یا ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اِسی طرح جو وقت ہو نام لیوے اور نیت تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہو بعد میں صحیح نہیں۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اگر کسی کے ذمہ فائتہ نمازیں اسقدر ہوں کہ جن کی قضا کی تاریخ اور دن معین نہیں کرسکتا کہ فلاں تاریخ یا فلاں دن کا ظہر میرے ذمہ ہے یا عدد نماز معین نہیں کرسکتا کہ دس ظہر ذمہ ہیں یا بیس تو یہ شخص ان قضا نمازوں کی نیت کس طرح کرے؟

جواب اس شخص سے تعین ساقط ہوا۔ بلا تعین قضا کرے۔ اگر اس طرح نیت کر لیا کرے تو بہتر ہے نیت کرتا ہوں میں پہلی فجر کی یا ظہر کی۔ کہ جو میرے ذمہ فرض ہے اور پڑھتا رہے جبتک اُسکی کا تعین ہو۔

سوال ایک شخص نماز تو پڑھتا ہے مگر نہیں جانتا کہ فرض کسکو کہتے ہیں اور سنت کسکو آیا اُسکی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب اسکی نماز نہیں ہوگی کیونکہ اسکی نیت صحیح نہیں۔ (عالمگیری۔ غایۃ الاوطار)

سوال مقتدی نیت کس طرح کرے؟

جواب اس طرح کرے نیت کرتا ہوں میں آجکی ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔

سوال ایک مقتدی نے امام معین کی نیت کی یعنے زید کی اور وہ نکلا عمرو تو اسکی اقتدا درست ہوگی یا نہیں

جواب اس نیت سے یہ اقتدا درست نہیں ہوا اسلیئے نماز بھی نہیں ہوئی۔ (عالمگیری)

سوال اگر کوئی عشا کی نماز میں صرف اقتدار کی نیت سے جماعت میں شریک ہوگیا اور اُسکو یہ خبر نہیں کہ جماعت فرض کی ہے یا تراویح کی تو اُسکی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب مُطلق نیت اقتدار سے اقتدا درست نہیں جب تک امام کی نماز کی بھی نیّت نکرے (عالمگیری)

سوال امام کو بھی امامت کی نیت ضروری ہی یا نہیں۔؟

جواب مردوں کے حق میں امام کو امامت کی نیت کی ضرورت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر یہ نیت کرے کہ فلاں شخص کا امام نہیں ہوں اور پھر وہی شخص اسکا اقتدار کرے تو اُسکی اقتدا درست ہی مگر عورتوں کے حق میں نیت امامت کی امام کو ضروری ہی اگر عورت بلا نیت امام کے اقتدا کرے گی تو اُسکی نماز نہ ہوگی۔ (غایۃ الاوطار۔ عالمگیری)

سوال ایک شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہی پھر ایک شخص نے آکر اُسکا اقتدا کیا تو کیا یہ اقتدا درست ہی؟

جواب درست ہے۔

سوال ایک جنازہ کے امام نے میّت کو مرد جان کر نماز پڑھادی پھر معلوم ہوا کہ یہ میّت عورت ہے نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب یہ نماز بوجہ صحیح نہ ہونے نیّت کے نہیں ہوئی۔ پھر کرسے پڑھے (غایۃ الاوطار)

سوال وتر کی نیت کس طرح کرے؟

جواب وتر کی نیت یوں کرے کہ نیت کرتا ہوں میں تین رکعت نماز وتر واجب کی مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے واسطے اللہ کے اللہ اکبر

سوال جنازہ کی نماز کی نیت کس طرح کرے؟

جواب اسطرح کرے نیت کرتا ہوں میں نماز جنازہ کی مع چار تکبیروں کے واسطے دعا اس میّت کے مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال عیدین کی نماز کی نیت کس طرح کرے؟

جواب اسطرح کرے نیت کرتا ہوں میں نماز واجب عید الفطر کی مع چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال سنت نمازوں کی نیّت کس طرح کرے؟

جواب سنت نمازوں میں متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیّت کرے یعنے نیت کرتا ہوں میں چار رکعت سنت ظہر کی بسبب پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

باب نماز کی صفت کے بیان میں

سوال صفت کس کو کہتے ہیں۔؟

جواب لغت میں صفت ایسے معنے کے بیان کو کہتے ہیں جو ذات موصوف میں موجود ہو اور عرف نماز میں صفت وہ کیفیت ہے جو شامل ہو۔ فرض۔ واجب۔ سنت مستحب پر۔

سوال اچھا بتلاؤ نماز کے فرائض جنکو ارکان کہتے ہیں وہ کیا کیا ہیں؟

جواب سات ہیں۔ (۱) تکبیر تحریمہ یعنے اللہ اکبر کہنا (۲) قیام یعنے سیدھا کھڑا ہونا۔ اس طرح پر کہ اگر ہاتھ چھوڑدے جاویں تو گھٹنوں پر نہ پہنچیں۔ اگر گھٹنوں پر پہنچ جائینگے تو قیام ادا نہ ہوگا (۳) قرأت یعنے ایک آیت کا پڑھنا (۴) رکوع یعنے اسقدر جھکنا کہ اگر دونوں ہاتھ پھیلائے تو زانو پکڑ لیوے ورنہ رکوع نہ ہوگا اور بیٹھکر رکوع کرنے میں پیشانی مقابل زانو کے ہو (۵) سجدہ یعنی ناک اور پیشانی دونوں زمین پر رکھے اور پاؤں کی انگلیوں میں سے ایک انگلی کا لگا رہنا بھی شرط سجدہ ہے اگر ایک انگلی بھی نہ لگی رہیگی اور دونوں پاؤں سجدہ میں اُٹھ جائینگے تو سجدہ نہ ہوگا (۶) قعدہ اخیرہ یعنے بمقدار تشہد اخیر نماز میں بیٹھنا (۷) اپنے کسی کام سے نماز سے خارج ہونا۔ انہی کو ارکان بھی کہتے ہیں بجز تکبیر تحریمہ کے۔

سوال تکبیر تحریمہ کا حال نہیں معلوم ہوا کہ یہ کیا ہے۔ شرط ہے یا رکن؟

جواب یہ شرط ہے۔

سوال پھر اسکی کیا وجہ جو آپ نے شرائط نماز میں اسکو بیان نہیں کیا۔

جواب اسکی یہ وجہ ہے کہ یہ نماز کے ساتھ کے ساتھ ایسی ملی ہوئی ہے جیسے دروازہ گھر سے تو اس کا ذکر نماز ہی کے ساتھ مناسب ہے (کذا فی الشامی)

سوال مقتدی تکبیر تحریمہ کسوقت کہے؟

جواب امام کی اللہ اکبر کی (رے) سے اپنی ہمزہ کو ملائے۔ اگر اکبر کا لفظ امام کے کہنے سے پہلے کہدیگا تو نماز شروع نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر امام کو رکوع میں پایا اور اللہ کا لفظ اُس نے رکوع میں جاکر کہا تو نماز شروع نہ ہوگی (عالمگیری)

سوال تکبیر اولے کے ملنے کی فضیلت کب تک ہی؟

جواب جب تک پہلی رکعت ملے (عالمگیری)

سوال ایک شخص نے امام کو رکوع میں پایا اور اُس نے کھڑے ہوکر تکبیر کہی مگر رکوع کی تکبیر کی نیت کی نہ تکبیر تحریمہ کی۔ آیا یہ نماز کا شروع کرنیوالا ہوا یا نہیں؟

جواب یہ شخص نماز کا شروع کرنے والا ہوگیا اور نیت ابھی لغو ہوئی۔ (عالمگیری)

سوال گونگا اور ایسا اَن پڑھ کہ اچھی طرح کچھ پڑھ نہیں سکتا۔ انکی نماز کس طرح سے ہوگی؟

جواب انکی نماز صرف نیت سے ہوجاتی ہے۔ ان پر زبان ہلانا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

سوال دوسرا فرض نماز کے اندر جو قیام بتلایا گیا ہے کیا یہ قیام فرض ۔ واجب ۔ سُنت ۔ سب نمازوں میں فرض ہے۔ یا کچھ قید ہے؟

جواب ہاں قید ہے۔ فرض نماز اور جو ملحق بفرض ہے۔ جیسے نماز فرض اور سُنت فجر اور وتر اِن سب میں بلا عذر قیام فرض ہے۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔ بلا عذر بھی بیٹھ کر جائز ہے (غایۃ الاوطار)

سوال وہ عذر کیا کیا ہیں۔ جن سے فرض نماز بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔؟

جواب اوّل بیماری۔ دوسرے برہنگی۔ تیسرے شیخوخیت[1]۔ ان عذرات کے علاوہ فرض نماز یا ملحق بفرض نماز بیٹھ کر ادا کریگا۔ تو جائز نہوگی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال قیام ساری رکعت میں فرض ہے یا کچھ تفریق ہے؟

جواب ہاں تفریق ہے۔ جسقدر نماز میں قرارت فرض ہے۔ اسیقدر قیام بھی فرض ہے (یعنی ایک آیت کی مقدار) اور بقدر سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورۃ کے قیام واجب ہے اور اس سے زیادہ سنت یا مستحب (غایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص اگر مسجد میں جماعت سے آکر نماز ادا کرے تو قیام مفروض کی طاقت نہیں رہتی ہے اور گھر پر پڑھے تو نماز کھڑے ہوکر ادا کرسکتا ہے ایسا شخص جماعت میں آکر بیٹھ کر نماز ادا کرے یا گھر میں کھڑا ہوکر نماز پڑھے؟

جواب ایسا شخص جماعت میں حاضر نہو گھر میں قیام کے ساتھ نماز ادا کرے۔ کیونکہ قیام فرض ہے اور جماعت واجب تو واجب کے لیئے فرض کو ترک نہ کرے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص جماعت میں جھکے ہوئے جلدی سے آکر امام کے ساتھ شریک ہوا مگر تکبیر تحریمہ کے سوائے تکبیر انتقالی رکوع میں جانے کی نہیں کہی یہ شخص رکعت پانیوالا ہے یا نہیں؟

جواب اگر ایسا جھکا ہوا آیا کہ ہاتھ گھٹنوں پر پہنچنگئے۔ تب تو رکعت کا پانے والا نہیں ہے۔ اسلیئے کہ قیام جو فرض تھا وہ ترک ہوگیا اور اگر کھڑے ہوکر تکبیر کہی اور پھر رکوع کیا۔ گو رکوع کے جانے کی تکبیر نہ کہی ہو تو قیام صحیح ہے اور رکعت کا پانیوالا بھی ہوگیا (غایۃ الاوطار)

سوال قیام کی صورت کیا ہے؟

[1] شیخوخیت [illegible] (غایۃ الاوطار)

جواب قیام کیصورت یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ لبے کرے تو گھٹنوں تک نہ پہونچیں - اس صورت سے تھوڑی پیر پھیرنے سے بھی قیام ادا ہو جائیگا - (عالمگیری)

سوال اگر کوئی بلا عذر ایک پاؤں سے قیام کرے تو کیسا ؟

جواب بلا عذر ایک پاؤں سے قیام مکروہ ہے - (عالمگیری)

سوال تیسرا فرض جو قرأت ہو یہ بھی تبلایئے کہ قرأت کے اندر کس مقدار کی ایک آیۃ چھوٹی ہونی چاہیے جس سے فرضیت ادا ہو جائے ؟

جواب دو کلمے کی آیت مثلاً ثُمَّ نَظَرَ کے پڑھنے سے فرضیت ادا ہو جائیگی - (درمختار)

سوال صحیح حرفوں کے ساتھ اگر قرأت ادا نہ ہو تو اُسکے لیئے کیا حکم ہے ؟

جواب قدرت ہونے پر اگر صحیح حروف ادا کریگا تو قرأت جائز نہیں اور یہی حکم ہے ذبح میں علاوہ معذور کے (عالمگیری)

سوال اس بارے میں معذور کون ہی ؟

جواب تو تلا - ہکلا - اگر ان سے غیر صحیح حروف بھی نکلیں تو عذر کے سبب معاف ہی -

سوال قرأت کی جگہ فرض نمازوں میں کتنی رکعت ہیں ؟

جواب دو رکعت ہیں - خواہ وہ فرض دو رکعتوں کا ہو یا تین کا یا چار کا - اور یہ دو رکعتیں پہلی ہوں یا پچھلی - اگر کسی رکعت میں بھی قرأت نہ پڑھی یا صرف ایک رکعت میں پڑھی تو نماز نہ ہوگی - (عالمگیری)

سوال وتر اور نفل نمازوں میں قرأت کونسی رکعتوں میں فرض ہی ؟

جواب وتر اور نفل کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہی - (کبیری)

سوال کوئی شخص نیند کیحالت میں قرأت پڑھے تو جائز ہے یا نہیں ؟

جواب جائز نہیں - بروقت بیداری پھر کرسے پڑھے اور یہی حکم ارکان کا بھی ہے - یعنے اگر سوتے ہوئے سجدہ کیا تو اس سجدہ کا اعادہ کرے اور اگر سجدہ کے اندر سو گیا تو کچھ بھی نہیں - ہاں اگر پوری رکعت سوتے ہوئے ادا کرے تو پوری رکعت کا اعادہ نہیں پھر کرسے پڑھے (عالمگیری)

سوال چوتھا فرض نماز کا جو رکوع ہے اسکی حد یہ بتلائی گئی ہے کہ کھڑا ہوا آدمی اگر ہاتھ بڑھاوے تو گھٹنوں کو پکڑ لے - کُبڑا آدمی کہ جسکی پیٹھ ایسی جُھکی ہو کہ اُسکے ہاتھ ہر وقت رکوع کی حد تک پہنچ رہے ہوں وہ رکوع کس طرح ادا کرے ؟

جواب ایسا کھڑا رکوع کے لیئے سر سے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال پانچواں فرض نماز کا سجدہ ہی۔ یہ بھی تبلایئے کہ ایک سجدہ فرض ہی یا دوسرا بھی؟

جواب دوسرا سجدہ بھی باجماع امت فرض ہی۔ (عالمگیری)

سوال اگر کسی نے بلا عذر صرف ناک ہی سجدہ میں رکھی اور پیشانی رکھی اسکا سجدہ ہوا یا نہیں؟

جواب اسکا سجدہ نہیں ہوا۔ اسی قول پر فتوے ہی مگر صاحب عذر کا سجدہ درست ہی۔ (عالمگیری)

سوال ایک نے صرف پیشانی پر سجدہ کیا اور ناک سجدہ میں نہیں رکھی اسکے لیئے کیا حکم ہی؟

جواب اسکا سجدہ مکروہ ہی۔ (عالمگیری)

سوال ناک پر سجدہ کرنے کی اجازت کس حد تک ہی؟

جواب جہاں تک ناک سخت ہے اگر نرم جگہ پر کہ جو ناک کا سرا ہے سجدہ کریگا تو درست نہو گا (عالمگیری)

سوال اگر کسی کے ناک اور پیشانی دونوں میں عذر ہو تو وہ سجدہ کس طرح ادا کرے؟

جواب یہ شخص سجدہ کا اشارہ کرے (عالمگیری)

سوال گھاس پر یا روئی کے گدے پر سجدہ درست ہی یا نہیں۔؟

جواب اگر سجدہ کیوقت ناک اور پیشانی قرار پکڑے اِس طرح پر کہ اگر مبالغہ کیا جاوے تو سر نیچا نہ ہو جائے تو درست ہے ورنہ نہیں۔ اور اسی حکم میں وہ پیال ہی جو اکثر موسم سرما میں مسجدوں میں بچھاتے ہیں (عالمگیری)

سوال ڈانو جا جسکو زمیندار نگہبانی کھیتوں کے لیئے بناتے ہیں اُسپر بھی سجدہ درست ہی یا نہیں۔

جواب اگر اسپر سجدہ کی جگہ سخت ہے تو تخت کے حکم میں ہی۔ نماز ہو جائیگی ورنہ اُس گھاس کے حکم میں ہے۔ جسکو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ (عالمگیری)

سوال آدمی کی پیٹھ پر بھی سجدہ درست ہے یا نہیں؟

جواب عذر کے ساتھ درست ہے۔ بشرطیکہ وہ بھی اسی نماز کو پڑھتا ہو کہ جسکو یہ ادا کر رہا ہی۔ ورنہ درست[له] نہیں (غایۃ الاوطار)

سوال وہ عذر کیا ہے جس سے پیٹھ پر سجدہ کرنا درست ہی۔؟

جواب وہ عذر تنگی جگہ کا ہی یعنے عیدین اور جمعہ میں جب اس کثرت سے آدمی جمع ہوں کہ عیدگاہ اور مسجد میں گنجایش نہ ہو تو اُسوقت پیٹھوں پر سجدہ ہو جائیگا۔ (غایۃ الاوطار)

له یعنی ایک آدمی نماز سے [illegible] ہو اسی حالت میں نمازی نے اسکی پیٹھ پر سجدہ کیا [illegible] نماز کے خلاف ہی [illegible]

[illegible]

سوال سجدہ قدموں سے کسقدر اونچی جگہ پر بلا عذر جائز ہے؟

جواب ایک بالشت اونچی جگہ پر سجدہ جائز ہے اگر اس سے زیادہ اونچی جگہ ہوگی تو بلا عذر درست نہیں

سوال دونوں سجدہ کی حد فاصل کیا ہے؟

جواب بیٹھنے کے قریب ہوجانا اگر اس سے پہلے دوسرا سجدہ کریگا تو بموجب صحیح قول کے سجدہ نہوگا۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کے بعد پھر کسی سبب مثل کانٹے وغیرہ کے کہ جس سے ناک اور پیشانی کو ضرر پہنچے۔ اُٹھا کر دوبارہ پھر ناک اور پیشانی رکھدے اس صورت میں دو سجدے ہوئے یا ایک ہوا؟

جواب اس صورت میں یہ ایک ہی سجدہ ہوا۔ اسیطرح اگر مقتدی اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں سے سر اٹھالیوے اور پھر جھکا دیوے تو بھی ایک ہی رکوع اور سجدہ ہوگا اور نماز درست ہوجائیگی۔ (عالمگیری)

سوال چھٹا فرض نماز کا جو قاعدہ اخیرہ ہی۔ یہ فرض نمازوں میں ہی فرض ہی یا واجب اور سنت نمازوں میں بھی فرض ہے؟

جواب سب نمازوں میں فرض ہی۔ اسیطرح اور ارکان بھی سب نمازوں میں فرض ہیں سوائے قیام کے کہ وہ نفلوں میں فرض نہیں ہی (رغایۃ الاوطار)

سوال ساتواں فرض جو اپنے اختیار سے نکلنا ہے یہ فرض متفق علیہ ہی یا نہیں؟

جواب یہ فرض متفق علیہ نہیں ہی بلکہ صحیح یہی ہی کہ اسکے فرض نہ ہونے میں (رغایۃ الاوطار)

سوال واجبات نماز کیا کیا ہیں؟

جواب اوّل فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرات کے لیئے معین کرنا۔ دوسرے الحمد شریف کا پڑھنا۔ تیسرے الحمد شریف کا سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ چوتھے الحمد شریف کا ایک دفعہ پڑھنا۔ پانچویں فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنتوں کی سب رکعتوں میں سورۃ کا ملانا۔ چھٹے ترتیب رکعتوں اور درمیان دو سجدوں کے۔ ساتویں قومہ۔ آٹھویں جلسہ۔ نویں تعدیل یعنے اعضاء کا ساکن کرنا بمقدار سبحان اللہ کہنے کے رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں۔ دسویں امام کو جہری نمازوں میں مثل فجر مغرب عشا جمعہ عیدین۔ تراویح۔ اور رمضان کے وتر میں پکار کر پڑھنا۔ اور سری نمازوں میں مثل ظہر و عصر کے آہستہ پڑھنا۔ گیارھویں۔ پہلا قاعدہ تین یا چار رکعت والی نماز میں گو نفل ہی ہو۔ بارھویں۔ تشہد دونوں قاعدوں میں یعنے اوّل اور آخر دونوں قاعدوں میں التحیات کا پڑھنا۔ تیرھویں۔ لفظ السلام کے ساتھ نماز سے نکلنا

چودھویں تکبیر قنوت - پندرھویں قرات قنوت - سولہویں تکبیرات عیدین - سترھویں - مقتدی کا قرات سے چپ رہنا - اٹھارھویں امام کی تابعداری مقتدی کو کرنا - انیسویں سجدہ تلاوت (کبیری - غایۃ الاوطار)

سوال نماز میں سنتیں کیا کیا ہیں؟

جواب اول اٹھانا دونوں ہاتھوں کا تحریمہ کے لیئے کانوں کی لو تک تکبیر سے پیشتر - دوسرے تکبیر کیوقت انگلیوں کا قبلہ رخ اور کشادہ رکھنا - تیسرے امام کو تکبیرات یعنے تحریمہ و انتقالی پکار کر کہنا بقدر اسکی حاجت کے اگر ان تکبیرات سے امام کی نیت صرف لوگوں کو ہی خبردار کرنے کی ہوگی - اور اپنی نماز کی تکبیرات کی نہ ہوگی تو امام کی نماز نہ ہوگی نہ مقتدیوں کی - چوتھے - ناف کے نیچے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر باندھنا - پانچویں ثنا یعنے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا - چھٹے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا - ساتویں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا - آٹھویں پچھلے فرض کی دو رکعتوں میں صرف الحمد پڑھنا - نویں - آمین پڑھنا - دسویں ثنا اور اعوذ اور بسم اللہ - اور آمین کو آہستہ پڑھنا - گیارہویں - قرات مسنون پڑھنا - بارھویں تکبیرات انتقالی یعنے رکوع اور سجدہ وغیرہ کے لیئے - اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا - تیرھویں - رکوع میں تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار کہنا - چودھویں - رکوع میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کی کشادہ انگلیوں سے پکڑنا - پندرھویں امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ بالاجماع کہنا اور مقتدی کو بلاخلاف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھنا - اور تنہا کو دونوں پڑھنا - سولہویں - سجدوں میں دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنوں کا پہلے پیشانی سے رکھنا - سترھویں سجدوں میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھنا - اٹھارہویں جلسہ اور تشہد میں داہنا پاؤں کھڑا رکھنا اور بایاں پاؤں بچھانا - انیسویں - ہر جلسہ اور ہر تشہد میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا - بیسویں اشارہ کرنا سبابہ سے بروقت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ کے - اکیسویں درود شریف کا پڑھنا قاعدہ اخیر میں بائیسویں دعا کا قاعدہ اخیرہ میں پڑھنا - تیئیسویں - پھیرنا مونہ کا دائیں اور بائیں طرف اسلام کیوقت - چوبیسویں امام کو فرشتوں اور مقتدیوں کے سلام کی نیت کرنا - اسی طرح مقتدیوں کو امام اور دائیں بائیں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرنا - پچیسویں امام کو پست کرنا دوسرے سلام کا بہ نسبت پہلے سلام کے - چھبیسویں سلام پھیرنا ان لفظوں سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (غایۃ الاوطار - عالمگیری)

---

[1] یعنے نہ زیادہ کشادہ ہوں نہ بالکل ملی ہوئی - بلکہ اُن کی حالت پر چھوڑنا چاہیئے ۱۲ [2] امام کے سوا مقتدی اور منفرد اتنی آہستہ کہیں کہ خود سن لیں - غایۃ الاوطار [3] امام اور منفرد کو آہستہ پڑھنا بسم اللہ کا سنت ہے ہر رکعت میں پہلے الحمد شریف سے نہ سورہ ملانے کے وقت اور اعوذ صرف پہلی رکعت میں [illegible] انگلیوں میں [illegible] (عالمگیری) [4] کھڑے پاؤں اور بچھے ہوئے پاؤں کی انگلیوں کو بھی قبلہ رخ رکھنا سنت ہے (غایۃ الاوطار) ۱۲ [5] دیکھو صفحہ [illegible]

سوال مستحبات نماز کیا کیا ہیں؟

جواب اوّل مرد کو وقت تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ آستینوں سے باہر نکال لینا۔ دوسرے دونوں قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت کے فاصلہ چھوڑنا۔ تیسرے منفرد کو رکوع اور سجدہ میں تین بار سے زیادہ تسبیح کہنا۔ چوتھے۔ قیام کیوقت اپنی سجدہ گاہ پر اور رکوع میں دونوں پاؤں کی پیٹھ پر اور سجدہ میں ناک کے سرے پر اور قعود میں اپنی گود پر اور پہلے سلام میں اپنے داہنے شانہ پر اور دوسرے سلام میں بائیں شانہ پر نظر رکھنا۔ پانچویں رکوع میں انگلیوں کا کشادہ رکھنا اور سجدہ میں ملا ہوا رکھنا۔ چھٹے جمائی کیوقت منہ بند رکھنا۔ ساتویں جہاں تک ممکن ہو کھانسنے والے کو کھانسی کا دفع کرنا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال نماز کے پڑھنے کا وہ طریقہ شروع سے اخیر تک کہ جو سلف سے مطابق حنفی مذہب کے ہے جس میں فرض۔ واجب۔ سنت اور مستحب سب ادا ہوں بتلائیے؟

جواب وہ طریقہ یہ ہے کہ جب نمازی نماز شروع کرنا چاہے تو پہلے قبلہ رُخ کھڑا ہو اور درمیان دونوں قدموں کے فاصلہ چار انگشت کا چھوڑے۔ پھر نیت دل سے کرے اور مطابق نیت کے زبان سے کہے نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز فرض فجر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اسطرح اُٹھاوے کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیاں جُدا جُدا ہوں۔ اور انگوٹھے کانوں کی لَو کے مقابل ہوں۔ اُسوقت تکبیر یعنے اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) کہہ کر فوراً دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اسطرح باندھے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت دست پر رکھ کر انگوٹھے اور چھٹی انگلی سے پہونچے کا حلقہ کرے اور تین انگلیاں اُوپر کلائی کے رکھے اور پھر پڑھے

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ اَعُوْذُ

پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ جو تیرے لائق ہے اور حمد بیان کرتا ہوں میں تیری ایسی جو تیرے قابل ہے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلندی بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا

بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تیرے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ شیطان راندے گئے سے۔ شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ کل تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں جو پالنے والا ہے تمام عالم کا

ف انگلی اُٹھانے کا طریقہ مسنون ہم حنفیوں کے نزدیک اسطرح پر ہے کہ بوقت کہنے اشہد ان لا الٰہ کے انگلی کلمہ کی اُٹھا دے تو ہتھیلی کے [illegible] خنصر اور بنصر اور وسطی تینوں انگلیوں کو بند کرے اور شہادت کی انگلی کو کھڑا کرکے اور انگوٹھے کے سرے کو شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے جوڑ پر رکھے اور جب الا اللہ زبان سے کہے اُسوقت اسی انگلی کو گرا دے [illegible] نماز میں اگر بحالت قیام [illegible]

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۙ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۙ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ

مہربان اور رحمت والا مالک دن انصاف کا تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں دکھا ہمکو سیدھا

الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ؕ اٰمِیْن

رستہ انکا رستہ جنپر تو نے انعام کیا انکا جو غضب کیے گئے ہیں اور نہ انکا جو گمراہ ہیں قبول کر

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۙ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۙ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ؕ

تحقیق عطا کیا ہے تجھکو حوض کوثر پس نماز پڑھ اور قربانی کر اسکے واسطے تحقیق دشمن تیرا وہ بےنسل ہے

یا اور کوئی سورۃ جو صحیح یاد ہو پڑھے۔ پھر رکوع کرے۔ یعنے جھکنے کے ساتھ تکبیر کہے اور رکوع میں پورا پہنچنے تک تکبیر سے فارغ ہوجائے۔ اِسی طرح اور رکن میں بھی کرے۔ رکن کے اندر تکبیر نہ کہے جیسے کہ اکثر عادت ہے کہ اس سے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو خوب مضبوط پکڑے۔ کشادہ انگلیاں کرکے اور دونوں پنڈلیونکو سیدھا کھڑا رکھے۔ کمان کی طرح نہ جھکائے اور پشت کو پھیلائے۔ اور سر ین کو پشت کے برابر رکھے۔ بدون سر کے اُبھارے یا سر کے نیچا کرنے کے بلکہ سر بھی پشت کے برابر ہے پھر پڑھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔ تین مرتبہ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہوا اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے جھکنے کے ساتھ اور سجدہ کرے اسطرح کہ اول دونوں گھٹنے زمین پر رکھے پھر دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھے کہ کہنیاں زمین سے علیحدہ رہیں پھر ناک اور پھر پیشانی رکھے سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں اس طرح رہے کہ انگوٹھے کان کی لو کے برابر ہوجائیں اور اپنے ہاتھ ونکی انگلیاں ملی ہوئی رکھے تاکہ سب قبلہ کی طرف متوجہ رہیں سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں نہ اٹھیں ورنہ سجدہ نہ ہوگا پھر پڑھے تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پھر سجدہ سے سر اور ہاتھ اٹھانے میں رکھنے کے برعکس کرے۔ یعنی پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ۔ پھر باطمینان جلسہ کرے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ مثل پہلے کے کرکے دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھے ہاتھ ٹیک کر اٹھنا بلا عذر صحیح نہیں۔ پھر دوسری رکعت ادا کرے اس طرح سے کہ پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ پھر الحمد شریف۔ پھر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۙ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۙ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ؕ یا اور کوئی سورت پڑھے۔ پھر بعد ختم سورت کے مثل پہلی رکعت کے رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ اور دوسرا سجدہ کرکے قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اور داہنا کھڑا کرکے بیٹھے۔ اسطرح سے کہ دونوں پاؤں کی اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ اور ہاتھوں کی

[1] ایک سبحان اللہ کہنے کی مقدار اطمینان میں داخل ہے اور بہتر یہ ہے کہ اگر جلسہ میں پڑھے تو بہتر ہے اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی بخشدے مجھکو اور رحم کر مجھ پر اور آرام دے مجھکو اور رستہ دکھا مجھکو اور رزق دے مجھکو (کذا فی الشامی)

انگلیوں کو اُن کی حالت پر رکھے اور پڑھے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ

کل عبادت قولی اور کل عبادت بدنی اور کل عبادت مالی اللہ ہی کے واسطے سلام ہو اوپر تیرے اے نبی اور رحمت

اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۰ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ کی اور برکات اُس کی سلام اوپر ہمارے اور اوپر اللہ کے تمام نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اور گواہی دیتا ہوں میں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اللہ کے اور رسول اُس کے ہیں۔ اے اللہ رحمت کاملہ نازل کر اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر اولاد اُن کی کے

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی

جیسے کہ رحمت نازل کی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور اُن کی اولاد پر تحقیق تو سراہا گیا ہے اور بزرگ ہے اے اللہ برکت نازل کر تو

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اوپر اُن کی اولاد پر جیسے کہ برکت نازل کی تو نے اوپر ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی اولاد کے۔ تحقیق تو سراہا گیا ہے اور بزرگ ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ

اے اللہ تحقیق ظلم کیا میں نے اوپر نفس اپنے کے ظلم بہت اور کوئی نہیں بخشنے والا گناہوں کا سوا تیرے پس بخشش کر میرے لئے مغفرت اپنے

عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؕ (اشعۃ اللمعات)

پاس سے اور رحم کر میرے اوپر تحقیق تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

یہ وہ دعا ہے کہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی تھی۔ پھر نیت[2] فرشتوں کے سلام کی کر کے داہنی طرف مونہہ پھیر کر کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور اسیطرح معہ نیت کے بائیں طرف کہے یہ ترکیب ہے جسمیں سب ادا ہوگئی۔

سوال یہ ترکیب دو رکعت والے فرض کی بیان کی گئی ہے۔ اور اگر چار رکعت مثل ظہر و عصر اور عشا یا تین رکعت مثل مغرب اور وتر کے پڑھنا چاہے تو کس طرح پڑھے؟

جواب اسی طرح پڑھے فرق اتنا ہی کہ چار رکعت والے فرض ہیں اس قعدہ میں جسپر دو رکعت والا فرض ختم ہوا ہی سلام نہ پھیرے۔ کیونکہ اب یہ قاعدہ واجب ہے صرف التحیات اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور اُن دو پچھلی رکعتوں میں سوائے الحمد کے اور کچھ نہ پڑھے۔ باقی ساری نماز اسی طرح پڑھے۔

سوال سنتیں جو چار رکعت والی ہیں کیا وہ بھی اسی طرح پڑھی جائیں۔

[1] یہاں پھر انگلی سے اشارہ کرے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا (منہ عفی لوالدیہ) [2] نیت دل سے کرے زبان سے نہ کہے اگر مقتدی ہے تو امام کی نیت اور کرے اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کی نیت اور کرے (منہ عفی اللہ ولوالدیہ)

جواب ہاں وہ بھی اسی طرح پڑھی جائیں مگر اُن میں ہر چار رکعت میں الحمد کے بعد سورت ملاوے یعنے چاروں بھری پڑھے

سوال ختم نماز کے بعد کس قدر ٹھیرے اور کیا پڑھے؟

جواب امام کو اُن نمازوں میں جنکے پیچھے سُنتیں ہیں صرف یہ دعا پڑھنی چاہیے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (ترجمہ) اے اللہ تیرا نام سلام ہے۔ اور تیری طرف سے سلامتی ہے۔ برکت والا ہے تو اے رب ہمارے۔ اے صاحب بزرگی اور اکرام کے) اور فوراً اُٹھ کھڑا ہو اور اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ سُنتیں ادا کرے۔ اور اُن نمازوں میں جن کے پیچھے سُنتیں نہیں ہیں۔ جیسے فجر اور عصر کی نماز۔ تو اب امام قوم کی طرف مُونہ کر کے بیٹھے یا داہنے یا بائیں مُنہ کر کے بیٹھے۔ اور امام اور مقتدی اور منفرد سب بعد ختم نماز تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پڑھ کر ایک بار آیۃ الکرسی[1] اور تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے ہیں۔ اسکا بہت ثواب ہے۔ پھر سب دعائیں اور اَور وظائف ہم اخیر رسالہ میں درج کرینگے۔

سوال امام اور منفرد اور مقتدی سب اسی طرح نماز پڑھیں یا کچھ تفاوت ہے؟

جواب امام اور منفرد تو اسی طرح نماز ادا کریں گے۔ صرف مقتدی نیت میں اقتدا کی نیت کرے گا اور رکعت اول میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ کر اخیر تک ساکت رہے گا۔ اور جہری نماز میں آمین آہستہ اور قومہ میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے گا۔ باقی سب اذکار مثل امام کے ادا کریگا

سوال عورتیں بھی اسیطرح پڑھیں یا کچھ فرق ہے؟

جواب عورتیں نماز میں کئیں باتوں میں مردوں کے مخالف ہیں باقی اسی طرح سے ادا کریں

سوال وہ کئیں باتیں کیا کیا ہیں؟

---

[1] اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی بعد فرض نماز کے اسکو پڑھے اُس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے ۱۲

جواب اوّل عورت تحریمہ میں ہاتھ اٹھائے گی اپنے شانے تک برخلاف مرد کے کہ وہ کانوں کی لو تک اٹھائے گا۔ دوسرے عورت آستینوں سے ہاتھ باہر نہ نکالے۔ اور مرد باہر نکالے گا تیسرے۔ عورت قیام میں داہنے ہاتھ کی ہتیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے۔ مرد کلائی پر ہاتھ بہ ترکیب مذکور الصدر باندھے گا۔ چوتھے۔ عورت ہاتھ سینے پر باندھے۔ مرد ناف کے نیچے باندھے گا۔ پانچویں۔ عورت رکوع میں کم جھکے۔ مرد زیادہ جھکے گا۔ چھٹے۔ عورت رکوع میں ہاتھوں پر سہارا نہ دے مرد سہارا دے گا۔ ساتویں عورت رکوع میں انگلیوں کو کشادہ نہ رکھے۔ مرد کشادہ رکھے گا۔ آٹھویں۔ عورت رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھے۔ مرد اُن کو زور سے پکڑے گا۔ نویں عورت رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکالے مرد نہیں جھکائے گا۔ دسویں۔ عورت رکوع میں سمٹی رہے مرد اس کے برعکس کرے گا۔ گیارھویں عورت سجدہ میں اپنی بغلیں نہ کھولے سمٹی رہے مرد برخلاف کرے گا۔ بارھویں۔ عورت سجدہ میں اپنے دونوں ہاتھ بچھاوے مرد نہ بچھائیگا تیرہویں۔ قاعدہ میں عورت اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال کر اپنی سُرین پر بیٹھے۔ مرد بایاں پاؤں فرش کرے گا۔ اور داہنا پاؤں کھڑا رکھے گا۔ چودھویں قاعدہ اور جلسہ میں عورت اپنی انگلیاں ملی رکھے برخلاف مرد کے کہ وہ اپنی حالت رکھیگا۔ پندرھویں عورت کی نماز کے آگے سے جب کوئی گزرے تو عورت ہاتھ پر ہاتھ مارے۔ اور مرد سبحان اللہ کہہ کر گزرنے والے کو تنبیہ کرے گا۔ سولھویں۔ عورت مرد کی امامت نہ کرے گی برخلاف مرد کے کہ وہ اُس کی امامت کرسکتا ہے۔ سترھویں۔ عورت کی جماعت مکروہ تحریمی ہے اور مردوں کے حق میں واجب۔ اٹھارہویں۔ اگر عورتیں جماعت کراہت تحریمی کے ساتھ کریں گی۔ تو ان کا امام بیچ میں برخلاف مردوں کے کھڑا ہوگا۔ اُنیسویں۔ عورتوں پر جمعہ اور عیدین نہیں ہیں اور مردوں پر واجب ہیں۔ بیسویں عورتوں پر تکبیر ایام تشریق نہیں۔ مردوں پر واجب ہیں۔ اکیسویں عورت پر نماز فجر اندھیرے میں مستحب ہے برخلاف مرد کے کہ اس پر ایسے وقت میں نماز فجر کا پڑھنا مستحب ہے جبکہ خوب اُجالا ہو (غایۃ الاوطار)

باب نماز کے مفسدات اور مکروہات کے بیان

سوال۔ نماز کی توڑنے والی کیا کیا چیزیں ہیں؟

جواب دو قسم کی چیزیں ہیں - ایک قسم تو اقوال کی ہے - اور دوسری قسم افعال کی -

سوال قسمِ اقوال میں کیا کیا قول ہیں - جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے -

جواب اوّل کلام کرنا خواہ قصداً ہو یا سہواً - خواب میں ہو یا بیداری میں تھوڑا ہو یا بہت - دوسرے سلام تحیت کرنا قصداً ہو یا سہواً برخلاف سلام تحلیل نماز کے کہ اس سے نماز نہیں جاتی - تیسرے - جواب سلام کا دینا قصداً ہو یا سہواً - چوتھے - چھینک کا جواب دینا - پانچویں - بُری خبر کے جواب میں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا - چھٹے - خبر خوش پر - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا - ساتویں خبر تعجب پر سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا آٹھویں - سوائے امام کے اور کسی کو نماز میں لقمہ دینا - نویں - نماز میں ایسی چیزیں مانگنا جو آدمیوں سے مانگتے ہیں - مثلاً کہے کہ یا الٰہی فلانی عورت سے میرا نکاح کر دے یا مجھکو ہزار دینار دیدے - دسویں آہ یا اوہ یا اُف کہنا - گیارھویں قرآن شریف سے دیکھ کر نماز پڑھنا مطلقاً - بارھویں قرآن کا غلط پڑھنا (غایۃ الاوطار - عالمگیری)

سوال قسم افعال میں کیا کیا فعل ہیں - جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے - ؟

جواب اوّل عمل کثیر - دوسرے جان کر یا بھول کر کھانا اور پینا - تیسرے - بلا عذر قبلہ کی طرف سے سینے کا پھیرنا - چوتھے - بقدر دو صفوں کے بلا ضرورت ایک بار چلنا - پانچویں - بلا عذر امام سے آگے بڑھ جانا چھٹے بقدر تین کلموں کے نماز میں لکھنا - ساتویں درد اور مصیبت سے رونا - آٹھویں - بالغ کا نماز میں پکار کر ہنسنا - نویں - نماز میں غیر نمازی کا کہنا ماننا - دسویں - عورت کا جماعت میں محاذی ہونا چند شرطوں کے ساتھ - گیارہویں خلیفہ بنانا ایسے کو جو قابل امامت نہ ہو - بارھویں مسجد سے باہر چلا جانا امام کا بدون خلیفہ کے - تیرھویں - حدث کے بعد نمازی کا مقدار ایک رکن کے مقام حدث پر ٹھیرنا - (عالمگیری - غایۃ الاوطار)

سوال کلام کرنا نماز میں جو مفسد نماز بتلایا گیا ہے - یہ نہیں معلوم ہوا کہ کلام کس کو کہتے ہیں ؟

جواب کلام دو حرف یا ایک حرف مطلب سمجھانے والے کو کہتے ہیں - مثلاً ق ایک

حرف ہے۔ عربی میں اس کے نگہ رکھ کے معنے ہیں۔ تو اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی یا مخاطب کو کہا (راو) تو اس میں دو حرف ہوئے۔ اس سے بھی نماز ٹوٹ جائیگی ہاں ایک حرف بے معنے سے نماز نہیں ٹوٹیگی (غایۃ الاوطار)

سوال کھنکارنے اور ٹھکارنے سے بھی نماز فاسد ہوجائیگی یا نہیں؟

جواب بلا عذر کھنکارنے اور ٹھکارنے سے نماز فاسد ہوجائیگی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال وہ عذر کیا کیا ہیں۔ جن سے کھنکارنا نماز میں درست ہے اور نماز نہیں ٹوٹتی؟

جواب امام کو آواز کی درستی کا عذر۔ مقتدی کو اپنے امام کی غلطی کی ہدایت کا عذر یا مثل اس کے۔ غرض صحیح کے عذر سے کھنکارنا مفسد نماز نہیں۔ (شامی)

سوال ٹنکاری سے نماز ٹوٹ جائیگی یا نہیں؟

جواب اس سے بھی نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

سوال سلام تحیت اور سلام تحلیل میں کیا فرق ہے؟

جواب سلام تحیت تو تحفۂ ملاقات ہے۔ جو آپس میں مسلمانوں کے درمیان ہوتا ہے اور سلام تحلیل نماز سے باہر آنے کے لیئے ہوتا ہے۔ سلام تحیت نماز میں ہر طرح سے مفسد نماز ہے۔ (عالمگیری)

سوال سلام تحلیل کے لیے بھی جو سہوًا ہو کوئی ضابطہ کلیہ مقرر ہے یا نہیں؟

جواب ہاں مقرر ہے۔ اگر یہ سلام سہوًا اس وقت میں ہو جبکہ اصل نماز میں بھی سہو ہو مثلاً مقیم اپنے کو مسافر سمجھ کر یا ظہر پڑھنے والا اپنے کو جمعہ والا تصور کر کر دوسری رکعت میں سلام پھیرے تو اب اس سلام سے نماز فاسد ہوجائیگی۔ اس لیئے کہ اصل نماز میں ہی سہو ہو گیا۔ اور اگر وصف نماز میں محل تحلیل پر سہو ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی مثلاً دوسری رکعت کے قاعدے میں سلام پھیرا اس خیال سے کہ چوتھی رکعت ہے تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔ اسی طرح پڑھتا ہے۔ اخیر میں سجدہ سہو کرے یا جنازے کی نماز میں چوتھی تکبیر سے پہلے سلام پھیر دیا۔ تو پھر دعا پڑھ کر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیرے۔ اس لیئے کہ یہ قیام بھی نماز جنازہ میں محل سلام تحلیل

نماز ہے۔ ہاں علاوہ اِن دو موقعوں کے اور ارکان میں مثلاً علاوہ جنازے کی نماز کے اور نمازوں میں بحالت قیام یا رکوع یا سجدہ تحلیل نماز کا سلام سہوًا پھیرا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لیئے کہ یہ موقعے سلام تحلیل نمازوں کے نہیں ہیں۔ (غایۃ الاوطار)

سوال۔ اِس جگہ یہ بھی بتلا دیجئے۔ کہ وہ کون لوگ ہیں جن پر سلام کرنا مکروہ ہے؟

جواب۔ اکیس آدمی ہیں۔ اوّل نماز پڑھنے والے پر۔ دوسرے تلاوت قرآن کرنے والے پر۔ تیسرے وعظ اور ذکر میں مشغول ہونے والے پر۔ چوتھے حدیث اور خطبہ پڑھنے والے پر۔ پانچویں۔ اِن پانچوں چیزوں کی طرف کان لگانے والے پر۔ چھٹے۔ قاضی پر بروقت قضات یعنے جب قاضی حکم دینے کے لیئے مسند قضات پر بیٹھا ہو تو مدعی اور مدعا علیہ اُس کو سلام نہ کریں۔ ساتویں علم شرعی میں بحث کرنے والوں پر۔ آٹھویں مؤذن۔ نویں۔ تکبیر کہنے والے پر دسویں علم شرعی سکھانے والے پر۔ بروقت تعلیم شرعی۔ گیارھویں جوان عورتوں پر۔ بارھویں۔ شطرنج کھیلنے والے پر۔ اور جو لوگ اُن کی عادت کے مشابہ ہوں مثل جواری۔ شراب خوار۔ غیبت کرنے والا۔ کبوتر اُڑانے والا۔ گانے والا۔ اور باجا بجانے والا۔ ان سب پر سلام مکروہ ہے۔ تیرھویں۔ جو شخص اپنے بیوی سے بوس وکنار میں مصروف ہو اُس پر بھی سلام مکروہ ہے۔ چودھویں۔ کافر پر۔ پندرھویں ننگے پر۔ سولھویں پاخانہ یا پیشاب پھرنے والے پر۔ سترھویں کھانا کھانے والے پر[1]۔ اٹھارھویں۔ بوڑھے مسخرے پر۔ انیسویں۔ جھوٹے پر۔ بیسویں۔ لوگوں کی عیب جوئی میں مصروف رہنے والے پر۔ اکیسویں گالی بکنے والے پر۔ یہ لوگ ہیں جن پر سلام مکروہ ہے۔ ان کے علاوہ سب پر سلام کرنا مسنون ہے۔

---

[1] جس وقت سلام کرنے والا بھی بھوکا ہو اور یہ جانتا ہو کہ وہ کھانے سے منع نہ کرے گا تو سلام کرنا مکروہ نہیں اسلیئے کہ اِس سلام سے غرض کھانا کھانے کی ہے (غایۃ الاوطار)

اور سلام اس طرح کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ ان دو طریقوں کے خلاف درست نہیں۔ جیسے اکثر سَلَامْ عَلَیْکُمْ کہتے ہیں۔ یعنی سلام کے میم کو پیش دے کر یا ساکن کرکے یہ ہرگز درست نہیں ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال۔ وہ کون لوگ ہیں جن پر جواب سلام کا واجب نہیں ؟

جواب اول تو وہ شخص ہے جو ان دونوں طریقوں کے سوا سلام کرے۔ دوسرے نماز میں مصروف ہونیوالے پر۔ تیسرے قرآن یا دعا یا ذکر یا خطبہ یا تکبیر یا اذان وغیرہ پڑھنے والے پر۔ چوتھے پاخانہ پیشاب پھرنیوالے پر۔ پانچویں کھانیوالے پر۔ چھٹے متولے پر۔ ساتویں عورت جوان پر۔ آٹھویں اونگھنے والے پر۔ نویں حکم کے خواہاں پر یعنی مدعی یا مدعا علیہ پر۔ دسویں دیوانے پر۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر سلام کا جواب واجب نہیں اگر کوئی انکو سلام کرے اور یہ لوگ جواب دیں تو گنہگار نہیں (غایۃ الاوطار)

سوال نماز میں اشارہ سے بھی جواب سلام دے یا نہیں ؟

جواب اشارہ سے بھی نہ دے۔ (عالمگیری)

سوال چھینکنے والا نماز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ دے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں ؟

جواب ہو جائے گی اور اگر اپنی طرف خطاب کر کے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ جواب چھینک بھی دیدیگا تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ غیر کے لئے جواب دینے میں نماز فاسد ہو گی۔ خواہ وہ جواب چھینک ہو یا سلام ہو یا اور کوئی جملہ قرآن کا کسی سائل کے جواب میں ہو۔ مثلاً کسی نمازی سے دریافت کیا کہ تیرا مال کیا ہے اُسنے نماز کیحالت میں اس آیت شریف سے جواب دیا اَلْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِیْرُ اسکے معنی یہ ہیں گھوڑے۔ خچر۔ گدھے۔ تو نماز فاسد ہوئی (غایۃ الاوطار)

سوال۔ اگر کسی نے نماز میں اللہ پاک کا نام سُنکر کہہ دیا جل جلالہٗ۔ یا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام مبارک سن کر کہدیا۔ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ یا قرأت سُنی اور کہا صدق اللہ ورسولہ۔ تو ان کلمات سے نماز فاسد ہو گی یا نہیں ؟

جواب اگر یہ کلمات بہ نیت جواب کے ہوں گے تو نماز فاسد ہو گی ورنہ نہیں (عالمگیری درمختار) ۱۲

لہ سب تعریف اللہ کو ہے ۱۲ لہ اللہ تجھپر رحم کرے ۱۲

سوال۔ مقتدی جس وقت امام کو لقمہ دے کیا نیت کرے اور لقمہ دینا سوائے تراویح کے اور نمازوں میں بھی درست ہے یا نہیں؟

جواب لقمہ ہی دینے کی نیت کرے۔ قرأت کی نیت نہ کرے۔ اور سب نمازوں میں لقمہ دینا درست ہے مگر مقتدی کو امام کے رُکتے ہی فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے۔ اسی طرح امام کو بار بار پڑھنے سے مقتدی پر حاجت لقمہ ڈالنے کی بھی مکروہ ہے۔ اگر بقدرِ واجب قرأت پڑھ چکا ہے تو رکوع کرے۔ دوسری آیت کی طرف نہ جائے ورنہ اُسکو چھوڑ کر اَور سورۃ شروع کردے (عالمگیری۔ شامی)

سوال۔ نماز کے مفسدات میں ایک مفسدِ نماز قرآن کا غلط پڑھنا جو بتلایا گیا ہے۔ یہ نہیں معلوم ہوا کہ وہ کیسی غلطیاں ہیں جن سے نماز فاسد ہوتی ہے؟

جواب۔ وہ غلطیاں چند قسم کی ہیں۔ ایک تو غلطی اعراب کی ہے یعنی زبر کی جگہ زیر اور زیر کی جگہ پیش متحرک کی جگہ ساکن۔ اور ساکن کی جگہ متحرک۔ مشدد کی جگہ مخفف اور مخفف کی جگہ مشدد۔ مد کی جگہ قصر اور قصر کی جگہ مد کا پڑھنا ہے۔ دوسری غلطی تبدیل حروف کی ہے یعنی ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف یا کم و زیادہ یا مقدم مؤخر کرنا ہے۔ تیسری غلطی تبدیل کلمہ یا جملہ کی ہے۔ یعنی ایک کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ یا ایک جملہ کی جگہ دوسرا جملہ پڑھنا یا کم و بیش یا مقدم مؤخر کرنا ہے۔ چوتھی غلطی وقف کی ہے یعنی وصل کی جگہ وقف اور وقف کی جگہ وصل کرنا ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ ان غلطیوں سے کیسے معنی تبدیل ہوئے۔ اگر ایسے معنی تبدیل ہوئے ہیں کہ جن کا اعتقاد کفر ہے تو نماز مطلقاً فاسد ہوگی۔ خواہ وہ غلطی اعراب کی ہو یا حرف کی یا کلمہ اور جملہ کی مثلاً وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ میں (دم) کو زبر سے اور (ب) کو پیش سے پڑھا۔ یا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ میں بجائے صٰلِحٰتِ کے طالحات۔ اور بجائے خَیْرُ الْبَرِیَّةِ کے شَرُّ الْبَرِیَّةِ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لیے کہ ان تغیرات سے ایسے معنی ہوگئے کہ جن کا اعتقاد کفر ہے۔ پہلے وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ کے معنی یہ تھے (اور نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی) اب تغیر زبر اور پیش کے ساتھ یہ معنی ہوئے (اور نافرمانی کی آدم کی رب اُسکے نے) نعوذ باللہ منہا۔ اسی طرح اِنَّ الَّذِیْنَ الخ کے معنی یہ تھے (بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کیئے وہ سب خلقت سے بہتر ہیں) اب حرف (ص) اور (ط) اور جملہ خیر البریہ کی جگہ شر البریہ کے تغیر سے یہ معنی ہوئے (بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل بُرے کیئے وہ سب خلقت سے بہتر ہیں) یا تغیر جملہ سے یہ معنی ہوئے (بیشک جو لوگ ایمان لائے

اور اچھے عمل کیے وہ لوگ سب خلقت سے بدتر ہیں) نعوذ باللہ منہا۔ اور اگر ایسی غلطی نہیں ہے کہ جس کے معنی کا اعتقاد موجب کفر ہو تو صرف اعراب کی غلطی کے لیے مفتیٰ بہ یہ قول ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی اس لیے کہ اکثر لوگ تمیز اعراب کی نہیں رکھتے ہیں مثلاً لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ میں (ت) کو پیش سے پڑھا تو نماز درست ہے۔ اور حروف اور کلمات کی غلطی میں یہ قید ہے کہ اگر حروف اور کلمات کے معنی میں تغیرات فاحش ہونگے یا بے معنی ہو جائینگے تو نماز فاسد ہوگی۔ مثلاً ھٰذَا الْغُرَابُ کی جگہ ھٰذَا الْغُبَارُ پڑھنا صریح تغیر حروف سے غلطی فاحش ہے یا سَرَابِیْلُ کی جگہ سَرَآئِیْلُ مہمل پڑھنا یا فَاعِلِیْنَ کی جگہ غَافِلِیْنَ پڑھنا۔ اور اگر کلمہ یا جملہ کے معنی میں تغیر فاحش نہیں ہوا ہے تو اب یہ دیکھنا چاہیے کہ ویسا کلمہ اور جملہ قرآن میں ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر ایسا کلمہ قرآن میں ہے تو نہیں فاسد ہوگی مثلاً عَلِیْمٌ کی جگہ حَکِیْمٌ یا خَبِیْرٌ کی جگہ بَصِیْرٌ پڑھنا۔ اور اگر کچھ بھی معنی نہیں بگڑے اور ویسا کلمہ قرآن میں بھی نہیں ہے تو طرفین رحمہما اللہ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی۔ جیسے قَوَّامِیْنَ کی جگہ قَیَّامِیْنَ پڑھنا۔ ان مسائل میں متقدمین فقہاء اور متاخرین فقہاء کا فروعات میں بہت اختلاف ہے۔ مگر چونکہ فقہاء متاخرین کے قواعد منضبط نہیں ہیں۔ اسلیے نماز کے باب میں بموجب قول رد المحتار و فتاوے عالمگیری و کبیری قواعد متقدمین کی پابندی میں زیادہ احتیاط ہے۔ اسلیے فقیر نے بھی انہیں قواعد منضبط متقدمین کو ہی اختیار کیا ہے۔ اگر زیادہ ضرورت ہو تو بڑی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

سوال۔ قرأت کو راگنی سے پڑھنا کیسا؟

جواب۔ مفسد نماز ہے۔ اگر حرف مد اور لین میں بھی حد سے زیادہ راگنی ہوگی تو نماز فاسد ہوگی (عالمگیری)

سوال۔ مد اور لین کسکو کہتے ہیں اور اُسکے کتنے حروف ہیں؟

جواب۔ مد اُس حرف علت کو کہتے ہیں کہ جسکی پہلی حرکت اُسکے موافق ہو اور اُسکے تین حرف ہیں الف یٓ۔ واوٓ جیسے خٰلِدِیْنَ میں حرف (د) کے نیچے زیر حرف (ی) کے موافق ہے اور (خ) پر زبر حرف الف کے موافق اور مُسْلِمُوْنَ میں (م) پر پیش (واو) کے موافق ہے۔ اور اگر حرکت حروف علت سے پہلے غیر موافق ہوگی تو اُس کا نام لین ہے اور اسکے صرف دو حرف ہیں (واو۔ یٓ) جیسے خَلَدَیْنِ میں دال پر زبر (ی) کے خلاف حرکت ہے اور رَوْمیں (واو) سے پہلے زبر خلاف حرکت واو کے ہے۔

سوال۔ ایسے حروف کے بدلنے میں جیسے کہ سین اور صاد۔ ضاد اور ظا۔ طا اور تا ہیں کہ جن کی تمیز مشکل سے

ہوتی ہے۔ نماز فاسد ہوگی یا نہیں ؟

جواب۔ اگر دانستہ بولیگا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر بے اختیار زبان سے نکلیگا یا تمیز حروف کو نہیں جانتا تو فاسد نہ ہوگی (کبیری۔ عالمگیری۔ غایۃ الاوطار)

سوال۔ ایک شخص معذور یعنی ہکلا اور توتلا تو نہیں ہے مگر زبان اسطرح کی ہے کہ حروف صحیح ادا نہیں ہوتے۔ وہ کیا کرے ؟

جواب۔ یہ شخص معذور نہوگا۔ جب تک کوشش بلیغ صحت قرأت کی نہ کرے۔ اگر بعد کوشش بلیغ کے بھی زبان پر حروف صحیح جاری نہ ہوں تو معذور ہے۔ نماز اُسکی درست ہے۔ اور اگر کوشش سے بعض حروف میں زبان جاری ہو اور بعض میں نہیں تو اسکو وہ سورتیں اور آیتیں قرآن شریف میں سے تلاش کرنی چاہئیں کہ جن میں وہ حروف نہ ہوں کہ جن میں اُسکی زبان رُکتی ہے۔ اگر ایسی سورتیں یا آیتیں ملجائیں تو اُن سے نماز پڑھتا رہے۔ دوسری سورت یا آیت سے نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر ایسی سورت یا آیت نہ ملے تو اُسی سے نماز ادا کرتا رہے مگر امامت نہ کرے (عالمگیری)

سوال اگر کسی نے کھُلی ہوئی خطا کی اور پھر لوٹا کر صحیح پڑھ لیا اُسکی نماز فاسد ہوئی یا نہیں ؟

جواب اُسکی نماز درست ہے فاسد نہیں ہوئی +

سوال اگر نماز میں بعض وجہ جواز کی ہو اور بعض فساد کی تو کیا حکم ہے ؟

جواب اگر یہ فساد علاوہ قرأت کے ہے تو احتیاطاً فساد کا حکم ہوگا اور اگر قرأت کی وجہ سے ہے تو جواز کا حکم ہوگا اسلیئے کہ قرأت کی غلطی سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہے۔ (عالمگیری)

سوال نماز کے مفسدات افعال میں پہلا فعل عمل کثیر جو مفسد نماز بتلایا گیا ہے یہ بھی بتلا دیجے کہ عمل کثیر کسکو کہتے ہیں ؟

جواب عمل کثیر اُسکو کہتے ہیں جسکے سبب سے دور کا دیکھنے والا یہ سمجھے کہ اس عمل کا کرنے والا نماز کے اندر نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ عمل اصلاح نماز کے لیئے نہ ہو خواہ وہ عمل کثیر اختیاری ہو جیسے کپڑے پہننا یا اختیاری نہ ہو جیسے کسی کے دھکے سے نمازی کا چند قدم اپنی جگہ نماز سے ہٹ جانا کہ ان سے نماز ٹوٹ جائیگی اسلیئے کہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لیے نہیں ہیں اور اگر وہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لیے ہے تو نماز نہیں ٹوٹے گی جیسے نماز میں بے وضو ہوجانیسے وضو کو جانا۔ حالانکہ اس فعل سے دور کا دیکھنے والا کبھی نہیں جان سکتا کہ یہ شخص نماز

کے اندر ہی۔ مگر چونکہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لیے ہی اسلیے مفسد نماز نہیں۔ (درمختار)

سوال اگر دیکھنے والے کو تردد ہو تو اُسکے لیے بھی کیا یہی حکم ہی؟

جواب نہیں۔ وہ عمل قلیل ہے۔ اُس فعل سے نماز نہیں ٹوٹے گی عمل کثیر اور قلیل میں تین اقوال ہیں۔ ان سب میں یہی قول صحیح تر ہے کہ جو بیان کیا گیا ہے (عالمگیری)

سوال مفسدات نماز میں ایک فعل مفسد نماز عورت کا جماعت میں برابر ہونا چند شرطوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ بھی بتلائیے کہ وہ شرطیں کیا کیا ہیں؟

جواب۔ اوّل شرط۔ محاذات عورت کا قابل جماع ہونا ہے۔ دوسری شرط اُس نماز کی شرکت ہی جس میں رکوع اور سجود ہو۔ تیسری شرط مرد اور عورت کا ازروے تحریمہ اور ادا کے شریک ہونا ہی چوتھی شرط اتحاد مکان ہی۔ پس اگر مرد ایسے چبوترے پر ہو جو قد آدم ہے اور عورت نیچے ہی تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی پانچویں شرط دونوں کے درمیان کسی چیز کا حائل نہ ہونا ہے۔ اگر ستون یا سترہ حائل ہوگا تو نماز فاسد نہ ہوگی چھٹی شرط اُس عورت کا عاقل ہونا ہی اگر دیوانی برابر کھڑی ہوجائے گی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ ساتویں شرط۔ امام کی نیت امامت ہی مطلق عورتوں کی یا مخصوص ایک عورت کی کہ جو جماعت میں حاضر ہوتی رہتی ہی اگر امام نیت عورتوں کی نہ کرے گا تو اقتدا عورت کا درست نہوگا۔ اور جب اقتدا درست نہوا تو محاذی مرد کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی اور نیت کا وقت قبل از نماز ہے۔ اگر درمیان میں عورت کے حاضر ہونے کیوقت نیت کریگا تب بھی اقتدا عورت کا درست نہوگا۔ آٹھویں شرط دونوں کی نمازوں کی جہت کا ایک ہونا ہی۔ پس اگر عورت اندھیری رات میں تحری سے دوسری طرف کو نماز پڑھے تو مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری۔ غایۃ الاوطار)

سوال۔ برابری میں کونسے عضو کی برابری معتبر ہے؟

جواب۔ عورت کے قدم کی برابری معتبر ہے۔ یعنی عورت کا قدم مرد کے کسی عضو کے مقابل میں ہو خواہ عورت اور مرد دونوں برابر کھڑے ہوں یا عورت آگے ہو۔ (شامی)

سوال یہ حکم غیر عورت کے ساتھ ہے۔ یا بہن اور ماں وغیرہ محرموں کے ساتھ بھی یہی حکم ہے؟

جواب یہ حکم سب عورتوں کے لیے شامل ہی خواہ اجنبیہ ہوں یا محرمہ ہوں۔ خواہ ایسی عورت ہو کہ جو بالفعل قابل جماع ہی۔ یا ایسی لڑکی ہو جس کی طرف رغبت جماع ہو۔ خواہ ایسی بوڑھی ہو جس سے مرد نفرت کریں (عالمگیری)

ف اگر عورت اور مرد کے درمیان فاصلہ ایک آدمی کا بھی چھوٹا ہوا ہی تو اس قدر فاصلہ سے بھی نماز نہیں ٹوٹیگی (غایۃ الاوطار) ۱۲ منہ

سوال- اگر عورت مردوں کی صف میں ملجائے تو کتنے آدمیوں کی نماز فاسد ہوگی؟

جواب تین مردوں کی- ایکؔ تو وہ جو اُسکی داہنی طرف ہو- دوؔسرے وہ جو اُسکی بائیں طرف ہو تیسرےؔ وہ جو اُسکے پیچھے ہو- (عالمگیری)

سوال- اگر عورت نماز اکوڑ پڑھتی ہے اور مرد اُدر- اور پھر برابری ہو تو نماز فاسد ہوتی یا نہیں؟

جواب- اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی- مگر مکروہ تحریمی ضرورہے- (شامی)

سوال کسی کے دانتوں میں کوئی چیز ہو اور وہ نماز میں نگلجائے تو نماز ٹوٹی یا نہیں؟

جواب اگر وہ چنے کی مقدار سے کم ہوگی اور نگلجائے گا تب تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر چنے کی برابر ہی یا زیادہ تو نگلنے سے نماز ٹوٹ جائے گی- (درمختار)

سوال اگر کسی کے دانتوں میں سے خون نماز کیحالت میں نکلا اور وہ اُسکو نگل گیا تو کیسا؟

جواب اگر تھوک پر خون غالب تھا تو نماز فاسد ہوئی اور اگر خون مغلوب تھا تو فاسد نہیں ہوئی (عالمگیری)

سوال اگر کسی نے مٹھائی کھاکر نماز شروع کی اور نماز میں مٹھاس کا مزہ آتارہا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب- اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی- ہاں اگر مٹھائی مُنہ میں ہے یا اَور کوئی چیز مقدار تل کے نماز کے اندر باہر سے مُنہ میں گئی اور اُسکو چباکر نگل گیا- تو نماز فاسد ہوجائیگی- (عالمگیری وشامی)

سوال ایک عورت کا بچہ بحالت نماز اگر دودھ پینے لگجائے تو عورت کی نماز ٹوٹے گی یا نہیں؟

جواب اگر دودھ پستان سے نکلا تو نماز ٹوٹ گئی ورنہ خالی تین چُسکیوں کے ساتھ نماز ٹوٹ جائے گی خواہ دودھ پستان سے نکلے یا نہ نکلے +

سوال نماز میں کسیکو قے آجائے تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب اگر قے نماز میں بلاقصد مصلی آئی تو اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ مُنہ بھرکر ہے یا نہیں- اگر مُنہ بھر کر ہوئی تو وضو ٹوٹا نماز نہیں ٹوٹی- وضو کرکے اُسی پر بنا کرے- اور اگر مُنہ بھرکر نہیں ہوئی ہے تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز اور اگر مُنہ بھرکر قے کی- مگر اُسکو نگل گیا- حالانکہ اُسکے باہر ڈالنے پر قادر تھا- تو نماز بھی ٹوٹی اور وضو بھی- اور اگر مُنہ بھرکر نہ تھی اور پھر نگل گیا تو بھی بقول امام محمد رحمتہ اللہ علیہ نماز ٹوٹی اور اسی قول میں زیادہ احتیاط ہے- اور اگر عمدًا کی تو مُنہ بھر کر ہونے میں نماز فاسد ہوگی- اور اس سے کم میں نہیں (عالمگیری)

سوال- نماز میں کھُجانا کیسا ہے؟

جواب ایک رکن میں تین بار کھجانا اور ہر بار ہاتھ اُٹھانا تو مفسد نماز ہے۔ اور ایک بار کا کھجانا بلا عذر مکروہ ہے (عالمگیری)

سوال کیا نمازی کے آگے گزر جانیسے بھی کچھ خلل نماز میں پیدا ہوجاتا ہی؟

جواب کچھ بھی نہیں۔ ہاں البتہ گزرنے والا گنہگار ہوگا۔ (درمختار)

سوال نمازی کے آگے سے گزرنے کی حد کہاں تک ہی؟

جواب بڑی مسجدوں اور جنگل کے لیے تو یہ حد ہے کہ جہاں تک سجدہ کی جگہ دیکھتے ہوئے نمازی کی نظر پڑے۔ اور چھوٹی مسجدوں اور گھروں کے لیے جائے نظر کا اعتبار نہیں۔ یہاں بغیر ستون یا آدمی کی آڑ کے نکلنے سے گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال اگر دو شخص نکلیں تو اُن میں کونسا گنہگار ہوگا؟

جواب وہ شخص جو نمازی سے زیادہ قریب ہے۔ (عالمگیری)

سوال اگر نمازی اونچے چبوترے وغیرہ پر ہو۔ تب بھی گزرنے والا گنہگار ہوگا یا نہیں؟

جواب اگر نمازی اِسقدر اونچی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے کہ گزرنے والیکے اعضا، نمازی کے مقابل نہیں ہوتے تو گزرنے والا گنہگار نہیں۔ اور اگر اعضا، نمازی کے مقابل ہوگئے تو البتہ گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال اگر نمازی ایسی جگہ کھڑا ہوا ہے کہ رستہ وہاں نہ تھا اور گزرنے ولے کو ضرورت گزرنیکی ہی تو اب کیا کرے؟

جواب۔ اِس صورت میں گزرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ نمازی پر ہے۔ بشرطیکہ نمازی رستہ روکنے ہی کی غرض سے ایسی جگہ کھڑا ہوا ہو۔ اور اگر نمازی کی غرض یہ نہ تھی تو کسی پر بھی گناہ نہیں۔ ہاں اگر گزرنے والا تا اختتام نماز کھڑا رہے تو بہتر ہے۔ نمازی کو چاہیئے کہ جنگل میں اپنے سامنے سُترہ[۱] جو کہ طول میں ایک ہاتھ کے مقدار اور موٹائی میں بقدر اُنگلی ہو کھڑا کرے اور اگر کھڑا نہ کرسکے تو آگے ڈال دے مگر طولاً ڈالے عرضاً نہ ڈالے۔ امام کا سُترہ مقتدیوں کو کافی ہے۔ اور اگر کوئی جماعت کے آگے سے گزرے تو گنہگار نہیں۔ اِسلیے کہ امام کا سُترہ مقتدیوں کا سُترہ ہے (عالمگیری)

سوال سُترہ نمازی کو کتنے فاصلہ پر کھڑا کرنا چاہیئے؟

جواب تین ہاتھ کے فاصلہ پر۔ اور اُسکو مقابل میں داہنے ابرو کے رکھے (غایۃ الاوطار)

سوال نمازی کے آگے سے کوئی چیز ہاتھ بڑھا کر لیلی جائے تو کیسا؟

---

[۱] سُترہ اُس لکڑی کو کہتے ہیں کہ جو نمازی کے آگے آڑ ہو ۱۲ (منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ)

جواب درست ہے اس میں کوئی گناہ نہیں (نمایۃ الاوطار صفحہ ۲۹۷)

سوال وہ کونسے عذر ہیں جنکے سبب سے نماز کا توڑ ڈالنا واجب ہے؟

جواب اول پاخانہ اور پیشاب کے دباؤ کیوقت۔ دوسرے فریاد رسی فریاد خواہ کے لیے۔ تیسرے جلتے ہوئے اور ڈوبتے ہوئے کے نکالنے کیواسطے چوتھے اندھے کو کنوئیں میں گرتے ہوئے دیکھنے کیوقت پانچویں مسافر کو جانور کے چلے جانے کیوقت

سوال ماں باپ آواز دیں تو نماز توڑ دے یا نہیں؟

جواب اگر فرض نماز ہے تو بدون فریاد خواہی کے نماز نہ توڑے۔ اور اگر نماز نفل ہے تو مطلق پکارنے پر جواب دینا واجب ہے بشرطیکہ ماں باپ کو یہ علم نہو کہ وہ نماز میں مشغول ہے۔ اور اگر علم کے ساتھ ماں باپ پکاریں اور پھر بیٹا بیٹی جواب نہ دیں تو مضائقہ نہیں اور اسی حکم میں مرید اور شاگرد بھی داخل ہیں۔ (شامی)

سوال وہ عذر کونسے ہیں جنسے نماز کا توڑنا جائز ہے؟

جواب سانپ۔ بچھو کے مارنیکے لیے۔ دوسرے مقیم کو سواری کے بھاگ جانے کے سبب۔ تیسرے بخوف تلف ہونے ایسی چیز کے جسکی قیمت ۵ آنہ ہو۔ خواہ وہ چیز نمازی کی ہو یا دوسرے کی (غایۃ الاوطار)

سوال وہ کیا کیا چیزیں ہیں جنسے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے؟

جواب اول سدل یعنی کپڑے کی دونوں طرفیں چھوڑ دینا بدون پہننے معمولی کے (یعنی دوپٹہ یا چادر کو اپنے دونوں مونڈھوں سے لٹکاوے) اور اسمیں داخل ہے یہ صورت کہ کرتہ یا انگرکھے کی آستین گردن پر رکھکر پیچھے کو ڈال لیوے اس طرح کہ جس سے ہاتھ سب کھلے رہیں۔ دوسرے چادرہ وغیرہ کو داہنی بغل کے نیچے سے لیکر بائیں مونڈھوں پر دونوں کنارے اسکے ڈالنا۔ تیسرے کپڑے کا اوپر اٹھانا اگرچہ مٹی میں بھرنے کے سبب سے ہو۔ چوتھے آستین یا دامن چڑھائے ہوئے نماز پڑھنا۔ پانچویں نمازی کا اپنے کپڑے اور بدن اور ڈاڑھی سے عبث[۱] فعل کرنا۔ چھٹے ایسی چیز کا منہ میں رکھنا کہ جس سے قرأت مسنونہ ادا نہ کر سکے اور اگر ایسی ہو جو قرأت مفروض کو مانع ہو تو مفسد نماز ہے۔ ساتویں۔ انگلیوں کا نماز میں چٹخانا[۲]۔ یا ایک ہاتھ کی انگلیوں کا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا جسکو تشبیک کہتے ہیں۔ آٹھویں۔ ہاتھوں کا نماز میں کولہے[۳] پر رکھنا۔ نویں۔ نماز میں منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا۔ دسویں۔ نماز میں مثل کتے کے بیٹھنا۔ یعنی دونوں سرین پر بیٹھنا۔ اور رانوں کو کھڑا کر کے دونوں گھٹنے چھاتی سے لگا لینا یا دونوں پاؤں کھڑے کر کے انکی ایڑیوں

---

۱ جو فعل مفید نمازی نہیں وہ عبث ہے ۱۲ ۲ یہ فعل خارج نماز مکروہ نہیں ۱۲ غایۃ الاوطار ۳ کولہ پر ہاتھ رکھنا خارج نماز مکروہ تنزیہی ہے ۱۲ غایۃ الاوطار ۱۲

ِنا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا کہ یہ دونوں نشست کتے کی ہیں۔ گیارہویں[11] نمازی کا کسی آدمی کے
ی طرف نماز پڑھنا۔ اسیطرح دوسرے آدمی کا بھی نمازی کی طرف مُنہ کرکے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے
ہویں اپنے آپسے جمائی لینا تیرھویں[13] اکیلا امام کا محراب[1] کے اندر بلاعذر کھڑا ہونا چودہویں[14] تنہا
م کا چبوترہ پر ایک ہاتھ اونچے اور مقتدیوں کا نیچے بلاعذر[2] کھڑا ہونا یا مقتدیوں کا اسی قدر اونچے
امام کا نیچے بلاعذر کھڑا ہونا۔ پندرہویں[15] نمازی کا اُس کپڑے کو پہننا کہ جس میں تصویریں[4] جانداروں کی
ں اسیطرح نمازی کے سر پر یا سامنے یا داہنے یا بائیں تصویروں کا ہونا مکروہ تحریمی ہے سولہویں[16]
ع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں طمانیت کا چھوڑنا۔ سترھویں[17] پاخانہ اور پیشاب کی حاجت کیوقت
پڑھنا اٹھارھویں[18] چادر کو بدن پر اسطرح لپیٹنا کہ کہیں سے ہاتھ باہر نہ نکلے۔ اُنیسویں[19] عمامہ[5]
ڑی کو اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سے سر کُھلا رہے بیسویں[20] ڈھاٹہ باندھکر نماز پڑھنا کہ جس سے
اور مُنہ ڈھک جائے۔ اکیسویں[21] کُرتہ ہوتے ہوئے صرف پاجامہ سے نماز پڑھنا بائیسویں[22] عمامہ
ور پر سجدہ کرنا بشرطیکہ زمین کی سختی معلوم ہو۔ اور اگر زمین کی سختی معلوم نہو تو مفسد نماز ہے
سویں[23] مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کا پڑھنا۔ (عالمگیری وغیرہ)

وال وہ کیا کیا چیزیں ہیں جنسے نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے؟

اب اول ایسے میلے کچیلے کپڑوں سے نماز پڑھنا جن کو پہنکر دوسروں کے پاس نہ جائے بشرطیکہ اور
سے نہ ہوں۔ دوسرے۔ بالوں کا جوڑہ باندھکر نماز پڑھنا۔ تیسرے[3] کنکروں کا مقام سجدہ پر سے ہٹانا
اگر بدون ہٹائے سجدہ نہ ہو تو اب ہٹانا مکروہ نہیں چوتھے[4] بلاعذر چارزانو یعنی پالتی مارکر بیٹھنا۔ پانچویں[5]
ئی کے وقت مُنہ کا کُھلا رکھنا۔ چھٹے[6] آنکھوں کا بند کرنا اور اگر خشوع کے لیے کرے تو جائز ہے

اگر محراب سے امام باہر کھڑا ہے اور سجدہ محراب کے اندر کرے تو مکروہ نہیں ہے (عایۃ الاوطار) ۱۲ [2] امام کا ایک ہاتھ
مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور اس سے کم میں اختلاف ہے۔ ظاہر الروایۃ کے موافق مقتدیوں سے امام کا تمیز
ابھی مقدار ارتفاع میں خلاف اولیٰ ہے (شامی) ۱۲ [3] عذر یہ ہے کہ جمعہ اور عید کے دن اگر کثرت آدمیوں کے سبب
ندی اونچی جگہ پر کھڑے ہوں یا امام محراب میں کھڑا ہو تو مکروہ نہو گا اسیطرح اس صورت میں مکروہ نہیں کہ اگر امام
زے پر ہو اور اسکے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں (شامی) ۱۲ [4] مکانوں میں مطلق تصویروں کا رکھنا مکروہ ہے۔
اگر تصویریں نقش کے ساتھ ہوں جیسے پاؤں کے نیچے یا سر کٹے ہوئے تو مکروہ نہیں (کذا فی الشامی) ۱۲

ساتویں۔ اکیلا مقتدی کا ایسی صف کے پیچھے کھڑا ہونا جس میں فرجہ[1] ہو اور جسمیں فرجہ نہو تو مکروہ نہیں آٹھویں سُبحان اللہ وغیرہ کا انگلیوں سے یا تسبیح لیکر شمار کرنا۔ اگر انگلیوں کے پوروں کو دبا کر شمار کرے گا تو مکروہ نہیں۔ نویں ہر عمل قلیل بدون عذر کے کرنا۔ دسویں بلا عذر تھوکنا۔ گیارہویں پنکھے یا آستین سے عمل قلیل کے ساتھ ہوا کرنا۔ بارھویں ننگے سر نماز پڑھنا بلا عذر خشوع۔ اور اگر ٹوپی یا عمامہ گرجائے تو اسکا عمل قلیل کے ساتھ اُٹھاکر پھر رکھ لینا افضل ہے۔ تیرھویں سجدہ میں پاؤں کو ڈھکنا۔ چودھویں دائیں بائیں طرف کو جھک جانا۔ پندرھویں۔ دائیں یا بائیں پاؤں پر بلا عذر زور ڈالنا۔ سولھویں نماز میں خوشبو کا سونگھنا۔ سترھویں سجدہ وغیرہ میں اپنے پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کیطرف سے پھیرنا۔ اٹھارہویں مسجد میں اپنی نماز کے لیے جگہ خاص مقرر کرنا۔ انیسویں امام کو کسی آدمی کے آنے کی وجہ سے رکوع اور سجدہ میں دیر کرنا۔ بیسویں رکوع میں گھٹنے اور سجدہ میں بلا عذر زمین پر ہاتھ نہ رکھنا۔ اکیسویں۔ دونوں ہاتھ کانوں سے اوپر اُٹھانا یا مونڈھوں سے نیچے رکھنا بائیسویں پیٹ کو رانوں سے ملانا۔ تیئیسویں بغیر امام کے صفوں کا کھڑا ہوجانا۔ چوبیسویں امام کا اس قدر جلدی ارکان نماز میں کھڑا ہوجانا کہ مقتدی اذکار مسنون کو ادا نہ کرسکیں۔ پچیسویں مکھی اور مچھر کا بلا ضرورت ہٹانا۔ (عالمگیری)

سوال۔ ایک شخص نماز زمین پڑھ رہا ہے۔ دوسرے شخص نے کپڑا یا مصلے اُس کے سامنے ڈال دیا تو اسپر سجدہ کرنا کیسا؟

جواب جائز ہے (عالمگیری)

سوال امام کو جمعہ اور ظہر اور عصر کی نماز میں سورہ سجدہ کا پڑھنا کیسا؟

جواب مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال نماز میں ایک آیت کا بار بار پڑھنا کیسا؟

جواب فرض نماز میں بلا عذر و نسیان مضائقہ نہیں ورنہ مکروہ ہے اور نفل نماز میں مکروہ بھی نہیں (عالمگیری)

سوال اکثر لوگ سجدہ میں جاتے وقت دونوں ہاتھوں سے پاجامہ کو چڑھایا کرتے ہیں انکی نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب ایک قول کے موافق جو عمل کثیر میں ہے نماز فاسد ہوجائے گی اسلیے کہ ان اقوال میں عمل کثیر کی تعریف یہ ہے کہ جو فعل دونوں ہاتھوں سے کیا جائے۔ ورنہ مکروہ ہونے میں کلام نہیں اسلیے احتیاط رکھنی چاہیے۔

[1] فرجہ کشادگی کو کہتے ہیں ۱۲ (منہ غفر اللہ ولوالدیہ)

باب امامت کے بیان میں

سوال امامت کسکو کہتے ہیں ؟

جواب امامت سرداری کو کہتے ہیں۔ اور امام قوم کے پیشوا اور سردار کو کہتے ہیں *

سوال امامت کی قسم کی ہوتی ہے ؟

جواب دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک امامت کبرے۔ جو لوگوں کے دین و دنیا کے مصالح کی حفاظت کے لیے بطور نیابت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہوتی ہے۔ دوسرے امامت صغرے اور وہ مقتدی کی نماز کا۔ امام کی نماز سے چند شرطوں کے ساتھ وابستہ ہونیکا نام ہے *

سوال وہ شرطیں کیا کیا ہیں ؟

جواب اول شرط مقتدی کو اقتدا کی نیت کرنا ہے۔ دوسری شرط۔ امام اور مقتدی کی جگہ کا ایک ہونا ہے۔ اگر امام سواری پر ہو اور مقتدی پیادہ ہو یا برعکس۔ یا امام دوسری سواری پر ہو اور مقتدی دوسری پر۔ یا امام مکان میں ہو اور مقتدی دوسرے مکان میں۔ تو ان صورتوں میں بوجہ نہ ہونے اتحاد مکان کے اقتدا صحیح نہیں۔ تیسری شرط دونوں کی نماز کا ایک ہونا ہے۔ اگر امام اور فرض پڑھتا ہو اور مقتدی دوسرا۔ یا امام نفل پڑھتا ہے اور مقتدی فرض۔ تو بوجہ ایک نماز نہ ہونے کے اقتدا صحیح نہیں۔ چوتھی شرط امام کی نماز کا مقتدی کے گمان میں صحیح ہونا ہے۔ اگر مقتدی کی دانست میں امام کی نماز صحیح نہیں تو اقتدا بھی صحیح نہیں۔ پانچویں شرط۔ امام سے مقتدی کا بلحاظ ایڑیوں کے آگے نہ بڑھنا ہے۔ یعنی اگر مقتدی امام سے آگے بڑھ جائیگا تو اقتدا صحیح نہیں رہے گا۔ اور اگر بوجہ طول ہونے پاؤں کے انگلیاں آگے نکلجائیں تو اقتدا صحیح ہے۔ چھٹی شرط مقتدی کا امام کے ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کو جاننا ہے خواہ خود دیکھکر جانے یا آواز سنکر جانے یا دوسروں کو دیکھکر جانے۔ ساتویں شرط مقتدی کا امام کے حال کو جاننا ہے یعنی یہ کہ یہ امام مقیم ہے یا مسافر۔ خواہ یہ جاننا نماز سے پہلے ہو یا پیچھے۔ اگر ایسی صورت ہو کہ امام نے چار رکعت نماز میں دو رکعت پر سلام پھیرا۔ اور مقتدیوں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ امام نے بھولکر سلام پھیرا یا سفر کے سبب سے تو اقتدا صحیح نہیں۔ آٹھویں شرط مقتدی کا کل ارکان میں شریک رہنا ہے اگر کسی

کین کو بالکل چھوڑ دے یا پہلے ادا کردے تو اقتدا صحیح نہیں ہوا۔ نویں شرط نماز کی شرائط اور ارکان کی بجاآوری میں مقتدی کا امام کی مانند یا کمتر ہونا ہے۔ یعنی اگر امام رکوع اور سجدہ کرنے والا ہے اور مقتدی بھی ایسا ہی ہے یا امام اشارہ سے نماز پڑھتا ہے اور مقتدی بھی اشارہ سے تو بوجہ مانند ہونے ادائگی ارکان کے ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی اقتدا صحیح ہے نہ کہ برخلاف صورت میں۔ یعنی اگر امام اشارہ سے نماز پڑھنے والا ہو اور مقتدی رکوع اور سجود سے۔ تو اب اقتدا صحیح نہیں (شامی)

سوال۔ نابالغ کا اقتدا تراویح میں بھی صحیح ہے یا نہیں؟

جواب قول مختار کے موافق کسی نماز میں بھی نابالغ کے پیچھے نماز بالغ کی صحیح نہیں۔ خواہ عید کی نماز ہو یا کسوف اور خسوف کی نماز ہو۔ اس لیے کہ لڑکے نابالغ کے ذمہ کوئی نماز نہیں اسکو تو صرف عادت ڈالنے کے لیے نماز کا حکم قبل از بلوغ دیا گیا ہے۔ اور جن مشائخ کے نزدیک لڑکے نابالغ کی نماز نفل ادا ہوتی ہے انکے نزدیک بھی امام بنانا لڑکے کا درست نہیں ہے۔ اسلیئے کہ نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والوں کا امام نہیں ہو سکتا۔ یہ صورت تو فرض نمازوں کے اقتدا کی ہے۔ اور نفل نماز میں بالغ کی نفل نابالغ کی نفل سے قوی تر ہے۔ کیونکہ بالغ کی نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے اسلیئے تراویح وغیرہ میں بھی بموجب دونوں قولوں کے اقتدا نادرست رہا (غایۃ الاوطار)

سوال ہم حنفیوں کے نزدیک امامت کا ثواب زیادہ ہے یا مؤذنی کا؟

جواب ہمارے نزدیک امامت کا ثواب زیادہ ہے (غایۃ الاوطار)

سوال امامت کے لیے زیادہ حق کسکو حاصل ہے؟

جواب سب سے پہلے وہ شخص امامت کے لیئے اولیٰ ہے جو نماز کی صحت اور فساد کے مسائل زیادہ جانتا ہو بشرطیکہ متقی[1] بھی ہو اور قرأت مسنونہ سے بھی واقف ہو۔ اگر اس بات میں دو آدمی برابر ہوں تو جو قاری ہو یعنی علم تجوید جانتا ہو وہ امام بنایا جائے۔ اگر اس صفت میں بھی برابر ہوں تو صاحب ورع[2] مستحق امامت ہے۔ پھر زیادہ عمر والا اگر ان باتوں میں بھی برابر ہوں تو ان سب باتوں میں پہلے ہونے کا لحاظ کیا جائے گا۔ اور اگر اس لحاظ میں بھی برابری ہو تو خوش خلقی کو فضیلت

---

[1] متقی اُسکو کہتے ہیں جو ظاہری گناہوں اور دین پر مطعون ہونے سے بچا ہوا ہو (منہ غفر اللہ ولوالدیہ) ۱۲

[2] ورع وہ ہے جو مشتبہ چیزوں سے بھی بچے ۱۲ (منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ)

دیجائے گی۔ پھر زیادہ سب میں خوبصورت کو۔ پھر جو ازروے حسب اشرف ہو۔ پھر نسب کی روسے فضیلت ہوگی۔ یعنی سید سب میں فاضل ہوگا۔ اور اگر دونوں سید ہوں۔ پھر جسکی آواز سب سے اچھی ہو وہ مقدم کیا جائیگا۔ پھر جس کی بیوی زیادہ حسین ہو۔ اور یہ بات لوگوں میں یا ہمسایوں میں شہرت ہوجانے سے معلوم ہوجاتی ہے اور یہ فضیلت اس وجہ سے ہے کہ اُس شخص میں مضمون عفت اور محبت کا زیادہ ہوگا۔ پھر مستحق امامت زیادہ مال والا جو حلال سے پیدا کرے۔ پھر جاہ والا۔ پھر جسکے کپڑے سب سے اچھے ہوں۔ پھر جسکا سب سے سر بڑا ہو۔ جب چند اشخاص ایک امر شرعی یا عادی میں ایک دوسرے کے مزاحم ہوں تو کسیکو بلا ترجیح مقدم نہ کیا جاوے۔ بصورت جملہ امور شرعی یا عادی میں ساوی ہونے کے قرعہ ڈالا جائے جسکے نام قرعہ نکلے وہ شخص امامت کرے یا مقتدیوں کو اختیار دیا جائے جسکو چاہیں پسند کریں اگر اونکے سوتے ہوگے مقتدی اونکے کو امام بنالیویں گے تو بُرا کرینگے۔ (شامی)

سوال ایسا امام تو اس زمانہ میں ملنا مشکل ہے تو کیا ہمارے اوپر سے بوجہ نہ ملنے ایسے امام کے جماعت ساقط ہوجائے گی جیسے کہ مذہب امامیہ میں ہے۔ جماعت ساقط ہوگئی؟

جواب بھائی یہ بحث تو فضیلت میں ہے نہ اسقاطِ جماعت میں۔ اہل سنت والجماعت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اصل نماز فاجر اور فاسق کے پیچھے بھی ہوجاتی ہے۔ برخلاف روافض کے اسلیے انکو جماعت کی حکمتوں اور برکتوں کے حاصل کرنے سے محرومی ہے اور اہل سنت کو نہیں۔

سوال وہ حکمتیں اور برکتیں جماعت کے اندر کیا کیا ہیں؟

جواب باہمی مسلمانوں میں اتحاد اور اُلفت کے سلسلہ کا منتظم رہنا۔ جاہل کا عالم سے مسائل کا سیکھنا۔ ہمسایوں اور اہل شہر کا حال دریافت ہونا۔ نماز میں دل کا لگنا۔ کُملائے امت کے انوار قلبیہ سے مستنیر ہونا اور بہت سی باتیں ہیں جنکا یہ رسالہ متحمل نہیں۔

سوال جماعت کا حکم کتنے آدمیوں کے ساتھ ہوتا ہے؟

جواب پنجوقتہ فرضوں میں امام کے سوا دو آدمیوں کے ساتھ اور جمعہ میں امام کے سوا تین آدمیوں کے ساتھ جماعت کا حکم ہے خواہ ان میں ایک لڑکا سمجھ والا ہی ہو۔ (شامی)

سوال جماعت مسجدوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے یا گھروں میں بھی ہوجاتی ہے؟

جواب گھروں میں بھی ہوجاتی ہے مگر مسجدوں کا ثواب تو مسجدوں ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ ثواب علاوہ جماعت کے ثواب کے ہے۔

سوال مسجدوں کے ثواب کی تشریح بیان کیجیے؟

جواب محلہ کی مسجد میں گھر کی نماز سے پچیس نماز کا ثواب زیادہ ہے اسیطرح محلہ کی مسجد سے جامع مسجد میں پانچسو نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ بیت المقدس کی مسجد میں پانچہزار نماز کا ثواب ہے مدینہ منورہ کی مسجد میں پچیس ہزار نماز کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور مکہ معظمہ کی مسجد میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہے۔ (در مختار)

سوال کیا اور کوئی مسجد ایسی ہے جس میں محلہ کی مسجد اور جامع مسجد سے زیادہ ثواب ہے؟

جواب ہاں وہ مسجد ہے جس میں کسی کا پیر یا استاد رہتا ہو۔ اور یہ بالاتفاق فضیلت خاص اسی شخص کے حق میں ہے (غایۃ الاوطار)

سوال اگر محلہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو اور مسجد میں جاکر نماز جماعت سے پڑھا کرے یا اپنے محلہ کی مسجد میں ہی نماز پڑھے؟

جواب ایسی صورت میں محلہ والے کو محلہ کی مسجد کے سوا دوسری مسجد میں جانا درست نہیں خواہ جامع مسجد ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ اسپر اسی مسجد کا حق ہے۔ پس اسی مسجد میں اذان کہے اور تنہا نماز پڑھے۔ یہ تنہا نماز اس مسجد کی اسکے حق میں دوسری مسجدوں کی جماعت سے بہتر ہے (غایۃ الاوطار)

سوال اگر محلہ میں دو مسجدیں ہوں تو نماز کے لیے کونسی حقدار زیادہ ہے؟

جواب جو اُسکے مکان کے قریب تر ہے (در مختار)

سوال اگر دونوں کا فاصلہ برابر ہو تو کس میں نماز پڑھے؟

جواب جو مسجد پُرانی ہو (غایۃ الاوطار)

سوال اگر کوئی مسجد سے اذان کے بعد بلا نماز ادا کیے چلا جائے تو کیسا؟

جواب مکروہ ہے مگر امام اور مؤذن کا دوسری مسجد کو واسطے پڑھانے نماز کے چلا جانا مکروہ نہیں (عالمگیری)

سوال مسجدوں میں کیا کیا باتیں ناجائز ہیں؟

جواب اوّل سوال کرنا سو وہ بہتر ہے سائل کو دینا اُس حال میں کہ جب لوگوں کی گردنوں پر پھلانگتا

تیسرے گم شدہ چیز کا تلاش کرنا چوتھے لغو اشعار پڑھنا۔ پانچویں آوازوں کا بلند کرنا یعنی چیخنا چھٹے وضو کرنا۔ ساتویں کھانا اور سونا سوائے معتکف کے۔ آٹھویں لہسن اور پیاز اور مثل اسکے کھا کر آنا۔ نویں خرید فروخت کرنا۔ دسویں لوگوں سے باتیں کرنے کی نیت سے جانا اور پھر دنیا کی باتیں کرنا اور اگر اس نیت سے نہ جائے اور پھر باتیں دنیاوی ہو جائیں تو مضائقہ نہیں۔ (غایۃ الاوطار)

سوال پنجوقتہ فرض نمازوں میں جماعت سے نماز پڑھنا کیسا؟

جواب واجب ہے۔ اگر بلا عذر جماعت ترک کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

سوال وہ عذر کیا ہیں؟

جواب بیماری۔ اپاہج ہونا۔ مینہ اور کیچڑ کا ہونا۔ شدت کا جاڑہ پڑنا سخت اندھیرا ہونا۔ رات کے وقت آندھی کا آنا۔ اپنے مال پر چوروں کا یا قرضخواہ یا ظالم یا قافلے کے چلے جانے کا خوف ہونا مریض کی خدمت کرنا۔ اس کھانے کا سامنے آجانا جس کی طرف اسکا نفس مشتاق ہے علم فقہ کی شغولی شیخوخیت۔ یہ عذرات ہیں کہ جنکے سبب سے ترک جماعت سے گنہگار نہیں ہوتا۔ بلکہ دل میں حسرت ہونے کی وجہ سے ثواب جماعت ملتا رہتا ہے۔ ہاں علاوہ ان عذرات کے اگر جماعت ترک کریگا تو گنہگار ہوگا (شامی)

سوال جمعہ اور عیدین میں جماعت کیسی ہے؟

جواب ان میں جماعت کا ہونا شرط ہے بغیر جماعت کے یہ نمازیں درست نہیں (غایۃ الاوطار)

سوال تراویح میں جماعت کیسی ہے؟

جواب سنت کفایہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال رمضان شریف میں وتروں کے اندر جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب مستحب ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال کسوف اور خسوف کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب سنت ہے (عالمگیری)

سوال نفل نمازوں میں جماعت کیسی؟

جواب بلانے کے ساتھ نادرست ہے اور اگر بلا بلائے دو تین آدمی جمع ہو جائیں تو جائز ہے اور

---

۱۵ سورج گہن کو کہتے ہیں ۱۲ (منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ) ۵۲ خسوف چاند گہن کو کہتے ہیں ۱۲ (منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ)

تین سے زیادہ بغیر بلانے کے ساتھ ہی جماعت مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال اس زمانہ میں عورتوں کا مسجدوں میں حاضر ہوکر شریک جماعت ہونا کیسا؟

جواب بسبب ظہور فساد کے مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال اگر فجر اور عشا کی جماعتوں میں بوڑھی عورتیں شریک ہوجائیں تو کیسا؟

جواب اس زمانہ میں کسی نماز میں بھی عورت کا خواہ جوان ہو یا بوڑھی مسجدوں میں آنا خالی کراہت سے نہیں۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ (عالمگیری)

سوال وہ کون ہیں جن کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟

جواب۔ اوّل مجنون دائمی۔ دوسرے مدہوش۔ تیسرے نابالغ۔ چوتھے عورت۔ پانچویں خنثے۔ چھٹے معذور[۱]۔ ساتویں مسبوق۔ آٹھویں لاحق۔ نویں بدعتی جیسے۔ رافضی قدری جہمی مشبہ اور غیر مقلد اور وہ مقلد کہ جو خدا کے جھوٹ بول سکنے کے معتقد ہیں۔ وغیرہ وغیرہ نعوذ باللہ منہا۔ اتنے آدمی امام ہونیکے قابل نہیں۔ (عالمگیری۔ فتح المبین)

سوال وہ کون ہے جسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے؟

جواب وہ فاسق ہے۔

سوال فاسق کسکو کہتے ہیں؟

جواب فاسق وہ ہے جو گناہ کبیرہ علانیہ کرے۔

سوال وہ کون ہیں جنکے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے؟

جواب وہ آٹھ آدمی ہیں غلام۔ جاہل۔ ولد الزنا۔ کم عقل۔ مفلوج۔ مبروص یعنی برص والا۔ مجذوم یعنی جذام والا۔ بے ڈاڑھی والا یعنی کوسہ۔ اور یہ کراہت تنزیہی بھی اُس وقت ہے جب انکے کوئی اُن سے بہتر اُس جگہ موجود ہو ورنہ پھر یہ کراہت بھی نہیں (غایۃ الاوطار)

سوال جس مسجد میں ایک دفعہ جماعت مع اذان اور اقامت کے ہوچکی ہو پھر اُسمیں دوسری جماعت کرنا کیسا؟

جواب اگر یہ مسجد محلہ کی ہے جسمیں امام اور موذن اور نمازی معین ہیں تو جماعت ثانی مکروہ ہے

---

[۱] معذور اپنے جیسے معذور کی نماز پڑھا سکتا ہے مثلاً توتلا ہکلا یا وہ شخص کہ جسکو عارضہ سلسل البول کا ہو تو وہ اپنے ہی جیسے معذوروں کی امامت کرسکتا ہے صحیح پڑھنے والوں کی توتلا اور ہکلا امامت نہیں کرسکتا اسیطرح سلسل البول والا کسیر[illegible] معذور کی امامت نہیں

ہٹ کر بغیر دوسری اذان کے بالاتفاق اور بالاجماع جائز ہے۔ دوسری اذان کے ساتھ ایسی مسجد میں جماعت ثانی مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر یہ مسجد ایسی ہے جس میں نہ امام مقرر ہے نہ مؤذن نہ نمازی تو اس میں دوسری اذان کے ساتھ بھی جماعت ثانی بلاکراہت درست ہے۔ (عالمگیری۔ شامی)

سوال۔ امام کے لیے کیا کیا باتیں مکروہ تحریمی ہیں؟

جواب۔ اول نماز کا قرأت اور اذکار مسنون سے زائد طول دینا خواہ قوم راضی ہو یا نہ ہو۔ دوسرے صرف اجنبیہ عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ میں کہ جہاں امام کی محرمہ عورتوں میں سے کوئی نہ ہو۔ تیسرے امام کا صف کے بیچ میں کھڑا ہونا۔ بشرطیکہ وہ صف دو مقتدیوں سے زیادہ کی ہو اور اگر دو مقتدیوں کے بیچ میں کھڑا ہوگا تو مکروہ تنزیہی ہوگی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک مقتدی کس طرف کھڑا ہو؟

جواب امام کے داہنی جانب کھڑا ہو۔ اس طرح سے کہ اسکے پاؤں کی انگلیاں امام کی ایڑی کے پاس ہوں۔ بائیں طرف کھڑا ہونا ایک مقتدی کو مکروہ تنزیہی ہے (درمختار)

سوال ایک مقتدی امام کے برابر کھڑا ہے۔ پھر دوسرا شخص آیا اسکو کیا کرنا چاہیے؟

جواب یہ شخص اس مقتدی کو پیچھے کو کھینچ لے۔ خواہ نیت باندھ کر کھینچے یا بے نیت باندھے اور اس ہٹنے میں مقتدی اصلاح نماز کی نیت کرے۔ اور اگر یہ نیت نہ ہوگی تو نماز فاسد ہوگی اور اگر وہ پہلا مقتدی اپنی جگہ سے نہ ہٹے گا اور پیچھے اور مقتدیوں کے ساتھ صف ہو جائیگی تو بالاتفاق نماز مکروہ ہوگی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال۔ اگر کہیں ایسی جگہ ہو کہ مقتدی کو پیچھے ہٹنے کی جگہ نہیں ہے تو کیا ہونا چاہیے؟

جواب اس وقت میں امام ایک ڈگ میں آگے بڑھ جائے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص ایسے وقت میں آیا جب کہ صف بھر چکی تھی تو اب یہ شخص اکیلا کھڑا ہو یا کیا؟

جواب اس شخص کو امام کے رکوع میں جانے تک انتظار دوسرے مقتدی کا کرنا چاہیے۔ اگر اس وقت تک کوئی اور مقتدی میسر نہ آئے تو جب امام رکوع کرے تو اول صف یا دوسری صف میں سے کسی مسئلہ جاننے والے کو کھینچ لے اور اگر ایسا شخص نہ ہو تو نہ کھینچے۔ خود اکیلا امام کے

لہ یہ حکم صرف مکان ہی کے لیے ہو مسجد کے لیے نہیں۔ بشرطیکہ مسجد کا دروازہ کھلا ہوا ہو (غایۃ الاوطار) ۱۲

پیچھے سیدھ میں کھڑا ہو جائے۔ اسوقت میں اکیلا کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (غایۃ الاوطار)

سوال - صفوں میں سب سے بہتر صف از روئے نزول رحمت کونسی ہے ؟

جواب - پہلی صف۔ پھر دوسری صف۔ پھر تیسری صف۔ علیٰ ہذا۔ مگر جنازہ کی نماز میں اسکے برعکس ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال - وضو والے کا اقتدا تیمم والے کے پیچھے۔ اور عذر والے کا اقتدا اسی جیسے عذر والے کے پیچھے۔ پاؤں دھونے والے کا پاؤں یا جبیرہ پر مسح کرنیوالے کے پیچھے۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا بیٹھکر نماز پڑھنے والے کے پیچھے۔ صحیح آدمی کا کبڑے اور ایسے لنگڑے کے پیچھے کہ پورے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکے۔ نفل پڑھنے والوں کا فرض پڑھنے والوں کے پیچھے۔ مقیم کا مسافر کے پیچھے۔ اور مسافر کا مقیم کے پیچھے اقتدا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب - ان سب کا اقتدا جائز ہے۔ مگر مسافر کا اقتدا پیچھے مقیم کے بعد وقت نکلنے کے جائز نہیں۔ (غایۃ الاوطار۔ عالمگیری۔ کبیری)

سوال صف میں امام کے پیچھے کسقدر فاصلہ ہونا چاہیئے جو صحت اقتدا کے لیے ضروری ہے ؟

جواب مسجد خواہ بڑی ہو یا چھوٹی اور عیدگاہ اور جنازہ گاہ میں تو چاہے کہیں اقتدا کرے نماز جائز ہے۔ مگر جنگل میں دو صفوں کے فاصلہ کی مقدار پر بھی اقتدا صحیح نہیں (عالمگیری)

سوال مسجد کی چھت پر اقتدا صحیح ہے یا نہیں ؟

جواب اگر مقتدیوں کو امام کا حال مشتبہ نہ ہوتا ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں (عالمگیری)

سوال اگر امام شاہراہ عام پر جنازہ وغیرہ کی نماز پڑھاوے تو مقتدیوں میں اور اس میں کسقدر فاصلہ ہونا چاہیئے ؟

جواب جب امام ایسے رستہ میں کھڑا ہو اور لوگ راستے کے اندر اسکے پیچھے صف باندھیں تو امام اور مقتدیوں میں اسقدر فاصلہ ہونا چاہیئے کہ گاڑی نہ گزرے اور اگر اسقدر فاصلہ چھوڑا کہ گاڑی گزر جائے تو اقتدا صحیح نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال صفوں میں ترتیب کس طرح ہونی چاہیئے ؟

جواب اس طرح پر ہونی چاہیئے کہ اول صف مردوں کی ہو۔ انکے پیچھے صف لڑکوں کی ہو

پھر انکے پیچھے خنثے کی۔ پھر عورتوں کی۔ پھر لڑکیوں کی ہو۔ اس ترتیب سے صف آراستہ کریں اور مقتدیوں پر لازم ہے کہ جب نماز پر کھڑے ہوں تو برابر کھڑے ہوں۔ درمیان کے فاصلے بند کریں۔ اور مونڈھے سے مونڈھا برابر کریں۔ اور امام صف کے بیچ کے مقابلے میں آگے کھڑا ہو۔ اگر داہیں بائیں کھڑا ہوگا تو مخالفت سُنت لازم آئے گی۔ پھر امام کے پیچھے مقابلہ میں وہ شخص کھڑا ہو جو جماعت میں سب سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام اُنکو چھوڑ دے تو مقتدی بھی چھوڑ دے اور امام کی تابعداری کرے؟

جواب وہ پانچ چیزیں ہیں۔ اوّل عیدین کی تکبیریں۔ دوسرے پہلا قعدہ۔ تیسرے تلاوت کا سجدہ چوتھے سہو کا سجدہ۔ پانچویں قنوت۔ (درمختار)

سوال وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام اُن کو ادا کرے تو مقتدی اُنکے ادا کرنے میں امام کی تابعداری نہ کرے؟

جواب وہ چار چیزیں ہیں۔ اوّل عیدین کی تکبیرات میں زیادتی کرنا۔ یعنی اگر امام سولہ[٥١] سے زیادہ تکبیر کہے تو مقتدی اُسکا ساتھ نہ دیں۔ دوسرے چار سے زیادہ کرنا تکبیر کا جنازہ کی نماز میں۔ تیسرے زیادہ کرنا کسی رُکن کا یعنی دو سے زیادہ سجدہ کرنا۔ یا دوبار رکوع کرنا۔ چوتھے پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جانا۔ یہ چیزیں ہیں جن میں متابعت امام کی مقتدی نہ کرے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام اُنکو ترک کردے تو مقتدی ادا کرے؟

جواب وہ آٹھ چیزیں ہیں۔ اوّل تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانا۔ دوسرے ثنا کا پڑھنا۔ تیسرے تکبیرات انتقالی یعنے رکوع وسجود وغیرہ کے وقت تکبیر کہنا۔ چوتھے تسبیحات رکوع وسجود پڑھنا پانچویں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا۔ چھٹے تشہد پڑھنا۔ ساتویں لفظ السلام پڑھنا آٹھویں تکبیرات تشریق[٥٢] کہنا۔

سوال اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں چلا جائے تو کیسا؟

جواب مکروہ ہے۔ اسی طرح سجدہ اور رکوع میں سے پہلے مقتدی کا سر اُٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے (عالمگیری)

٥١ مقتدی اگر امام کی آواز نہیں سُنتا اور مکبّروں کی ہی آواز سنتا ہو تو اب سولہ سے زیادہ میں بھی متابعت درست ہو (شامی کبیری)

٥٢ تکبیرات تشریق یہ ہیں کہ نویں تاریخ ذی الحجہ کی صبح سے بعد ہر فرض نماز کے مقتدی اور امام سب اسطرح پڑھیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۱۲

سوال اگر مقتدی تمام رکنوں میں امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرے تو اُسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب اُس پر واجب ہے کہ ایک رکعت بلا قرأت پڑھے اور اپنی نماز تمام کرے۔ (عالمگیری)

سوال اگر مقتدی سے پہلے امام قعدہ اولیٰ میں سے التحیات پڑھکر کھڑا ہو جائے یا قعدہ اخیر میں مقتدی سے پہلے امام درود اور دعا پڑھکر سلام پھیرے۔ یا رکوع اور سجدہ کی تسبیحات امام مقتدی سے پہلے پڑھکر سر اُٹھالیوے تو اب مقتدی انکو پورا کرکے اُٹھے یا چھوڑ کر امام کی متابعت کرے؟

جواب انکو چھوڑ دے اور امام کی تابعداری کرے۔ اسیطرح دعا قنوت کو بھی چھوڑ دے اور رکوع میں امام کے ساتھ چلا جائے۔ (عالمگیری)

سوال مقتدی کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

جواب چار قسم کے۔ ایک مدرک۔ دوسرا لاحق۔ تیسرا مسبوق۔ چوتھا مسبوقِ لاحق+

سوال ہر ایک کی تعریف مفصل بیان فرمائیے؟

جواب مقتدی مدرک وہ ہے جس نے پوری نماز اول سے آخر تک امام کے ساتھ ادا کی۔ اور مقتدی لاحق وہ ہے جس کی کل یا بعض رکعت بعد اقتدا تحریمہ کے کسی عذر سے فوت ہوجائیں اور مسبوق وہ ہے جس کی اقتدا سے پہلے امام سب یا بعض رکعتیں پڑھ چکا ہو اور یہ اخیر رکعت کے رکوع کے بعد یا پہلی دوسری رکعت میں ملا ہو۔ اور مسبوق لاحق وہ ہے کہ جو دوسری رکعت میں بحالت قیام امام کے ساتھ شریک ہوا اور پھر تیسری یا چوتھی رکعت میں سوگیا یا حدث ہوگیا۔ اور امام کے ایک دو رکن ادا کرنے یا پوری نماز ادا کرنے کے بعد بیدار ہوا یا وضو سے فارغ ہوا+

سوال مسبوق اپنی بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب جس طرح گئی ہے اُسی طرح ادا کرے۔ مثلاً ظہر کی نماز میں مسبوق نے چوتھی رکعت امام کے ساتھ پائی۔ تو اب بعد سلام امام کے اُن تین رکعتوں کو جو فوت ہوئی ہیں اسطرح ادا کرے کہ اول رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللہِ اور اَلْحَمْدُ شریف اور سورۃ پڑھکر رکوع کرے پھر قومہ کرے۔ اور دونوں سجدوں کے بعد تشہد کے لیے بیٹھے کیونکہ تشہد دو رکعتوں کے بعد ہوتا ہے۔ پس تشہد کے حق میں ایک رکعت جو امام کے ساتھ ادا کی وہ اور ایک یہ جو بعد امام کے ادا کی۔ سے لی گئی ہے۔ پھر تشہد کے بعد دوسری رکعت کو کھڑا ہو۔ اُس میں بھی قرأت پڑھے

گر تشہد کے لیے نہ بیٹھے۔ تیسری رکعت کو کھڑا ہو جائے اور یہ تیسری رکعت جو مع رکعت امام کے چوتھی ہے خالی پڑھے۔ غرض مسبوق بقیہ نماز کو اس طرح ادا کرے جیسی اُسکی فوت ہوئی ہے یعنی دو بھری اور ایک خالی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال لاحق اپنی نماز کو کس طرح ادا کرے؟

جواب لاحق بروقت بیداری اُس رکن کو کہ جس میں اُسکا امام موجود ہے اپنی ترتیب نماز چھوڑ کر نہ ملجائے بلکہ اُسی ترتیب سے ادا کرے جسطرح امام ادا کر گیا ہے۔ مثلاً یہ پہلی رکعت کے سجدہ میں سو گیا یا اِسکو حدث ہو گیا۔ اور اسکے جاگنے اور وضو سے فارغ ہونے تک امام دوسری رکعت کے قعدہ میں جا پہنچا تو اب اس مقتدی لاحق کو یہ کرنا چاہیئے کہ سجدہ دوبارہ ادا کرکے پھر تمام ارکان بالترتیب ادا کرے۔ گو اسکا امام آگے بڑھتا جائے۔ یہانتک کہ امام نماز سے باہر ہو جائے تب بھی یہ لاحق (اپنی ترتیب چھوڑے بلکہ اپنی ترتیب کے ساتھ امام کی پیروی کیئے جائے۔ اسی کا نام اقتدا ہے اسلیئے کہ لاحق مثل مقتدی مدرک کے ہی یعنی نہ تو فوت شدہ رکعتوں میں قرأت پڑھے گا اور نہ سجدہ سہو اپنے سہو سے کریگا۔ (درمختار)

سوال مسبوق لاحق اپنی نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب مسبوق لاحق پہلے اپنی اُس رکعت کو ادا کرے جو اقتدا کی حالت میں فوت ہوئی ہے پھر اُس رکعت کو ادا کرے جو اقتدا سے پہلے فوت ہوئی ہے۔ مثلاً دوسری رکعت میں اُس نماز کی جو چار رکعت والی ہے ایک شخص آکر ملا اور تیسری رکعت میں اُسکو حدث ہو گیا یا سو گیا۔ تو اب بعد وضو یا بیداری پہلے تیسری رکعت کو بلا قرأت ادا کرے۔ اگر امام اُسکا اخیر قعدہ تک ملجائے تو خیر ورنہ سب ارکان جو اُسکا امام کر گیا ہے اخیر قعدہ تک یہ بھی تنہا ادا کرے بعد ادائیگی قعدہ آخیرہ وہ رکعت جو اقتدا سے پہلے فوت ہوئی ہے اُسکو ادا کرے۔ اِس رکعت میں بحالت مسبوقی سُبحانک اللّٰھم اور اعوذ اور بسم اللہ اور الحمد شریف اور سورۃ سب پڑھے اس رکعت میں جسمیں کہ مسبوق ہے قرأت کے حکم میں منفرد کی مانند ہے اور اُن رکعتوں میں جس میں کہ لاحق تھا حکماً امام کے پیچھے ہے اسلیئے قرأت نہیں پڑھے گا۔ بمقدار قرأت خاموش رہے گا۔ (عالمگیری)

سوال مسبوق اگر امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہو کر اپنی بقیہ نماز کو ادا کرے تو کیسا؟

جواب اگر بغیر بیٹھنے قدر تشہد کے کھڑا ہو گیا ہے تب تو عذر اور بلا عذر نماز فاسد ہی۔ اسلیے

کہ قعدۂ اخیرہ کی فرضیت ساقط ہو گئی۔ اور اگر قدر تشہد بیٹھنے کے بعد بلا عذر سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو نماز مکروہ تحریمی ہو گئی۔ اور اگر عذر کیساتھ قعدہ کے بعد قبل از سلام امام کھڑا ہو گیا تو جائز ہے (عالمگیری)

سوال وہ عذر کیا ہیں کہ جنکے سبب سے مسبوق مقتدی کو امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہونا اور اپنی بقیہ نماز کو ادا کرنا درست ہے۔ بشرطیکہ قدر تشہد بھی امام کے ساتھ مسبوق بیٹھ لیا ہو۔؟

جواب وہ عذر یہ ہیں۔ اوّل خوف بے وضو ہوجانے کا۔ دوسرے خوف وقت کے جاتے رہنے کا تیسرے وقت پورا ہوجانے مُدت مسح کا چوتھے خوف گزرنے آدمیوں کا اُسکے سامنے سے۔ (درمختار)

سوال اگر مسبوق عذرات مذکورہ میں سے کسی عذر کے ساتھ بقدر تشہد بیٹھکر اپنی بقیہ نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اور پھر معلوم ہوا کہ امام نے سجدہ سہو کیا اب اسکو کیا کرنا چاہیئے۔؟

جواب مسبوق نے جب تک اپنی نماز کا سجدہ نہیں کیا ہے عود کرکے امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہوجائے اور اگر سجدہ سے اپنی رکعت کو مقید کر لیا ہے تو اپنی نماز کے اخیر میں سجدہ سہو اپنے امام کا ادا کرے اور یہ حکم نماز کے اخیر میں سجدہ سہو کرنے کا استحسانًا دیا گیا ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال یہ حکم تو سجدۂ سہو کا معلوم ہوا اور اگر امام کے ذمہ سجدہ صلبی یا سجدہ تلاوت ہو اور مسبوق کو بعد کھڑے ہونے کے معلوم ہو تو کیا کرے ؟

جواب اس وقت بھی جبتک اپنی رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے عود کرکر امام کی متابعت کرے یعنی امام کے ساتھ سجدہ صلبی اور سجدہ تلاوت مع سجدہ سہو کے ادا کرے۔ پھر اپنی نماز پڑھے۔ اور اگر عود نہ کرے گا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔ اور اگر رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا ہے تو خواہ عود کرے یا نہ کرے دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہوگی۔ (عالمگیری۔ غایۃ الاوطار)

سوال اگر مسبوق نے امام کے ساتھ یا امام سے پہلے سہوًا سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں ؟

جواب اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال اگر مسبوق کا امام پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوا اور مسبوق نے اُسکا اتباع کیا تو اُسکے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب اگر امام اخیر قعدہ کرکر کھڑا ہوا ہے تب تو مسبوق کی نماز فاسد ہوجائیگی اسلیئے کہ مسبوق نے علیحدہ ہوجانے کے موقع میں اقتدا کیا اور اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہیں کیا ہے تو نماز مسبوق کی اُس

وقت تک فاسد نہ ہوگی جب تک امام سجدہ پانچویں رکعت کا نہ کرے۔ بعد پانچویں رکعت کے سجدہ کے مسبوق اور کل مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال مسبوق کو بعد سلام امام کے کسوقت اپنی بقیہ نماز پڑھنے کے لیے اُٹھنا چاہیئے ؟

جواب جب امام دونوں طرف سلام پھیر دے اور یہ معلوم ہو جائے کہ اب امام کے ذمہ کوئی سجدہ باقی نہیں۔ (عالمگیری)

سوال مسبوق بعد تشہد پڑھنے کے امام کے سلام پھیرنے تک کیا کرے ؟

جواب مسبوق کو لازم ہے کہ امام کے قعدہ اخیرہ میں اس طرح آہستہ آہستہ تشہد پڑھے کہ امام کے سلام کے قریب فارغ ہو اور اگر امام سے پہلے تشہد پڑھ لے تو صرف اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کی تکرار کیا کرے یا چُپ رہے (عالمگیری۔ غایۃ الاوطار)

سوال مسبوق دوسری رکعت میں اُسوقت شریک ہوا جب کہ امام جہر سے قرأت پڑھ رہا ہے تو اب اسکو ثنا یعنے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا چاہیئے یا نہیں ؟

جواب نہیں چاہیئے۔ اسلیے کہ قرآن کا سُننا واجب ہے اور ثناء کا پڑھنا سنت ہے تو واجب کے مقابلہ میں اسکو ترک کرے۔ اسیطرح وہ شخص بھی کہ جو اول رکعت میں بروقت پڑھنے قرأت کے شریک جماعت ہوا ہو۔ ترک کرے۔ (عالمگیری۔ کبیری)

سوال یہ حکم تو جہری نماز کا معلوم ہوا اور اگر سری نماز میں مسبوق دوسری رکعت میں شریک ہو تو بھی ثناء پڑھے یا نہیں ؟

جواب بہتر یہ ہے کہ اُسوقت بھی پڑھے جبکہ شریک ہوا ہے اور جب اپنی رکعت علیحدہ پڑھے۔ اُسوقت بھی پڑھے۔ (کبیری)

سوال مسبوق اگر امام کو رکوع یا سجدے میں پاوے تو بھی ثناء پڑھے یا نہیں ؟

جواب اگر اسکو ظن غالب ہو کہ میں ثناء پڑھکر رکوع یا سجدہ میں ضرور ملجاؤں گا تب تو پڑھکر شریک ہو ورنہ ثناء کو ترک کر کر رکوع میں شریک ہو جائے۔ (عالمگیری)

سوال اگر مسبوق نے قعدہ میں امام کو پایا تو بھی ثناء پڑھے یا نہیں ؟

جواب قعدہ میں بغیر ثناء پڑھے ملجائے (عالمگیری)

سوال اگر امام کو نماز میں حدث ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب فوراً ہٹ کر اسی رکن میں اپنا خلیفہ مقرر کرے اور ہٹنے کی صورت یہ ہے کہ جھکا ہوا ناک پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی جگہ سے علیحدہ ہو تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ امام کی نکسیر پھوٹی ہے (عالمگیری)

سوال خلیفہ کو اگر یہ نہیں معلوم ہو کہ امام کس کس رکن کو چھوڑ کر چلا ہے اور مجھکو اسکی جگہ کونسا رکن ادا کرنا چاہیئے تو امام اپنے خلیفہ کو کس طرح اُس وقت میں ہدایت کرے؟

جواب امام پہلی صف میں سے ایسے شخص کو جو نہیں ابتدا سے صلاحیت امام ہونے کی ہو اور مسائل خلیفہ ہونے کی بھی جانتا ہو طلب کرے اور نیز مقام کی علامت بھی علیحدہ ہدایت کرے مثلاً اگر قرأت چھوٹی ہے تو منہ پر ہاتھ رکھدے اور اگر ایک رکعت رہی ہے تو ایک انگلی اٹھائے اور دو رکعت رہی ہیں تو دو۔ اور اگر تین رکعت رہی ہیں تو تین انگلیاں اٹھائے۔ اور اگر رکوع رہا ہے تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھدے۔ اور اگر سجدہ رہا ہے تو پیشانی پر۔ اور اگر سجدۂ تلاوت چھوٹا ہے تو پیشانی اور زبان پر انگلی رکھدے۔ اور اگر سجدہ سہو باقی ہے تو دل پر ہاتھ رکھدے اور جب خلیفہ کو حال معلوم ہو تو پھر ان اشارے کے ساتھ ہدایت کی کوئی ضرورت نہیں (عالمگیری)

سوال کیا خلیفہ کے پیچھے امام پھر اپنی اُسی نماز کو پڑھ سکتا ہے؟

جواب ہاں بعد فراغ وضو پڑھ سکتا ہے اُسکو بنا کہتے ہیں

سوال بنا منفرد اور مقتدی کو بھی درست ہے یا صرف امام کو ہی جائز ہے؟

جواب بنا سب کو جائز ہے۔ مگر منفرد کو افضل بنا سے از سر نو نماز پڑھنا ہے اور امام اور مقتدی کو افضل بنا ہے اسلیئے کہ مقتدی اگر بنا نہ کرے گا تو جماعت کے ثواب سے محروم رہیگا (عالمگیری)

سوال کیا بنا کرنے کے لیے کچھ شرطیں ہیں؟

جواب ہاں شرطیں ہیں۔ بغیر ان شرطوں کے بنا درست نہیں۔ اوّل شرط یہ ہے کہ ایسا حدث ہو جو موجب وضو ہو اور اُسمیں اُسکا اختیار بھی نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ نمازی کے بدن سے حدث کا ہونا ہو اگر خارج سے بدن پر نجاست مانع صلوٰۃ آگئے تو اب بنا درست نہیں تیسری شرط یہ ہے کہ حدث کثیر الوقوع ہو نادر الوقوع نہ ہو جیسے کہ بیہوشی کہ یہ حدث نادر الوقوع ہے۔ اس پر بنا درست نہیں چوتھی شرط یہ ہے کہ نمازی کا حدث کی حالت میں کسی رکن کا ادا نہ کرنا ہے یعنی

اگر سجدہ میں حدث ہوا اور بقصد ادا سر اٹھایا تو نماز فاسد ہوگی۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ چلنے کی حالت میں کوئی رکن ادا نہ کرے۔ مثلاً جب وضو کو گیا۔ پھر لوٹنے کیوقت قرأت پڑھتا ہوا آیا تو بنا درست نہیں۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ کوئی فعل نماز کے مخالف نہ کرے مثلاً کھانا کھائے گا یا پانی پی ئے گا یا اور کوئی حرکت کر بیٹھے گا تو نماز ٹوٹ جائے گی اور بنا صحیح نہ ہوگی۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ بلاضرورت نہ چلے۔ مثلاً وضو کے لیے پاس پانی کے ہوتے ہوئے دور چلا جائے اس صورت میں بھی بنا نہ ہوگی۔ آٹھویں شرط یہ ہے کہ بلا عذر دیر نہ لگائی جائے نویں شرط یہ ہے کہ کوئی حدث پہلا یاد نہ آیا اگر اسوقت کوئی اور حدث پہلا یاد آگیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسیطرح نماز فائتہ کا یاد نہ آنا ہے صاحب ترتیب کو۔ دسویں شرط یہ ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان آڑ نہ ہو۔ یہ شرطیں ہیں جنکے ساتھ بنا جائز ہے (عالمگیری)

سوال اگر کسی امام کی امامت سے قوم ناخوش ہو تو اس امام کو بحالت ناخوشی قوم امامت کرنا کیسا؟

جواب اگر قوم کی ناخوشی کسی امر شرعی کے سبب سے ہے تب تو امام کو امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر کسی امر دنیاوی کیوجہ سے ناخوشی ہو تو معتبر نہیں (غایۃ الاوطار)

سوال اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کسی نماز کے رکن کے ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف ہو مثلاً قوم کہے تین رکعت پڑھی گئی ہیں۔ اور امام کہے کہ چار۔ تو کس کا قول معتبر ہے؟

جواب اگر امام کو چار رکعت ہونے کا یقین ہے تو امام کا ہی قول معتبر ہے قوم کے کہنے سے نماز کا اعادہ نہ ہوگا۔ اور اگر امام کو شک ہے تو پھر مقتدیوں کا قول معتبر ہوگا اور وہ نماز پھر سے پڑھی جائے گی (عالمگیری)

سوال اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو۔ بعض کہیں تین رکعت پڑھی ہیں اور بعض کہیں چار تو اب کیا کیا جائے؟

جواب اس صورت میں جس فریق کے ساتھ امام ہوگا اُسیکا قول معتبر ہے خواہ ایک ہی آدمی کے ساتھ امام ہو۔ (عالمگیری)

سوال اگر ایک شخص کو مقتدیوں میں سے یقین ہے کہ تین رکعت ہوئی ہیں اور ایک کو یقین ہے کہ چار رکعت اور امام اور باقی مقتدیوں کو شک ہے تو اب کیا کیا جائے؟

جواب کچھ بھی نہ کیا جائے اُسی نماز پر رہیں جو پڑھ لی گئی ہے۔ (عالمگیری)

سوال ایک مقتدی کو یقین ہے کہ امام نے تین رکعت پڑھی ہیں اور باقی قوم اور امام کو شک ہے تو کیا کیا جائے ؟

جواب اس صورت میں ایک مقتدی کے یقین پر اور اسکی مخالفت پیدا نہ ہونے پر احتیاطاً نماز کا اعادہ کریں۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص کو ایک رکعت امام کے ساتھ ملی۔ آیا یہ شخص جماعت سے نماز پڑھنے والا ہوا یا نہیں ؟

جواب یہ شخص بالاتفاق جماعت سے نماز پڑھنے والا نہیں ہے۔ جماعت کا ثواب پا لیوے گا خواہ دو رکعت والے فرض ہیں سے ایک رکعت ملی ہو یا تین رکعت یا چار رکعت والے فرض ہیں سے (شامی)

سوال ایک شخص نے تین رکعت جماعت سے پڑھی اور ایک رکعت اُسکی فوت ہوئی۔ آیا یہ بھی جماعت سے نماز پڑھنے والا ہوا یا نہیں ؟

جواب یہ شخص بالاتفاق جماعت سے نماز پڑھنے والا ہے (عالمگیری)

سوال جماعت میں رکعت کا پانے والا کب تک ہو سکتا ہے ؟

جواب جب تک امام رکوع سے سر نہ اُٹھائے۔ اگر مقتدی کے جھکنے سے پہلے امام نے سر اُٹھالیا تو رکعت کا پانے والا نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص فرض نماز علیحدہ ادا کر رہا تھا کہ اتنے میں جماعت اُسی فرض کی کھڑی ہوگئی اب اُسکو کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب اگر یہ فرض فجر اور مغرب کے ہیں تو اُن کو توڑ کر جماعت سے نماز پڑھے بشرطیکہ دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو پھر ان فرضوں کو نہ توڑے انہیں کو پورا کرے (عالمگیری)

سوال اگر ایسا اتفاق ظہر اور عصر اور عشا کے فرضوں میں واقع ہو تو کیا کرے ؟

جواب ان فرضوں میں بھی دوسری سجدہ سے پہلے انکو قطع کر کے شریک جماعت ہو جاوے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو قعدہ پڑھکر سلام پھیر دے۔ اور شریک جماعت ہو جا

تاکہ یہ دو رکعت نفل ہو جائیں اور فرض جماعت کے ساتھ ہو جائیں۔ اور اگر ظہر وغیرہ کے فرض نماز کی تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت کھڑی ہو گئی تو تیسری رکعت کے سجدے سے پہلے پہلی رکعت تینوں رکعتوں کو توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے۔ اور اگر سجدہ تیسری رکعت کا بھی کر لیا ہے تو اب اپنی نماز کو نہ توڑے۔ چاروں رکعت پوری کرے۔ پھر اسکو اختیار ہے۔ چاہے ظہر اور عشا میں جماعت سے نماز پڑھے چاہے نہ پڑھے۔ اگر جماعت سے نماز پڑھے گا تو نفل کا ثواب ملیگا۔ کیونکہ فرض اسکے پہلے ہو چکے۔ اور عصر اور مغرب اور فجر میں بصورت پڑھ لینے اپنی علیحدہ فرض نماز کے پھر جماعت سے نہ پڑھے۔ اسلیئے کہ فجر اور عصر کی نماز فرض کے بعد کوئی نفل نہیں۔ اور نماز مغرب کے بعد کو نفل کا وقت ہے۔ مگر شرکت جماعت سے تین رکعت نفل کی ہونگی۔ اور تین رکعت کے نفل درست نہیں۔ اسلیئے مغرب میں بعد ادائیگی فرض شریک جماعت نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال یہ احکام فرض نماز توڑنے کے جماعت میں شریک ہونے کے لیے معلوم ہوئے اور اگر کوئی سنتیں پڑھ رہا ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب سنتوں میں سے اگر ایسا اتفاق فجر کی سنت پڑھنے کی حالت میں ہو تو جب تک قعدہ اخیرہ جماعت کے ملنے کی امید ہو اُس وقت تک اُس سنت کو قطع نہ کرے۔ اور اگر فجر کی سنت کے سوا اور سنتیں ہیں تو اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ پہلی دو رکعت پڑھنے کی حالت میں جماعت کھڑی ہوئی ہے تو دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دے۔ اور اگر دو پچھلی رکعتوں میں جماعت کھڑی ہوئی ہے تو خواہ تیسری رکعت ہو یا چوتھی۔ چاروں رکعتیں پوری کر کے سلام پھیرے پھر شریک جماعت ہووے۔ (کبیری۔ عالمگیری)

سوال چار رکعت والی سنت کو جسکو کہ اول شفعہ میں قطع کی تھی اب بعد جماعت فرض کے دو رکعت قضا کرے یا چار رکعت؟

جواب چار رکعت قضا کرے۔ وہ دو رکعت کہ جن کو قطع کر کے شریک جماعت ہوا تھا علیٰحدہ نفل ہو جائیں گی۔ سنت ہونے کا حکم چار رکعت کے ساتھ ہی ہے (درمختار)

سوال ایک شخص مسجد میں ایسے وقت داخل ہوا جب کہ جماعت فرض کی ہو رہی تھی اور سنتیں اُسکے ذمہ میں تو اب یہ شخص سنتوں کو کس وقت ادا کرے؟

جواب اگر اس شخص کے ذمہ فجر کی سنت ہی تو پہلے اس سنت کو ادا کرے بشرطیکہ اُسکو جماعت کے قعدہ اخیرہ ملجانے کی اُمید ہو اور اگر یہ اُمید نہ ہو تو مجبوراً پھر ترک کر کے شریک جماعت ہو۔ یہ حکم مخصوص فجر کی سُنت کے ساتھ ہی ہے۔ اور اگر ظہر اور جمعہ کی سنت اُسکے ذمہ ہی تو ان سنتوں کو ایسے وقت میں جبکہ جماعت ہو رہی ہو شروع ہی نہ کرے اسیطرح جمعہ کے خطبہ کے وقت بھی سنت جمعہ نہ پڑھے (کبیری عالمگیری)

سوال پھر ان سنتوں کو کس وقت پڑھے؟

جواب بعد فرضوں کے پڑھے۔ (درمختار)

سوال بعد فرضوں کے پچھلی سُنتوں سے پہلے پڑھے یا پیچھے؟

جواب پہلے پڑھے۔ اسی پر فتویٰ ہی۔ مگر فجر کی سنت قضا ہونے کے بعد نہیں پڑھی جاتی ہے

سوال اسکی کیا وجہ ہے کہ سنت ظہر اور جمعہ تو بعد جماعت کے قضا کرے اور فجر کی سُنت قضا نہ کرے

جواب اسکی وجہ یہ ہی کہ سُنت ظہر اور جمعہ کی ادائگی کا وقت بعد جماعت کے موجود ہی اور فجر کی سُنت کا وقت بعد جماعت کے موجود نہیں اور اُسکا مفصل بیان شیخین[۵۱] کے قول کے موافق باب اوقات نماز میں گزر چکا ہے۔ اگر کوئی بعد طلوع آفتاب کے اُس پہلی تحقیق کے سُنت قضا کرے تو اُسکو منع بھی نہ کیا جائے اسلیئے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بعد طلوع آفتاب کے یہ سُنت قضا ہوجاتی ہیں (کبیری۔ عالمگیری۔ درمختار)

سوال عصر اور عشا کی سنتوں کا حال معلوم نہوا کہ ان کو بھی قضا ہونے پر قضا پڑھے یا نہیں؟

جواب ان سنتوں کی قضا نہیں اسلیئے کہ یہ سنتیں موکدہ نہیں ہیں ظہر اور جمعہ کی موکدہ سنتیں بھی وقت کے اندر قضا ہوسکتی ہیں۔ بعد وقت کے اُن کی بھی قضا نہیں۔ (کبیری)

باب وتر اور سُنت موکدہ اور غیر موکدہ نمازوں کے بیان میں

سوال وتر واجب ہے یا سُنت؟

جواب واجب ہے۔ (درمختار۔ عالمگیری۔ کبیری)

---

[۵۱] شیخین سے مراد حضرت امام اعظم اور حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما ہیں ۱۲ (منہ عفی اللہ عنہ ولوالدیہ)

سوال وتر کی کتنی رکعت ہیں؟

جواب تین رکعت ہیں۔ ایک سلام کے ساتھ۔ اور یہ تینوں رکعتیں الحمد اور سورۃ کے ساتھ پڑھی جاوینگی

سوال وتر میں قنوت کس وقت پڑھے؟

جواب تیسری رکعت میں جبکہ قرأت سے فارغ ہووے +

سوال اگر وتر سہواً ترک ہوجائے تو قضا کرے یا نہیں؟

جواب اسکی قضا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر فجر کی نماز ادا کرنیکے بعد یاد آوے تو فجر کی نماز پھر کرسے پڑھے تاکہ ترتیب درست ہوجائے (عالمگیری)

سوال وتر میں قنوت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال وہ دعا بھی بتلا دیجے جو قنوت میں پڑھی جاتی ہے؟

جواب دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھپر ایمان لاتے ہیں اور تجھپر بھروسہ کرتے ہیں

وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ

اور تیری تعریف کرتے ہیں بھلائی سے اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم بیزار ہیں اور ہم چھوڑتے ہیں اسکو جو تیری نافرمانی کرے

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى

ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تجھ ہی کیلئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف چلتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور ڈرتے ہیں

عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝

تیرے عذاب سے بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے +

سوال اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو قنوت میں بجائے اسکے کیا پڑھے؟

جواب یہ دعا پڑھے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے رب ہمارے ہمکو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے

اور اگر اسکو بھی یاد نہ کرسکے تو تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا پڑھے (عالمگیری)
اے اللہ مغفرت کر ہماری

سوال مسبوق کس وقت قنوت پڑھے؟

جواب امام کے ساتھ قنوت پڑھے اپنی باقی نمازمیں نہ پڑھے ۔

سوال یہ حکم تو اُس مسبوق کا ہی جسکو قنوت امام کے ساتھ ملے اگر ایسا مسبوق ہو کہ جس کو قنوت ہی نہ ملے ۔ مثلاً وترکی تیسری رکعت میں بحالت رکوع امام کے ساتھ ملا تو اب کس وقت قنوت پڑھے ؟

جواب یہ شخص قنوت کسیوقت بھی نہ پڑھے کیونکہ رکوع کیحالت میں شریک ہونے سے جب پوری رکعت کا پانے والا ہوچکا تو قنوت کا پانے والا بھی ہوگیا اب دوبارہ اداکرنے قنوت کی ضرورت نہیں (غایۃ الاوطار)

سوال اگر حنفی نے وترشافعی کے پیچھے پڑھے اور امام نے اپنے مذہب کے موافق قومہ میں قنوت پڑھا تو حنفی مقتدی کو کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب اسکو بھی قومہ میں ہی بمتابعت امام قنوت پڑھنا چاہیئے بشرطیکہ امام نے وترکی تین رکعت ایک سلام سے پڑھی ہوں (غایۃ الاوطار)

سوال اگر شافعی امام نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی تو حنفی مقتدی کو کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب اس وقت حنفی مقتدی کو قنوت نہیں پڑھنا چاہیئے ۔ ہاتھوں کو چھوڑے ہوئے خاموش کھڑا رہے ۔ (عالمگیری (غایۃ الاوطار)

سوال وترمیں کونسی سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے ؟

جواب پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں قُلْ یَآاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللہُ کا پڑھنا مستحب ہے ورنہ جو یاد ہو پڑھے ۔

سوال اگر کسیکو دوسری رکعت وترکی میں یقین ہوا کہ یہ تیسری رکعت ہی اور اُس نے قنوت پڑھ لی اور پھر معلوم ہوا کہ وہ رکعت دوسری تھی تو اب پھر تیسری رکعت میں دوبارہ قنوت پڑھے یا نہیں

جواب بیشک دوبارہ قنوت پڑھے ۔ (عالمگیری)

سوال اگر کسیکو ہرایک رکعت میں وترکی شک ہو کہ یہ تیسری رکعت ہی تو کیا کرے

جواب سب رکعتوں میں دعا قنوت پڑھے اور ہرایک رکعت کے بعد قعدہ بھی کرے (عالمگیری)

سوال موکدہ سنتیں کون کون سی ہیں ؟

جواب فجر کی دو سنت ۔ ظہر اور جمعہ کے فرضوں سے پہلے چار سنت اور پھر بعد فرض ظہر دو سنت

اسیطرح بعد فرض جمعہ کے چار سنت۔ مغرب کے فرض کے بعد دو سنت۔ عشا کے فرض کے بعد دو سنت اور بیس رکعت تراویح کی رمضان میں۔ یہ سب سنت موکدہ ہیں۔ اگر کوئی ان کو بلا عذر ترک کرے گا تو گنہگار ہوگا (درمختار۔ عالمگیری)

سوال ان سنتوں میں سب سے زیادہ موکد کونسی سنت ہے پھر اسکے بعد کونسی ہے بالترتیب بیان کیجیے؟

جواب فجر کی سنت سب سے زیادہ موکدہ ہے چنانچہ بعض فقہا کے نزدیک وجوب کے مرتبہ کو پہنچی ہوئی ہے۔ اسکے بعد مغرب کی سنت کا مرتبہ ہے۔ پھر ظہر اور جمعہ کی وہ سنت کہ جو فرضوں کے بعد کی ہیں۔ پھر عشا کی وہ سنت کہ جو فرض کے بعد کی ہے۔ اسکے بعد ظہر اور جمعہ کی ان سنتوں کا مرتبہ ہے کہ جو فرضوں سے پہلے ہیں۔ (عالمگیری)

سوال ان سنتوں میں کوئی سنت ایسی بھی ہے کہ جسمیں کسی سورت مخصوص کا پڑھنا سنت ہے؟

جواب ہاں ہے۔ اور وہ فجر کی سنت ہے کہ اسمیں پہلی رکعت میں سورہ کافرون کا اور دوسری میں سورہ اخلاص کا پڑھنا سنت ہے (شامی)

سوال چار رکعت والی سنتوں کو اگر دو سلاموں سے پڑھے تو بھی سنتیں شمار ہونگی یا نہیں؟

جواب ہرگز نہیں۔ ان سنتوں کو چار رکعت کے ہی ساتھ پڑھے جب ہی سنت شمار ہونگی (عالمگیری)

سوال غیر موکدہ سنتیں جنکو نفل کہتے ہیں۔ وہ کونسی ہیں؟

جواب عصر سے پہلے چار رکعت۔ عشا کے فرض سے پہلے چار رکعت فرض اور دو رکعت موکدہ عشا کے بعد چار رکعت دو سلاموں سے۔ مغرب کے فرض اور سنت موکدہ کے بعد چھ رکعتیں۔ جمعہ کی پچھلی موکدہ چار سنتوں کے بعد دو رکعت یہ سب مستحب ہیں (عالمگیری)

سوال عصر کے پہلے اور عشا کے پچھلے نفلوں کو اگر کوئی بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھے تو کیسا؟

جواب درست ہے مگر افضل چار ہی ہیں (عالمگیری)

سوال جو سنتیں کہ فرضوں سے پہلے ہیں اگر انکو پڑھکر کسی ایسے کام میں مشغول ہو جائے کہ جو خلاف نماز ہے (جیسے کھانا اور پینا اور دنیاوی کلام بلا ضرورت کرنا) تو کیا ان سنتوں میں کچھ نقصان آجاتا ہے؟

جواب ہاں نقصان آجاتا ہے۔ بعض فقہا کے نزدیک تو سنت ہی باطل ہو جاتی ہیں اور بعض کے

ملہ ان چھ رکعتوں کا نام صلوٰۃ الاوابین ہے (منہ غفر اللہ ولوالدیہ)

نزدیک ثواب جاتا رہتا ہے۔ اِسکا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ اکثر لوگ اِس میں مبتلا ہیں (عالمگیری)

سوال کیا ان نفلوں کے سوا کہ جن کا اوپر ذکر آیا ہے اور بھی نوافل ہیں؟

جواب ہاں علاوہ اِن کے اور بہت سے نوافل ہیں *

سوال انکو بھی بتلا دیجئے کہ وہ کون کون سے نوافل ہیں؟

جواب وتر کے بعد کے نفل۔ تحیۃ الوضو۔ تحیۃ المسجد۔ اشراق۔ چاشت۔ تہجد۔ سفر کے جانے کے وقت۔ سفر سے واپسی کیوقت۔ صلوٰۃ التسبیح۔ نماز استخارہ۔ نماز حاجت۔ نماز حفظ الایمان۔ نماز آسانی ضغطۂ قبر۔ نماز آسانی سوال منکر و نکیر۔ نماز ہر مہینے کی۔ نماز ہر ہفتہ کی۔ وغیرہ وغیرہ۔

سوال اُس نفل کی کے رکعتیں ہیں کہ جو وتر کے بعد پڑھی جاتی ہے؟

جواب دو رکعت ہیں۔ اور اُن دو رکعتوں کو بیٹھکر ہی پڑھنا مستحب ہے حدیث شریف میں آیا ہے جسکو رات کا اُٹھنا گراں ہو۔ اُس سے کہو کہ دو رکعت بعد وتر کے پڑھے۔ اگر رات کو اُٹھکر تہجد کا پڑھنا میسر آیا تو فبہا ورنہ دو رکعت اُسکو تہجد سے کافی ہونگی۔ (رواہ مشکوٰۃ)

سوال اِس میں کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب ہاں مستحب ہے۔ پہلی رکعت میں اذا زلزلت الارض کا پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورۂ کافرون کا پڑھنا *

سوال تحیۃ الوضو کی کے رکعت ہیں؟

جواب دو رکعت ہیں *

سوال تحیۃ الوضو کی رکعتوں میں کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب ہاں ہے۔ اوّل رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص کا پڑھنا مستحب ہے۔ اسیطرح بعد غسل کے بھی دو رکعت کا پڑھنا مستحب ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال تحیۃ الوضو کے پڑھنے کا کب تک ثواب ہے؟

جواب جبتک اعضا وضو کے پانی سے خشک ہوں (درمختار)

سوال تحیۃ المسجد کی کے رکعت ہیں؟

جواب اِس کی بھی دو ہی رکعت ہیں *

سوال تحیۃ المسجد کی رکعتوں میں بھی کوئی سورۃ خاص کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب اِسکے لیے کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب نہیں ہو۔ جو چاہے وہ پڑھے +

سوال اِن رکعتوں کو مسجد میں جاتے ہی بیٹھنے سے پہلے پڑھے یا بعد میں بھی پڑھ لے؟

جواب افضل تو یہی ہو کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھ لے اور اگر بھول وغیرہ سے بعد بیٹھنے کے بھی پڑھے تو درست ہو (درمختار)

سوال اشراق کی کے رکعت ہیں؟

جواب اشراق کی دو رکعت بھی ہیں اور چار رکعت بھی ہیں +

سوال کیا اشراق کی رکعتوں میں بھی خاص سورتوں کا پڑھنا افضلیت رکھتا ہو؟

جواب ہاں رکھتا ہے۔ اول رکعت میں سورہ والشمس دوسری میں والضحٰے کا پڑھنا فضیلت رکھتا ہے (غنیۃ الطالبین)

سوال اشراق کی نماز کا ثواب بھی تبلا دیجیے؟

جواب حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی ادا کرے نماز فجر جماعت سے اور پھر بیٹھا رہے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے طلوع آفتاب تک پھر پڑھے دو رکعت تو اُسکے لیے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ اور تمام گناہ اُسکے بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ برابر کف دریا کے ہوں۔ اور اگر چار پڑھے تو شام تک کفایت کرتا ہے اللہ پاک اُسکو تمام آفتوں اور شروں اور تقصیروں سے (شرح سفر السعادت)

سوال چاشت کی کے رکعت ہیں؟

جواب چاشت کی چار رکعت بھی ہیں اور بارہ رکعت بھی +

سوال چاشت کی نماز کا ثواب بھی تبلا دیجیے؟

جواب حدیث شریف میں آیا ہو کہ جو کوئی بارہ رکعتیں ضحٰے یعنی چاشت کی پڑھے گا اُسکے لیے جنت میں سونے کا محل تیار ہوگا۔ اور رفع افلاس کے لیے بھی یہ نماز مجربات سے ہو (رواہ مشکوٰۃ)

سوال تہجد کی کے رکعت ہیں؟

جواب کمتر رکعت تہجد کی دو ہیں اور اوسط چار اور آٹھ۔ اور زیادہ بارہ رکعت ہیں (کبیری)

سوال تہجد میں کون کون سی سورتیں پڑھنا بہتر ہیں؟

جواب سورہ بقرہ۔ سورہ آل عمران۔ سورہ نسا۔ سورہ مائدہ۔ سورہ جمعہ۔ سورہ یٰسین۔ سورہ اخلاص۔ سورہ مزمل کا پڑھنا۔ بہتر ہے۔ سورہ اخلاص کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ جو شائخین علیہم الرحمۃ سے منقول ہے وہ یہ ہے کہ اول رکعت میں ۱۲ مرتبہ دوسری میں ۱۱ مرتبہ۔ اسی طرح ہر ایک رکعت میں ایک ایک قل ہو اللہ کم کرتا چلا جائے۔ اخیر میں ایک قل ہو اللہ پڑھکر ختم نماز کرے (تفسیر عزیزی)

سوال سفر میں جاتے وقت کئے رکعت پڑھے؟

جواب دو رکعت پڑھے۔ پھر سفر کرے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اسکا کیا ثواب ہے؟

جواب حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی نے اپنے گھر والوں میں دو رکعتوں سے بہتر نائب نہیں چھوڑا جن کو وہ سفر کے ارادہ کے وقت اپنے گھر والوں میں پڑھتا ہے۔ (شامی)

سوال سفر سے واپسی کے وقت کئے رکعت پڑھے؟

جواب دو رکعت پڑھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دستور تھا کہ سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے نہ رات میں۔ اور تشریف لاتے ہی مسجد میں قدم رنجہ فرماکر دو رکعتیں پڑھتے اور بیٹھ جاتے۔ (شامی)

سوال صلوٰۃ التسبیح کی کئے رکعت ہیں؟

جواب چار رکعت ہیں ایک سلام کے ساتھ۔

سوال یہ نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

جواب اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ اول رکعت میں ثناء یعنی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ کر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ پھر اعوذ۔ اور بسم اللہ اور الحمد اور سورۃ پڑھکر دس بار پھر اسی کلمہ کو پڑھے۔ پھر رکوع کرے۔ اور رکوع میں بھی دس بار اسی کو پڑھے پھر قومہ میں دس بار پھر سجدہ میں دس بار۔ پھر جلسہ میں دس بار پھر دوسرے سجدہ میں دس بار۔ اسی چاروں رکعتوں میں پچھتر پچھتر بار پڑھے کل تین سو کلمے ہو جائینگے۔ (عالمگیری۔ غایۃ الاوطار)

سوال کیا اس نماز میں بھی سورتیں معین ہیں؟

ف اگر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اسے پڑھے گا تو ثواب زیادہ ملیگا ۱۲ (غایۃ الاوطار)

جواب ہاں ہیں پہلی رکعت میں اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ دوسری میں وَالْعَصْرِ تیسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھی میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اور ایک روایت کے موافق پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ دوسری میں وَالْعٰدِیٰتِ تیسری میں اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ چوتھی میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے (حاشیہ مالابد منہ)

سوال اس نماز کا کونسے وقت پڑھنا افضل ہے؟

جواب ظہر سے پہلے پڑھنا افضل ہے اور یوں جب چاہے پڑھے۔ خواہ رات کو خواہ دن کو سوائے اوقات مکروہہ کے۔

سوال اگر اس نماز میں سہو ہو جائے تو سجدہ سہو میں بھی تسبیح پڑھے یا نہیں؟

جواب سجدۂ سہو میں نہ پڑھے اسلئے کہ تین سو سے زیادہ تسبیح کا پڑھنا اس نماز میں جائز نہیں (غایۃ الاوطار)

سوال اگر کوئی تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھول گیا تو اب کیا کرے؟

جواب دوسرے بڑے رکن میں پڑھ لے۔ مثلاً رکوع میں بھول گیا تو قومہ میں نہ پڑھے بلکہ سجدہ میں جاکر بیس مرتبہ تسبیح پڑھ لے۔ اسیطرح اگر قیام میں بھول گیا تو رکوع میں پڑھ لے اور اول سجدہ میں بھول گیا تو دوسرے سجدہ میں پڑھ لے (شامی)

سوال رکوع اور سجدے میں پہلے سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے یا اس تسبیح کو پڑھے؟

جواب پہلے سبحان ربی العظیم رکوع میں پڑھے۔ پھر تسبیح پڑھے۔ اسی طرح سجدہ میں پہلے سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر اسکو پڑھنا چاہیئے۔ (شامی)

سوال کیا اس نماز میں التحیات سے پیچھے سلام کے پہلے کچھ اور بھی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب ہاں پڑھی جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی	وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ	وَمُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ		
اے اللہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں توفیق ہدایت والوں کی	اور عمل یقین والوں کا	اور اخلاص توبہ والوں کا		
وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ	وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ	وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ	وَتَعَبُّدَ	
اور حوصلہ صبر والوں کا	اور کوشش خوف والوں کی	اور طلب رغبت والوں کی	اور عبادت	
اَھْلِ الْوَرَعِ	وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ	حَتّٰٓی اَخَافَکَ	اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ	
پرہیزگاروں کی	اور معرفت علم والوں کی	تاکہ میں تجھسے ڈروں	اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں	

مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ

ایسا خوف جو مجھکو تیری نافرمانیوں سے روکدے تاکہ میں عمل کروں تیری اطاعت کے ہو جب وہ کام جس سے میں مستحق ہوں

بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ

تیری خوشنودی کا اور تاکہ میں خلوص کروں تجھسے توبہ میں تجھسے ڈر کر اور تاکہ میں خالص تیری

النَّصِیْحَةَ حُبًّا لَكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ

خیر خواہی کروں تیری محبت کی وجہ سے اور تاکہ میں تجھپر بھروسہ کروں کاموں میں تیرے ساتھ نیک گمانی کے سبب پاک ہے پیدا کرنیوالا نور کا

سوال اس نماز کا ثواب بھی تبلا دیجئے؟

جواب اس نماز کے سبب سے نمازی کے تمام گناہ پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے دانستہ اور نادانستہ چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر سب بخشدیے جاتے ہیں۔ اس نماز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا کو سکھلایا تھا۔ اور بعد بیان فرمانے فضائل مذکور کے اخیر میں یہ بھی فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ کف سمندر کے برابر ہونگے تو بھی اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا (شامی)

سوال نماز استخارہ کی کئے رکعت ہیں؟

جواب دو رکعت ہیں ؛

سوال۔ ان رکعتوں کو کب پڑھے اور کس طرح پڑھے؟

جواب جب کوئی مہم پیش آئے اور اسکے کرنے اور نہ کرنے میں متردد ہو تو تازہ وضو کر کر دو رکعت پڑھے اول رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے۔ بعد ختم نماز کے حمد اور درود شریف پڑھکر یہ دعا استخارہ کی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ

اے اللہ تحقیق میں تجھسے بھلائی مانگتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور تیرا بڑا فضل

فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ

مانگتا ہوں بے شک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں اور تو بہت

الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ

جاننے والا ہی چھپی باتوں کا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہی اس کام کو اچھا میرے لیے دین اور میری دنیا

وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ فَقَدِّرْهُ لِىْ وَيَسِّرْهُ لِىْ ثُمَّ بَارِكْ لِىْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ

اور میرے انجام کار میں تو اسکو تو مقدر کر میرے لیے اور اسکو میرے لیے آسان کر پھر اسمیں میرے لیے برکت دے اور اگر تو

تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَدُنْيَاىَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ فَاصْرِفْهُ

جانتا ہے اس کام کو برا میرے لیے دین اور میری دنیا اور میرے انجام کار میں تو پھیر دے اسکو

عَنِّىْ وَاصْرِفْنِىْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِىَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِىْ بِهٖ ط

مجھسے اور مجکو اس سے اور مقدر کر میرے واسطے بھلائی جہاں ہو پھر مجکو اسکے ساتھ راضی کر دے۔

بروقت کہنے لفظ ہذا الامر کے اپنے کام کو دل میں یاد کرے یا زبان سے بجائے ہذا الامر کے اپنے۔ دعا کو ذکر کرے۔ صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہمکو سب کاموں میں استخارہ تعلیم فرمایا کرتے تھے جیسے قرآن شریف کی سورۃ سکھایا کرتے تھے۔

سوال نماز حاجت کی کے رکعت ہیں؟

جواب دو رکعت بھی ہیں اور چار بھی (درمختار)

سوال پھر ان رکعتوں کو کس وقت پڑھے اور کسطرح پڑھے؟

جواب بعد عشا کے اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی تین بار اور باقی کی تینوں میں بعد الحمد کے قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ ایک ایک بار پڑھے بعد ختم نماز کے حمد و صلوٰۃ پڑھکر اس دعا کو پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ

نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالےٰ بردبار کریم ہو اللہ کے پاک ہے اللہ مالک عرش بزرگ کا۔ سب تعریفیں ہیں

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ

اللہ پروردگار عالم کو میں تجھسے مانگتا ہوں وہ باتیں جو موجب ہیں تیری رحمت کی اور وہ کام جنسے ضروری ہو تیری مغفرت اور

اَلْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِىْ ذَنْبًا اِلَّا

چاہتا ہوں غنیمت ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ تو میرے لیے کوئی گناہ مگر

غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا

کہ بخشے تو اسکو اور نہ کوئی غم مگر وہ کہ کھوئے تو اسکو اور نہ کوئی قرض مگر وہ کہ ادا کرے تو اسکو اور نہ کوئی حاجت حاجتوں دنیا

وَالْاٰخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۵

اور آخرت سے کہ وہ تجھکو پسند ہے مگر وہ کہ بر لاوے تو اسکو اے سب مہربانوں سے مہربان زیادہ

حدیث شریف میں وارد ہی جسکو کوئی حاجت خدائے تعالیٰ یا کسی بندہ سے ہو تو چاہیئے کہ اس نماز کو بترکیب مذکورہ پڑھے۔ انشاءاللہ اسکی حاجت روا ہوگی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال نماز استخارہ اور نماز حاجت میں کیا فرق ہے؟

جواب نماز استخارہ حاجت آیندہ کے لیے ہی اور یہ نماز حاجت موجودہ کے لیے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال نماز حفظ الایمان کی کئے رکعت ہیں؟

جواب دو رکعت ہیں +

سوال یہ دو رکعت کس وقت اور کس طرح پڑھی جاتی ہیں؟

جواب بعد مغرب اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ہو اللہ شریف تین مرتبہ اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس ایک ایک مرتبہ اسیطرح دوسری رکعت میں پڑھے بعد ختم نماز کے سجدہ میں جاکر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ثَبِّتْنِيْ عَلَى الْاِيْمَانِ ۵[۱]

سوال یہ نماز کس کام کے لیے ہی؟

جواب حفاظت ایمان کے لیے ہی۔ اس نماز کے پڑھنے والے کا ایمان دنیا سے سلامت جائیگا +

سوال ضغطۂ قبر کی آسانی کے لیے کئے رکعت ہیں؟

جواب دو رکعت ہیں +

سوال یہ دو رکعت کس وقت اور کس طرح پڑھے؟

جواب جمعہ کی رات میں اسطرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے پندرہ مرتبہ اذا زلزلت الارض پڑھے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ آپکے پاس کوئی چیز ایسی بھی ہی کہ جس سے قبر کے عذاب میں آسانی ہو آپنے فرمایا کہ ہی اور پھر یہ نماز تعلیم فرمائی (راحۃ القلوب)

[۱] اسے زندہ رکھنے والے اے قائم رکھنے والے ثابت رکھ تو مجھکو ایمان پر ۱۲

سوال منکر اور نکیر کے سوال سے بیخوف کرنے والی کونسی نماز ہے؟

جواب وہ نماز یہ ہے کہ جمعہ کی رات میں دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ پچاس مرتبہ پڑھے۔ راحۃ القلوب۔

سوال ہر مہینے کی نفل نمازوں میں پہلی محرم شریف کی نفلیں مع فضائل بیان کیجئے اس لیے کہ اسی مہینہ سے سال شروع ہوتا ہے؟

جواب اس ماہ محرم میں اول تو چاند رات ہی کو دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف تین مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھے۔ بعد سلام ہاتھ اٹھا کر اس دعا کو پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ هٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ
اے اللہ تو ایسا ہو جس کی ابتدا ہے نہ انتہا یہ نیا برس ہے تجھسے مانگتا ہوں اس برس میں نگہبانی

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَائِرِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَّمِنَ
شیطان راندہ گئے سے اور امان ظالم بادشاہ سے اور ہر شریر کے شر سے اور

الْبَلَايَا وَالْاٰفَاتِ وَاَسْئَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ
بلاؤں اور آفتوں سے اور مانگتا ہوں تجھسے مدد اور انصاف اس نفس پر جو برائی سکھاتا ہے

وَالْاِشْتِغَالِ بِمَا يُقَرِّبُنِيْٓ اِلَيْكَ يَا بَرُّ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔
اور مانگتا ہوں مشغولی اس چیز کے ساتھ جو مجھکو نزدیک کرے تیری طرف اے نیک کار اے مہربان اے رحم کرنیوالے اے صاحب بزرگی اور انعام کے

اس نماز کو جو کوئی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکے اوپر دو فرشتہ متوکل کر یگا۔ تاکہ وہ مدد کریں اسکے کار نیک میں۔ اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس میں ناامید ہوا اس شخص سے تمام سال کو اور اسی رات میں دو رکعت نفل حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ سے اس طرح منقول ہے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے کہے۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ اس نماز کا بھی بہت ثواب ہے۔ ایک نماز اور بڑی فضیلت حاصل کرنے والی اسی رات میں ہے وہ بھی دو ہی رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں سورہ یٰسین ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ دوسری روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں ہر ایک رکعت میں دس دس مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک بہشت میں دو ہزار محل عطا فرمائیگا ہر محل میں ہزار دروازہ یاقوت کے ہونگے۔ ہر دروازہ پر ایک تخت زبر جد سبز کا ہوگا اس تخت پر ایک حور

بیٹھی ہوگی۔ اور چھ ہزار بلا اس نمازی سے دور کیجاتی ہیں اور چھ ہزار نیکی اُس نمازی کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں (راحۃ القلوب۔ جواہر غیبی)

سوال عاشورہ کی رات کی بھی نماز بتلا دیجئے؟

جواب اِس رات میں بہت نمازیں آئی ہیں۔ دو رکعت روشنی قبر کے لیے اسی رات میں پڑھی جاتی ہیں۔ اور اُسکی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے تین تین بار قل ہو اللہ پڑھے جو کوئی اِس نماز کو اِس رات میں بترکیب مذکورہ ادا کرے گا حضرت حق تعالیٰ قیامت تک اُسکی قبر کو روشن رکھیگا۔ ایک نماز نفل چار رکعت کے ساتھ اسی رات عاشورہ میں پڑھی جاتی ہے۔ اُسمیں ہر رکعت میں بعد الحمد شریف سورہ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ پچاس برس کے گناہ پچھلے سال کے اور پچاس برس کے آیندہ سال کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ (جواہر غیبی)

سوال۔ دسویں تاریخ محرم یعنے عاشورہ کے دن کی نفلیں بھی بتلا دیجئے؟

جواب یہ دن بھی عبادت کا ہے۔ مگر مختصر سی نفلیں بتلائی جاتی ہیں۔ جو کوئی چھ رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں یہ چھ سورتیں پڑھے یعنی والشمس۔ انا انزلناہ۔ اذا زلزلت الارض۔ قل ہو اللہ۔ فلق۔ ناس۔ بعد نماز کے فارغ ہونے کے سجدہ میں جاکر قل یاایہا الکافرون پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سارے گناہ اُسکے بخشدیتا ہے اور جو حاجت طلب کرے روا ہوتی ہے۔ دوسری نماز یہ ہے۔ چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے پچاس مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے پچاس برس کے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں۔ تیسری نماز یہ ہے۔ چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے پچاس بار قل ہو اللہ پڑھے۔ اللہ تعالےٰ پچاس برس کے پچھلے گناہ اور پچاس برس کے آیندہ کے گناہ بخشدیتا ہے اور اُسکے لیے ہزار محل جنت میں اور پر کے گروہ میں تیار کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین۔ راحۃ القلوب۔ جواہر غیبی)

سوال۔ اِس عاشورہ کے دن سوائے نفلوں کے اور بھی کچھ کیا جاتا ہے؟

جواب۔ ہاں کیا جاتا ہے۔ ایک تو روزہ رکھا جاتا ہے۔ اور اِس دن کے روزہ رکھنے والے کو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار شہیدوں اور ساتوں آسمانوں کے رہنے والوں کا ثواب ملتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ نویں۔ دسویں۔ گیارہویں تین دن روزہ رکھے۔ ورنہ دو دن تو رکھے تاکہ یہود کی مشابہت لازم نہ آوے۔ دوسرے عیال پر کھانے میں وسعت کی جاتی ہے۔ حدیث شریف

میں آیا ہے کہ جو کوئی عاشورہ کے دن کھانے میں وسعت کریگا۔ اللہ تعالیٰ اُسکے دسترخوان کو سال بھر
تک وسیع رکھیگا۔ تیسرے اس دن مسلمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہی کہ جو
کوئی عاشورہ کے دن ایک روزہ دار کو افطار کرادے۔ اُس نے تمام اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو روزہ افطار کرادیا۔ چوتھے اس دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے اُسکے لیے جنت میں ہر بال
یتیم کے سر کے عوض درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا یہ رسالہ متحمل نہیں (غنیۃ الطالبین)

سوال وہ نماز کونسی ہی کہ جو حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی جسکی نسبت امام حسین علیہ السلام نے
فرمایا تھا کہ جبتک ہم اسکا عوض قیامت میں نہ دلوائینگے۔ اُسوقت تک ہماری آنکھ تم سے ملانے کے قابل نہیں ہے

جواب وہ نماز چار رکعت نفل کی ہے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف سورہ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے
اور بعد ختم نماز کے اسکا ثواب حضرت امامین علیہما السلام کی ارواح مبارک کو بخشدے۔ بہتر یہ
ہی کہ اول محرم سے عشرہ تک یہ عمل جاری رہے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی صاحبزادگان کونین علیہما
السلام دن قیامت کے شفاعت فرمائینگے۔ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ عاشورہ تک اسکو ہر روز پڑھکر
بخشا کرتے تھے۔ ایکدن شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین سید الشہداء
علیہ السلام نے شبلی کیطرف سے منہ پھیر لیا۔ شبلی رح نے عرض کیا کہ حضور مجھسے کیا خطا سرزد ہوئی
فرمایا خطا نہیں۔ ہماری آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں۔ جب تک ہم قیامت میں اسکا
بدلہ نہ دلوائیں گے۔ اُسوقت تک ہماری آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہیں (جواہر غیبی)

سوال دوسرا مہینہ سال میں صفر کا ہوتا ہے۔ اس مہینے کا حال مع نفلوں کے بیان کیجیے؟

جواب یہ مہینہ نزول بلا کا ہے۔ تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلا نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے
نو لاکھ بیس ہزار بلا خاص ماہ صفر میں نزول کرتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی ماہ
صفر کے گزرنے کی خوشخبری سنادے میں اُسکو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں۔ حضرت
آدم صفی اللہ سے لغزش ہوئی تو اسی مہینہ میں ہوئی۔ حضرت خلیل علیہ السلام آگ میں ڈالے
گئے تو اول تاریخ صفر کی تھی۔ حضرت ایوب علیہ السلام جو مبتلائے بلا ہوئے تو اسی مہینہ میں ہوئے
حضرت زکریا و یحیی و جرجیس و یونس و حضرت محمد سید الانبیاء علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام
سب مبتلائے بلا اسی مہینہ میں ہوئے۔ حضرت ہابیل بھی اسی میں شہید ہوئے۔ اس لیے شب اول

اور روز اول ماہ صفر میں ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعت اِسطرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں پندرہ بار سورہ کافرون اور دوسری میں اسیقدر قل ہو اللہ تیسری میں اسیقدر سورہ فلق چوتھی میں اسیقدر سورہ ناس پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھیگا۔ اور ثواب عظیم عطا فرمائیگا۔ دوسری نماز اِس مہینے میں یہ بھی ہے کہ پہلی تاریخ کو غسل کرے اور وقت چاشت کے دو رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر بار یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور اسکے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اصْرِفْ عَنِّیْ سُوْٓءَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَاعْصِمْنِیْ مِنْ سُوْٓءِہٖ وَنَجِّنِیْ عَمَّا

اے اللہ دور رکھ مجھسے بُرائی اُس دن کی اور بچا مجھکو اُسکی بُرائی سے اور نجات دے مجکو اُس چیز سے

اَصَابَ فِیْہِ مِنْ نُحُوْسَاتِہٖ وَکُرُبَاتِہٖ بِفَضْلِكَ یَا دَافِعَ الشُّرُوْرِ وَیَا مَالِكَ

کہ جو پہنچے اندر اُسکے نحوست اور سختیوں سے اپنے فضل سے اے شروں کے دور کرنیوالے اور اے مالک

النُّشُوْرِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَمْجَادِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (راحۃ القلوب

قیامت کے اے سب مہربانوں سے مہربان۔ وجواہر غیبی وغیرہ)

سوال آخری چہارشنبہ کو کے رکعت پڑھے؟

جواب دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے تین تین بار قل ہو اللہ پڑھے بعد سلام کے الم نشرح اور والتین اور اذا جاء اور سورہ اخلاص۔ اِن سب کو اسّی مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اِس نماز کی برکت سے اُسکے دل کو غنی کردے گا۔ (ہکذا فی رسالہ فضائل الشہور والایام)

سوال تیسرا مہینہ سال کا ربیع الاول ہے۔ اِس مہینہ کا حال مع نفلوں کے بیان کیجیے؟

جواب یہ مہینہ عرس شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور پیدایش کا بھی ہے بارہ روز تک روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہدیہ اِس نماز کا بھیجتا رہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین بھی اِن رکعتوں کے ثواب کا ہدیہ روح اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے اور وہ بیس رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں اکیس اکیس بار قل ہو اللہ پڑھی جاتی ہے اگر روز مرہ بارہ دن تک توفیق نہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں کو تو ضرور ہی بیس رکعت بترکیب مذکورۃ الصدر پڑھکر روح پرفتوح

حبیب اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ہدیہ پہنچادے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو حضور روحی فداک صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت جنت کی دی ہے اور حضور کا دیکھنا اور بشارت دینا بعد وفات کے مثل زندگی کے ہے (جواہر غیبی وغیرہ)

سوال کیا اس مہینہ ربیع الاول میں کوئی خاص درود شریف خاص عدد کے ساتھ بھی آئی ہے؟

جواب ہاں آئی ہے۔ ایک تو یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اس درود شریف کی نسبت لکھا ہے کہ جو کوئی اس مہینے کی تمام تاریخوں میں ایک ہزار ایک سو پچیس ۱۱۲۵ مرتبہ پڑھے بعد نماز عشا کے۔ تو ضرور اسکو خواب میں زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی۔ دوسرا درود شریف یہ ہے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ جو کوئی اس درود شریف کو سوا لاکھ مرتبہ اس مہینہ میں پڑھے تو شرف زیارت روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آوے اُس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے۔ دو رکعت کی نیت سے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص تین تین ۳ بار پڑھے۔ جب فارغ ہووے تو بعد کل نفلوں کے یہ درود شریف پڑھے ایک ہزار مرتبہ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ بارہ دن تک پس دیکھے گا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں۔ مگر بعد نماز عشا کے اسکو پڑھا کرے اور باوضو سویا کرے ۞

سوال چوتھا مہینہ سال کا ربیع الثانی ہے۔ اُس میں کے رکعت نفل پڑھی جاتی ہیں۔ مع فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب اس مہینے کی پہلی۔ پندرھویں۔ اُنیسویں تاریخوں میں چار رکعت نفل۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ پانچ مرتبہ پڑھے لکھی جاتی ہیں اُسکے لیے ہزار نیکی۔ اور محو ہوتی ہیں ہزار بدی۔ اور پیدا ہوتی ہیں چار حوریں۔ (جواہر غیبی)

سوال پانچواں مہینہ سال کا جمادی الاولیٰ ہے۔ اسمیں کے رکعت پڑھی مع انکے فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب۔ اس مہینے کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں قل ھو اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ نوے ۹۰ ہزار برس کی نیکیاں اُسکے نامہ اعمال میں درج کردیتا ہے۔ اور نوّے ہزار برس کی بدیاں

اُسکے نامۂ اعمال میں سے دور کر دیتا ہے۔ (جواہر غیبی)

سوال چھٹا مہینہ جمادی الاخریٰ کا ہے۔ اُسکے نفل بھی مع فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب اس مہینے میں اول تاریخ میں چار رکعت ادا کرے ہر رکعت میں اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک لاکھ بدیاں دُور ہوتی ہیں۔ دوسری نماز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے۔ رسالہ فضائل الشہور میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مہینہ میں بارہ رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے۔ اس نماز کے لیے کوئی سورۃ خاص نہیں ہے ۞

سوال ساتواں مہینہ سال کا رجب ہے۔ اِسکے فضائل اور نفلیں مع ثواب کے بیان کیجئے؟

جواب یہ مہینہ بڑی عظمت والا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی پاوے مہینہ رجب کا۔ اور اُسکی پہلی اور پندرھویں اور اخیر تاریخ میں غسل کرے تو گویا اُسنے گناہوں سے ایسی طہارت حاصل کی جیسے کہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اس مہینے میں پانچ راتیں افضل ہیں واسطے عبادت کے۔ ایک تو اول اور ایک وسط اور تین اخیر کی۔ اسی مہینے کی ۲۷ تاریخ کو معراج شریف بھی ہوئی تھی۔ جو کوئی اول شب کو اس مہینے کی مغرب اور عشا کے درمیان میں بموجب ایک روایت کے تیس (۳۰) رکعت اور بموجب دوسری روایت کے بیس (۲۰) رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے قل یاایہا الکافرون تین بار۔ اور قل ہو اللہ تین بار پڑھے تو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے تمام گناہ۔ اور اُسکا شہیدوں کے گروہ میں حشر ہوگا۔ اور اللہ پاک کے نزدیک بڑا عابد لکھا جاتا ہے اور اُسکو جنت میں ہزار درجہ عطا کیے جائینگے۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پڑھتا اس نماز کو مگر مومن اور نہیں چھوڑتا اس نماز کو مگر منافق اور مشرک۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ خبر دیجئے مجکو اس نماز کی کہ کسطرح پڑھوں اس نماز کو تو فرمایا کہ اے سلمان پڑھ اول شب رجب میں دس رکعت اور ہر رکعت میں قل یاایہا الکافرون تین بار۔ اور قل ہو اللہ تین بار اور بعد ختم نماز کے ہاتھ اُٹھا کر یہ پڑھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ پھر جب پندرھویں رات ہو تو پڑھ دس (۱۰) رکعتیں ہر رکعت میں قل یاایہا الکافرون تین (۳) بار اور قل ہو اللہ ایک (۱) بار۔ بعد ختم نماز کے

ہاتھ اُٹھا کر پڑھے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۔ پھر دس رکعتیں اخیر ماہ رجب میں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ کافرون تین بار اور سورہ اخلاص تین بار پڑھکر ہاتھ اُٹھاوے اور پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ پھر مانگ تو اپنے رب سے حاجت اپنی قبول کیجائیگی دعا تیری اور کرے گا اللہ تعالیٰ درمیان تیرے اور دوزخ کے ستر خندق۔ ہر ایک خندق کی چوڑائی پانسو برس کی راہ ہوگی اور لکھے گا اللہ تعالیٰ تیرے واسطے بدلے ہر رکعت کے ثواب ہزار ہزار رکعت کا۔ جب سُنی یہ حدیث حضرت سلمان فارسیؓ نے پھر کبھی یہ نماز حضرت سلمان فارسیؓ نے قضا نہ کی۔ اسی مہینے میں نماز ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعت ایک سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی سات بار اور سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے۔ بعد سلام کے پچیس ۲۵ بار پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ اور سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور سو بار درود شریف پڑھے۔ پھر حاجت طلب کرے۔ ضرور قبول ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین و رسالہ فضائل الشہور)

سوال کیا لیلۃ الرغائب بھی اسی مہینے میں ہوتی ہے اوّل تو لیلۃ الرغائب کو بتلایئے کہ کس کو کہتے ہیں اور پھر یہ بتلایئے کہ اس میں کتنی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب لیلۃ الرغائب اسی مہینے میں ہوتی ہے۔ اور اس مہینے کے پہلے پنجشنبہ اور جمعہ کی رات کا نام لیلۃ الرغائب ہے۔ اس رات میں بعد مغرب کے بارہ ۱۲ رکعت نفل کی ادا کی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلنہ تین بار اور اخلاص بارہ بار پڑھے۔ بعد فراغ نماز ستر بار پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ پھر سجدہ میں جاکر ستر بار پڑھے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَرِيْمُ پھر دوسرا سجدہ اسیطرح کرے۔ پھر جو دعا مانگے گا قبول ہوگی۔ اسی مہینے میں روزے بھی رکھے جاتے ہیں۔ اُنکے فضائل بھی بیشمار ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے رجب میں ایک دن ہے اور ایک رات۔ جو کوئی روزہ رکھے اُس دن اور عبادت کرے

اُس رات کو۔ پس ہووے واسطے اُسکے ثواب مانند اُسکے کہ روزے رکھے اُس نے سو برس تک پس وہ رات ستائیسویں اور دن ستائیسواں ہے اگر اس مہینے کے روزے اور نمازوں کے فضائل پورے پورے لکھے جائیں تو ایک رسالہ مستقل ہو جاوے لہٰذا اسیقدر پر اکتفا کیا گیا۔ اِن نفلوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا بالکل نادرست ہے۔ (کبیری)

سوال آٹھواں مہینہ سال کا شعبان ہے اسکے بھی فضائل مع نوافل اور اسکے ثواب کے بیان فرماے؟

جواب شعبان کے مہینہ کی بھی حدیثوں میں بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینے کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اور آپ شعبان میں روزہ رکھنے کو بہت دوست رکھتے تھے چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں بعد رمضان کے زیادہ تر شعبان کے مہینے سے روزہ نہیں رکھتے تھے۔ پس جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں اسیطرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر مانند بزرگی قرآن کے ہے سب کلاموں پر۔ اور فضیلت شعبان کی مانند میری بزرگی کے ہے سارے پیغمبروں پر۔ اور رمضان کی بزرگی مانند بزرگی خدا کے ہے ساری مخلوق پر۔ اسلیے مسلمانوں کو چاہیے کہ کثرت نوافل نماز اور روزے سے اس مہینہ کو آباد رکھیں۔ دو چار مختصر نمازیں جو اس مہینہ کی ہیں وہ یہ ہیں۔ شعبان کی اول رات میں بارہ ۱۲ رکعت ادا کریں۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھیں کہ اسکا بہت بڑا ثواب ہے۔ اس مہینے میں پندرھویں شب کی بہت ہی بڑی بزرگی ہے کہ اُترتے ہیں فرشتے رحمت کے اور نازل ہوتی ہے رحمت الٰہی اُسپر جو کوئی عبادت کرتا ہے اور بخشتا ہے اللہ تعالیٰ گناہ صغیرہ اور کبیرہ اُنکے جو اس رات میں عبادت کرتے ہیں۔ اور اس رات میں نیکوں اور بدوں کو اللہ تعالیٰ بخشتا ہے مگر سات آدمی نہیں بخشے جاتے ہیں۔ (۱) جادوگر (۲) منجم (۳) بخیل (۴) ماں باپ کو تکلیف دینے والا (۵) شراب خوار (۶) فاعل اور مفعول (۷) نشہ کی چیزوں کا استعمال کرنے والا۔ جو کوئی اس پندرھویں رات شعبان میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے اور پندرھویں دن روزہ رکھے معاف کرے گا اللہ تعالیٰ گناہ اُسکے پچاس برس کے۔ اس مہینے میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نماز نفل ہر رکعت میں تین ۳ بار سورۂ اخلاص پڑھے تو پایا اُسنے ثواب حج اور عمرہ کا۔ اور آٹھ رکعت

نفل ایک سلام کے ساتھ ہدیہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی اسی مہینے کے ساتھ مخصوص ہے جو کوئی شعبان کے مہینے میں آٹھ رکعت نفل ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ شریف ایک سلام کیساتھ پڑھے اور اُسکا ثواب روح پر فتوح حضرت خاتون قیامت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخشے اُسکے حق میں حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہرگز قدم نہ رکھوں گی جنت میں جبتک کہ اُس کی شفاعت نہ کرالوں گی۔ (غنیۃ الطالبین و رسالہ فضائل الشہور)

سوال نواں مہینہ سال کا رمضان المبارک ہے۔ اس مہینے کے فضائل مع نمازوں اور اُسکے ثوابات کے بیان کیجئے؟

جواب رمضان شریف کا مہینہ سب مہینوں سے افضل و اعلیٰ ہے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا۔ اسیواسطے اسی مہینہ میں اُمت مرحومہ پر روزے فرض ہوئے۔ اگر کوئی شخص ابتدائے آفرینش سے انتہائے آفرینش تک متواتر روزے رکھے جاوے تو رمضان کے ایک روزے کے برابر نہیں ہوسکتے اس مہینے کا نام توریت میں (حط) تھا۔ اور انجیل میں (طاب) اور قرآن مجید میں (رمضان) حط اسلیئے فرمایا کہ یہ گناہوں کو گھٹاتا ہے۔ طاب اسلیئے کہا کہ روزہ دار اس مہینے میں گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور قربت اس واسطے فرمایا کہ بندوں کو اس مہینے میں اللہ پاک کے ساتھ نہایت قربت ہوتی ہے۔ اور رمضان ماخوذ (رمض) سے ہے اور رمض اُس بارش کو کہتے ہیں کہ جو خریف سے پہلے برسے پس اس مہینے میں اول دس تاریخوں میں رحمت برستی ہے اور دوسری دہائی میں مغفرت اور تیسری میں دوزخ سے آزادی۔ اور مناقب محمدی میں لکھا ہے کہ رمضان شریف میں پندرہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اول فراخی رزق۔ دوسرے زیادتی زر و مال۔ تیسرے جو کھانا کھایا جاتا ہے وہ عبادت میں لکھا جاتا ہے۔ چوتھے کل اعمال نیک دو چند ہو جاتے ہیں۔ پانچویں کل فرشتے زمین اور آسمان روزہ دار کے لیے بخشش مانگتے ہیں۔ چھٹے شیاطین بند کیئے جاتے ہیں۔ ساتویں دروازے رحمت کے کشادہ ہوتے ہیں۔ آٹھویں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے بند کیئے جاتے ہیں۔ نویں ہر رات میں سات لاکھ گنہگار دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں۔ دسویں ہر جمعہ کی رات میں اسقدر دوزخی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں کہ جتنے سات دن میں آزاد ہوتے ہیں یعنی ۴۹ لاکھ گیارھویں۔ آخر رات رمضان میں تمام گناہ روزہ داروں کے بخشے جاتے ہیں۔ بارھویں ہر روز

بہشت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ تیرھویں[۱۳] روزہ داروں کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں چودھویں[۱۴]
تمام بدن روزہ داروں کا گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ پندرھویں[۱۵] روزہ داروں کو خوشنودی اللہ
پاک کی حاصل ہوتی ہے اس مہینے کا فرض دوسرے مہینے کے ستر فرضوں کے برابر ہے اور اس مہینے
کا نفل دوسرے مہینے کے فرضوں کے برابر ثواب میں ہے اسی مہینہ کے اخیر دہا یہ میں شب قدر بھی ہوتی
ہے کہ اس رات کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے اور یہ رات بھی سب راتوں میں افضل
ہے۔ اترتے ہیں زمین پر جبرئیل علیہ السلام اور انکے ساتھ ستر ہزار فرشتے سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے
والے ہوتے ہیں انکے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں گاڑتے ہیں اپنے جھنڈوں کو چار مقام پر
کعبہ شریف کے نزدیک۔ قبر شریف نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک۔ مسجد بیت المقدس کے
نزدیک۔ طور سینا کی مسجد کے نزدیک۔ پھر جبرئیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں کہ پھیل جاؤ
وہ پھیل جاتے ہیں۔ پھر کوئی مکان اور کوئی حجرہ اور کوئی گھر اور کوئی کشتی ایسی باقی نہیں ہوتی ہے
جسمیں مومن مرد یا مومنہ عورت ہو مگر فرشتے اُسمیں جاتے ہیں۔ لیکن اس گھر میں نہیں جاتے
جسمیں کتا ہو یا سور یا شراب یا جنبی ہو حرام سے یا تصویر ہو۔ اور طلوع فجر تک یہ فرشتے
رہتے ہیں۔ اور اُمت مرحومہ کے لیے استغفار کیا کرتے ہیں۔ اور تہلیل اپنے پروردگار کی بیان کرتے
ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی رمضان کی راتوں میں قیام کرے ایمان کے ساتھ اور بامید
ثواب اُسکے تمام گناہ بخشدیئے جاتے ہیں۔ سو نماز تراویح قیام لیل میں داخل ہے۔ اسکے علاوہ
اور جسقدر چاہے نفل پڑھے خصوصًا شب قدر میں شب بیداری کا بڑا ثواب ہے شب قدر میں
جو جاگتا ہے اُنکے پاس فرشتے آتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں۔ اور وقت دعا کرنیکے آمین کہتے
ہیں۔ اور اس رات میں چار آدمیوں کی اس اُمت میں سے بخشش نہیں ہوتی ایک تو وہ ہے جو
ہمیشہ شراب پئے۔ دوسرا وہ ہے جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے۔ تیسرا وہ ہے جو اپنے رحم کو
قطع کردے۔ چوتھا وہ ہے جو مسلمانوں سے دنیاوی عداوت رکھے۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے
کہ تراویح و نیز دیگر نوافل سے رمضان کی راتوں کو آباد رکھیں خصوصًا شب قدر میں علاوہ تراویح
کے ان نوافل کو بھی ادا کیا کریں۔ ستائیسویں شب کو چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد
کے انا انزلنہ ایک بار قل ہو اللہ ستائیس مرتبہ۔ پس باہر آیا یہ شخص اپنے گناہوں سے گویا وہ پیدا

ہوا۔ آج ہی اپنی ماں سے۔ اور عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اُسکو ہزار محل جنت میں۔ ایک روایت یہ ہے کہ جو پڑھے دو رکعت شب قدر کو۔ پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلنا ایک بار اور اخلاص تین بار۔ اللہ تعالیٰ اُسکو عطا کرے گا ثواب شب قدر کا اور اُسکے روزے قبول کریگا۔ اور اُسکو ثواب ادریس علیہ السلام اور حضرت شعیب اور حضرت ایوب اور حضرت داؤد اور حضرت نوح علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا عطا کیا جائیگا اور عطا کیا جائیگا اُسکو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلنا تین بار۔ اور قل ہو اللہ پچاس مرتبہ پڑھے۔ اور بعدہ سجدہ میں جاکر ایک بار کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ بعد اسکے جو دعا مانگے گا قبول ہوگی اور عطا کرے گا اُسکو اللہ تعالیٰ بے انتہا نعمت۔ اور کل گناہ اُسکے بخشے جائینگے۔ اور شب قدر کی دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا عَفُوْدُ یَا غَفُوْدُ یَا غَفُوْدُ۔ اس مہینے کی فضیلت تو بہت ہی مگر مختصر کیا اس ذکر کو بسبب طوالت کے۔ (غنیۃ الطالبین و رسالہ فضائل الشہور)

سوال۔ اس مہینے رمضان میں اب تک نماز تراویح کا بیان نہیں آیا۔ یہ بھی بتلا دیجیے کہ تراویح میں جماعت کیسی ہی۔ اور نفس تراویح کیسی ہے؟

جواب۔ تراویح میں جماعت سنت کفایہ[1] ہی اور خود تراویح سُنت موکدہ ہی (درمختار)

سوال تراویح سنت موکدہ مردوں کے حق میں ہی یا عورتوں کے حق میں بھی سنت موکدہ ہی؟

جواب عورتوں کے حق میں بھی سنت موکدہ ہے۔ (درمختار)

سوال تراویح کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب تراویح کا وقت عشا کے بعد سے فجر تک۔ خواہ وتر سے پہلے ہو یا پیچھے۔ اسی قول کو ہدایہ اور محیط وغیرہ میں بھی صحیح کہا ہے (شامی)

سوال اگر کسی کی کچھ تراویح رہجائیں اور امام وتروں کے لیے کھڑا ہوجائے تو وہ کیا کرے؟

جواب اس قول کے موافق وتر امام کے ساتھ جماعت سے پڑھ لے بعد میں وہ تراویح پڑھ لے جو فوت ہوگئی ہو۔ مگر دوسرے قول کے موافق نہیں پڑھ سکتا جس میں وقت تراویح کا مابین عشا اور وتر کے ہی (درمختار)

[1] سنت کفایہ اُسکو کہتے ہیں کہ بعض کے کرنے سے سبکے ذمہ سے ساقط ہوجائے ۱۲ علامہ عمر اللہ ولوالدیہ

سوال تراویح اگر وقت سے قضا ہو جائیں تو پھر کس وقت پڑھے؟

جواب۔ اس میں بھی دو قول ہیں۔ ایک قول کے موافق تو پھر انکی قضا نہیں اسلئے کہ سنت موکدہ ہونے کا حکم بعد نکل جانے وقت کے اوپر نہیں رہا۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ دوسری تراویح تک تنہا قضا پڑھ لے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص بغیر فرض پڑھے ہوئے جماعت تراویح میں شریک ہو گیا آیا اسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب اسکی تراویح درست نہیں کیونکہ نماز تراویح کی تابع نماز عشا ہے۔ پہلے اسکو عشا کی نماز ادا کرنی چاہیئے تھی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال عشا کے فرض جماعت سے نہ ہوئے ہوں تو تراویح کی جماعت بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب نہیں ہو سکتی۔ اسلئے کہ تراویح کی جماعت فرض کی جماعت کے تابع ہے (غایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص فرض کی جماعت میں شریک نہ ہو سکا اور اس نے فرض تنہا پڑھے۔ اب یہ شخص تراویح کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب ہاں ہو سکتا ہے۔ (درمختار)

سوال ایک شخص نے فرض عشا کے جماعت سے ادا کیئے اور تراویح جماعت سے نہیں پڑھی۔ آیا یہ شخص وتر بھی جماعت سے پڑھ لے یا نہیں؟

جواب ہاں پڑھ لے۔ (درمختار)

سوال ایک شخص نے فرض تنہا پڑھے۔ یہ شخص بھی وتر جماعت سے پڑھے یا نہیں؟

جواب یہ شخص وتر جماعت سے نہ پڑھے۔ (شامی)

سوال ایک گروہ نے فرض عشا کے تو جماعت سے ادا کیئے مگر تراویح جماعت سے ادا نہیں کی آیا یہ گروہ جماعت وتر کی بھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب اس صورت میں جماعت وتر بھی نہیں پڑھ سکتا اسلئے کہ وتر کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع ہے۔ (شامی)

سوال تراویح کے سوا اور نفلوں میں جماعت کرنا کیسا ہے مثل لیلۃ الرغائب اور صلوٰۃ برات اور صلوٰۃ قدر کے؟

جواب بجز تراویح کے اِن سب میں جماعت مکروہ ہے ۔ (در مختار)

سوال آپنے تو پہلے باب الامامت میں دو تین آدمیوں سے بشرطیکہ بے بلائے ہوئے جمع ہوں نفلوں کی جماعت جائز بتلائی ہے ۔ اگر اِن نفلوں میں بھی دو تین آدمی سے جماعت ہو جائے تو کیا ؟

جواب اگرچہ دو تین آدمیوں کی اقتدا بے بلائے نفل نماز میں درست ہے مگر جماعت کا ثواب نہیں ملتا ہے اور جبکہ جماعت کا ثواب ہی نہیں ملا تو پھر دو تین آدمیوں کے ساتھ بھی نفلوں کا پڑھنا بے سود ہے (شامی)

سوال اکثر نمازی تراویح میں سستی کی وجہ سے امام کا انتظار رکوع میں جانے کا کیا کرتے ہیں اور تا جانے رکوع کے اتنی دیر بیٹھے رہتے ہیں یا اونگھا کرتے ہیں ۔ یہ فعل کیسا ہے ؟

جواب مکروہ ہے ۔ (در مختار ۔ عالمگیری)

سوال تراویح کا بیٹھکر پڑھنا بلا عذر کیسا ہے ؟

جواب مکروہ ہے ۔ (در مختار)

سوال تراویح کی رکعتیں کتنی ہیں ؟

جواب بیس رکعتیں ہوتی ہیں ۔ پانچ ترویحوں کے ساتھ ۔ ہر ترویحہ میں چار رکعتیں دو سلاموں سے ہوتی ہیں ۔ (عالمگیری ۔ در مختار)

سوال ان پانچ ترویحوں کے اندر بیٹھنا کیسا ہے ؟

جواب مستحب ہے ۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ترویحوں میں بیٹھکر کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب اسمیں آدمی مختار ہے ۔ خواہ تسبیح[1] پڑھے ۔ خواہ قرآن پڑھے ۔ خواہ نفلیں پڑھے ۔ خواہ خاموش رہے (عالمگیری)

سوال تراویح میں قرآن پڑھنا کیسا ہے ؟

جواب ایک بار کا پڑھنا تو درست ہے ۔ اور دو مرتبہ کا پڑھنا فضیلت رکھتا ہے اور تین دفعہ کا

---

[1] اگر تسبیح پڑھے تو یہ پڑھے ۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاۤءِ وَالْجَبَرُوْتِ ۔ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۔ نَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ (غایۃ الاوطار)

پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار)

سوال اگر قوم ایک قرآن کے سننے سے بھی سستی کریں تو قرآن ختم کرنا چاہیئے یا نہیں؟

جواب قوم کی سستی کی وجہ سے ایک قرآن کا ختم نہ چھوڑا جائے اسلیے کہ قرآن مجید میں کچھ اوپر چھ ہزار آیتیں ہیں اور نماز تراویح کی رکعتوں کے چھ سو ہیں اگر مہینہ تیس دن کا ہوا تو اس حساب سے ہر رکعت میں دس آیتیں ہوئیں دس آیتوں کا ہر رکعت میں پڑھنا اور سننا کچھ ایسا دشوار نہیں ہے۔

سوال ہمارے زمانہ میں جو حفاظ بعوض قرآن سنانے کے اُجرت ٹھیرا لیتے ہیں یہ کیسا؟

جواب قرآن شریف کے سنانے کے عوض میں اُجرت لینا ناجائز ہے قرآن کو تو اللہ کیواسطے سنائیں اگر اپنے آنے اور جانیکے عوض میں یا پابندی وقت کے بدلے میں ٹھیرا لیں تو مضائقہ نہیں فقہائے متاخرین نے جواز اُجرت کے لیے یہ حیلہ لکھا ہے۔ (درمختار)

سوال ایک مسجد میں اگر تراویح کی جماعت دو مرتبہ پڑھی جائے تو کیسا؟

جواب مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال ایک امام دو جگہ پوری پوری تراویح پڑھاوے تو کیسا؟

جواب نادرست ہے (عالمگیری)

سوال تراویح کو اگر دو امام پڑھاویں تو کیسا؟

جواب افضل تو یہی ہے کہ ایک امام سب تراویح پڑھاوے۔ اگر دو امام پڑھائیں تو مستحب یہ ہے کہ ہر ایک امام پورا ترویحہ پڑھکر جدا ہووے۔ (عالمگیری)

سوال فرض اور وتر تو ایک امام پڑھاوے اور تراویح دوسرا۔ آیا یہ بھی جائز ہے یا نہیں؟

جواب جائز ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرض اور وتر کی امامت خود کیا کرتے تھے اور تراویح ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ پڑھایا کرتے تھے۔ (عالمگیری)

سوال اگر تراویح کی دو رکعتیں قرأت کی غلطی یا کسی اور سبب سے فاسد ہوجائیں تو جو اسمیں قرآن پڑھ لیا گیا ہے۔ کیا اُسکو بھی پھر کرسے پڑھے؟

جواب ہاں اس قرأت کو پھر کرسے پڑھے تاکہ ختم قرآن صحیح نماز میں ادا ہو۔ (عالمگیری)

سوال جہاں کہیں ختم قرآن نہیں ہوتا ہے وہاں تراویح کا پڑھنا بہتر کونسی سورتوں سے ہے؟

جواب الم ترکیب سے پڑھنا بہتر ہے کہ اسمیں بھول رکعتوں کی بھی نہیں ہوتی اور یاد کرنے میں دل بھی نہیں بٹتا۔ (عالمگیری)

سوال اگر امام بلا عذر بیٹھکر تراویح پڑھاوے اور مقتدی کھڑے ہوئے اقتدا کریں تو یہ اقتدا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب صحیح ہے۔ (عالمگیری)

سوال امام نے دوسری رکعت تراویح کے اندر قعدہ سہواً نہیں کیا تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو اب اُسکو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب تیسری رکعت کے سجدہ تک اگر یاد آجائے تو لوٹ جائے اور قعدہ دوسری رکعت کا کرکر سلام پھیرے اور اگر تیسری رکعت کے سجدہ کر لینے کے بعد یاد آیا تو اب ایک رکعت اور ملالے اصل صورت میں قیاس چاہتا تھا کہ نماز فاسد ہوجائے مگر استحساناً فساد نماز کا حکم نہیں دیا گیا اور یہ چار رکعتیں قائم مقام دو رکعتوں کے ہونگی۔ اس مسئلہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ کثیر الوقوع ہے۔ (عالمگیری)

سوال یہ جواب تو اُس سوال کا ہے جبکہ امام نے قعدہ نہ کیا ہو اور اگر قعدہ بقدر تشہد دوسری رکعت کا کرکر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو اُسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب اگر امام دوسری رکعت کا قعدہ کرکر تیسری کے لیے کھڑا ہو گیا اور پھر اُس نے چار رکعت تراویح کی ادا کرلی تو اب یہ چاروں ہی رکعت شمار میں آئینگی۔ (عالمگیری)

شوال دسواں مہینہ سال کا شوال ہے اِسکے بھی فضائل مع نفلوں کے اور اُسکے ثواب کے بیان کیجیے؟

جواب حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ پہلی رات شوال میں جسکی صبح کو عید ہوتی ہے چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو! خوشخبری ہو تمکو اس بات کی کہ بخشدیا تمکو اللہ تعالیٰ نے اِس واسطے کہ رکھے تم نے روزے رمضان کے۔ اور اگر رکھو تم روزے چھ شوال میں بھی تو دے گا تمکو اللہ تعالیٰ بڑا مکان جنت میں کہ نہ دیکھا ایسا مکان کسیکو مگر اُسی شخص کو جسنے تمہارے موافق عمل کیا ہو۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی چھ روزے شوال کے رکھے۔ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال میں ثواب تمام اُمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور جگہ پاوے اُسنے جنت میں ساتھ امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو بعد رمضان کے چھ روزے شوال کے رکھے

اُس نے تمام سال کے روزے رکھے اور ثواب ملتا ہے چالیس شہیدوں کا بدر کے شہیدوں میں سے
یہ تو اس ماہ کے روزوں کی فضیلت ہے۔ اب نمازوں کی فضیلت سننا چاہیے حدیث شریف میں آیا
ہے کہ جو کوئی اوّل رات شوال میں یا دن میں بعد نماز عید کے چار رکعت نفل اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت
میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ۔ پس کھولیگا اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے آٹھوں دروازے بہشت کے
اور بند کریگا واسطے اُسکے ساتوں دروازے دوزخ کے۔ اور نہیں مریگا وہ شخص جبتک اپنا مکان جنت
میں نہ دیکھ لے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ پڑھے ماہ شوال میں آٹھ رکعت رات کو یا دن کو اور ہر رکعت
میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص پچیس بار پڑھے۔ پھر سلام کے بعد ستّر مرتبہ سبحان اللہ اور ستّر مرتبہ
یہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
پس کھولیگا اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے دروازے رحمت کے اور دروازے حکمت کے اُسکے دل میں۔ اور بنا دیگا
اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے بڑا مکان جنت میں کہ نہ ہوگا اُس سے بڑا مکان کسی کا۔ اور روا کریگا اللہ تعالیٰ
اُسکی ستّر حاجتیں دنیا میں۔ (کذا فی رسالہ فضائل الشہور)

سوال سال کا گیارہواں مہینہ ذیقعدہ ہے اِسکے اندر بھی عبادت کرنے کا ثواب بتلایئے؟

جواب حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی روزہ رکھے ایک دن ذیقعدہ کے مہینے میں لکھتا ہے
اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے اوپر ہر ساعت کے ثواب حج کے قبول ہونے کا اور ہر دم کے ساتھ آزاد کرنے غلام
کا۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بزرگ جانو ذیقعدہ کے مہینے کو کہ یہ اوّل مہینہ ہے مہینوں حرام
سے ایک حدیث میں آیا ہے کہ اِس مہینے کے اندر ایک ساعت کی عبادت بہتر ہے ہزار برس کی عبادت
سے۔ اور فرمایا کہ اِس مہینے میں دوشنبہ یعنے پیر کے دن کا روزہ افضل ہے۔ ہزار برس کی عبادت سے
نفلی نمازوں کے بارے میں حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اوّل رات ذیقعدہ میں چار رکعت پڑھے
اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے ۳۳ بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اُسکے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں چار ہزار
مکان یاقوت سرخ کے بنا دیگا۔ اور ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہونگے اور اوپر ہر تخت کے ایک
حور بیٹھی ہوگی کہ پیشانی اُسکی آفتاب سے زیادہ روشن ہوگی۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر رات میں ذیقعدہ
کی دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اُسنے حاصل کیا
ثواب ہر رات کو ایک شہید اور ایک حج کا۔ اور جو کوئی پڑھے ہر جمعہ میں اِس مہینے کی چار رکعت۔ ہر رکعت

میں بعد الحمد کے اکیس بار قل ھو اللہ۔ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے واسطے ثواب حج اور عمرے کا۔ اور فرمایا کہ جو کوئی پنجشنبہ کے دن اس مہینے میں سو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص بعد الحمد کے پڑھے تو اس نے ثواب بے انتہا پایا۔ (کذا فی رسالہ فضائل الشہور)

سوال سال کا بارھواں مہینہ ذوالحجہ ہے اسکے فضائل مع نوافل وغیرہ کے بیان کیجئے ؟

جواب اس ماہ مبارک کی بہت فضیلت ہے خصوصاً عشرہ کے دس دنوں اور دس راتوں کی تو بہت ہی کچھ فضیلت آئی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ دنیا کے دنوں میں سب سے بزرگ دن دس دن ذوالحجہ کے ہیں۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مہینوں کا سردار رمضان ہے اور سب سے زیادہ از روے حرمت کے ذوالحجہ ہے اس مہینے میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے خالص دوستی پائی۔ پھر اپنا مال مہمانوں کے لیے اور اپنی جان آگ کے لیئے اور اپنا بیٹا قربانی کے لیئے اور اپنا دل رحمٰن کے لیے خرچ کیا۔ اور انہیں دنوں میں حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد ڈالی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک روزہ اس مہینے کا برابر ہے ایک سال کے روزوں کے۔ اور کھڑا ہونا واسطے عبادت کے اس مہینے کی دس راتوں میں برابر ہے ثواب میں شب قدر کے۔ پس بہت کرو اس مہینے کے دس دنوں میں تحمید اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر۔ یہ مہینہ وجوب ادائے حج کا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اول دن ماہ ذوالحجہ کے روزے رکھے۔ گویا اس نے جہاد کیا۔ اللہ کی راہ میں دو ہزار برس تک۔ اس طرح کہ نہ آرام کیا اس نے ایک ساعت۔ اور دوسری تاریخ کے روزے رکھنے کا یہ ثواب ہے گویا اس نے عبادت کی اللہ پاک کی دو ہزار برس۔ اور تیسرے دن ذوالحجہ کے جو کوئی روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار غلام اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کے آزاد کیئے۔ اور اگر چوتھے دن روزہ رکھے تو اسکو ثواب چار سو برس کی عبادت کا ملتا ہے۔ اور پانچویں دن کے روزے کا ثواب پانچ ہزار ننگوں کو کپڑا پہنانے کا ہے۔ اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کی برابر ہے اور ساتویں دن روزہ رکھنے والے کے اوپر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں۔ اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والے پر آٹھوں دروازے بہشت کے کھل جائینگے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی اول دن ذوالحجہ کے روزہ رکھے تو گویا اس نے چھتیس ہزار قرآن ختم کیئے۔ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مغنی یعنی گویا تھا کہ دوست رکھتا تھا

اُس کو۔ وہ شخص جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی
آپ نے فرمایا کہ اس مرد کو حاضر کرو۔ پس آپ نے اُس سے فرمایا کہ ان دنوں کے روزے رکھنے پر کس
چیز نے تجکو آمادہ کیا۔ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دن عبادت اور حج کے ہیں۔ دوست
رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعاؤں میں مجکو بھی شریک کرلے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تیرے لیئے ہر دن کی گنتی کے برابر جسکا تو روزہ رکھتا ہے۔ ایک سو غلام آزاد کرنے اور سو اونٹ
ہدی بھیجنے اور سو گھوڑے جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوار کیا جائے۔ ثواب ہے۔ پھر جب یوم الترویہ
ہوگا تیرے لیئے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار اونٹ قربانی کرنے اور ہزار گھوڑے کہ جن پر اللہ کی
راہ میں سوار کیے جائیں۔ ثواب ہے۔ پس جب عرفہ کا دن ہوگا تیرے لیئے دو ہزار غلام آزاد کرنے
اور اسیقدر اونٹ اور اسیقدر گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ہے اور ایک سال پہلے اور ایک
سال پچھلے روزوں کا ثواب ہے۔ اسیطرح ان دنوں نماز نوافل کا بھی ثواب بیشمار ہے۔ حدیث شریف
وارد ہے کہ جو کوئی اول رات ذی الحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف
کے سورہ اخلاص پچیس ۲۵ مرتبہ پڑھے تو لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے لیے ثواب بے شمار۔ اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے ہر رات میں دسویں ذالحجہ تک بعد وتروں کے
دو رکعت۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ کوثر اور سورہ اخلاص تین تین بار۔ تو داخل کرے گا
اُسکو اللہ تعالےٰ دن قیامت کے مقام اعلی علیین میں اور لکھے گا اللہ تعالیٰ اُسکے ہر بال کے بدلے میں ہزار
نیکیاں۔ اور ثواب پایا اُس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا۔ اور اگر کوئی اس مہینے کی کسی راتکی
پچھلی تہائی میں چار رکعت۔ بعد الحمد کے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی تین بار۔ اور اخلاص تین بار معوذتین
ایک ایک بار۔ بعد فارغ ہونے نماز کے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ
وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ لَا اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ
بِکُلِّ مَکَانٍ۔ پھر جو چاہے دعا کرے اُسکے لیے اجر ہے جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت کا
والے کا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور جو دعا

مانگے گا اُسکو عطا کیجائے گی۔ اور اگر دسوں راتوں میں اِس نماز کو اسی ترکیب کے ساتھ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسکو فردوس اعلےٰ میں داخل کرے گا۔ اور اُس سے ہر برائی مٹادے گا۔ اور کہا جائے گا کہ نئے سرے سے عمل کیئے جا۔ اور جو کوئی جمعہ کے دن ذی الحجہ کے مہینے میں چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورہ اخلاص پندرہ بار۔ اور بعد تمام رکعتوں کے سلام پھیر کر دس بار پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنِ اور پھر دس بار درود شریف۔ تو اللہ تعالےٰ اِس سے پہلے کسیکو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عرفہ کی رات میں یعنی نویں رات کو سَو رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ ایک ایک بار یا تین تین بار پڑھے بخشیگا اللہ تعالیٰ اُسکے تمام گناہوں کو۔ اور اُسکے لیے جنت میں یاقوت سرخ کا مکان بنایا جائے گا۔ دوسری روایت یوں ہے کہ شب عرفہ میں دو رکعت نفل پڑھے۔ اور اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے بخشیگا اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اِس نماز کی برکت سے ستر آدمی اُسکے ساتھ اور جو کوئی شب نحر یعنے دسویں رات کو جسکی صبح کو عید ہوتی ہے بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ پندرہ مرتبہ۔ تو تمام گناہوں سے پاک ہوا اور ثواب حاصل کیا اُس نے ستر برس کی عبادت کا۔ ایک نماز اسی رات کی یہ بھی ہے کہ چار رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد کے ایک بار اخلاص ایک بار فلق اور ایک بار ناس۔ بعد سلام کے ستر بار سبحان اللہ اور ستر بار درود شریف پڑھے بخشے جائینگے تمام گناہ اُسکے۔ اور دسویں تاریخ کو بعد نماز عید الضحیٰ کے گھر پر آکر چار رکعت نفل جو کوئی ادا کرے اور اسمیں اول رکعت کے اندر بعد الحمد شریف کے سبح اسم ایک بار۔ اور دوسری میں بعد الحمد شریف کے والشمس ایک بار۔ اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے واللیل ایک بار۔ اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد کے والضحیٰ ایک بار پڑھے۔ پس پایا اُسنے ثواب تمام کتابوں آسمانی کے پڑھنے کا اور جو کوئی قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے والشمس پانچ مرتبہ پڑھے تو وہ شخص شامل ہوا حاجیوں کے ثواب میں اور قبول ہوئی قربانی اس کی اللہ پاک کے نزدیک۔ اور پایا ثواب اُسکے بدلے میں ہر بال قربانی کے۔ صحابہؓ نے عرض کیا

کہ یارسول اللہ اگر کوئی فقیر ہووے اور توفیق قربانی کی اُسکو نہیں ہو تو کیا کرے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد نمازِ عید کے اپنے گھر میں آکر دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ کوثر تین بار پڑھے۔ پس اللہ تعالیٰ اُسکو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا کریگا اور دسویں تاریخ عید کی نماز سے پہلے جو کوئی کمانے اور پینے اور جماع سے اپنے کو روکے تو اُسکے نامۂ اعمال میں ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہی۔ اور عید الضحیٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہی گویا اُسنے دریائے رحمت میں غوطہ مارا اور معاف ہوگئے تمام گناہ اُسکے۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی عید الضحیٰ کو نئے کپڑے بدلے اور پرانے کسی فقیر کو صدقہ دیدے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ستر حلّے نوری بہشت کے اُس کو پہنائے گا اور وہ لواء الحمد کے نیچے کھڑا ہوگا اور عطر ملنے کا ثواب بہ نیت تعظیم ملائکہ کہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال میں ثواب غلام آزاد کرنے کا لکھتا ہے (غنیۃ الطالبین سلوۃ القلوب رسالۂ فضائل الشہور مختصر کیا ہم نے بسبب طوالت رسالہ کے فضائل اس مہینہ مبارک کو۔ حریصِ طاعت کو

سوال ہفتہ کی نمازوں میں سب سے پہلے شنبہ کی رات کے نفل بیان کیجئے؟

جواب جو کوئی ہفتہ کی رات کو درمیان مغرب اور عشا کے بارہ رکعتیں پڑھے اور پڑھے اُن میں جو چاہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے بہشت میں ایک محل بناتا ہی اور اُس نے گویا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر صدقہ کیا اور یہود کے دین سے بیزار ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہی کہ اُسکو بخشدے (غنیۃ الطالبین)

سوال شنبہ کے دن کے نفل بھی علاوہ سنن موکدہ اور غیر موکدہ موقت کے بیان فرمائیے؟

جواب شنبہ کے دن کی چار رکعت نفل ہیں۔ اس دن میں ان چار رکعتوں کو علاوہ اوقات مکروہ کے جب چاہے پڑھے۔ ہر رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تین بار پڑھے۔ بعد فارغ ہونیکے آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس نماز نفل کو شنبہ کے دن ادا کرے اُسکے لیے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ہے اور ہر حرف کے عوض ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہے۔ اور عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اُسکو بدلے ہر حرف کے ثواب شہید کا اور ہوگا۔ یہ شخص سایۂ عرش کے نیچے ساتھ نبیوں اور شہیدوں کے

سوال یک شنبہ یعنی اتوار کی رات کے نفل بھی مع فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے یکشنبہ یعنی اتوار کی رات کو بیس رکعت نماز ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے اخلاص پچاس بار اور معوذتین ایک ایک بار۔ پھر سلام پھیر کر استغفار سو مرتبہ اپنے اور اپنے والدین کیواسطے پڑھے اور درود شریف سو مرتبہ پڑھکر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے اور پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ اٰدَمَ صِفْوَةُ اللّٰهِ وَفِطْرَتُهٗ وَاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَمُحَمَّدٌ حَبِيْبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ تو اُسکے لیے کافروں اور مسلمانوں کی گنتی کے موافق ثواب ملتا ہے اور اُسکو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ امن والوں میں اُٹھائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اُسکو بہشت میں پیغمبروں کے ساتھ داخل کرے (غنیۃ الطالبین)

سوال یکشنبہ یعنی اتوار کے دن کے نفل مع فضائل بیان کیجیے؟

جواب اتوار کے دن چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے اٰمن الرسول تمام رکوع ایک بار پڑھے۔ حدیث شریف میں وارد ہی کہ جو کوئی اتوار کے دن ان چار رکعتوں کو اس ترکیب سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے نیکیاں بعدد نصرانی اور نصرانیہ کے لکھتا ہے اور اُسکو ثواب نبی کا عطا کرے گا۔ اور حج اور عمرہ کا ثواب ملیگا اور ہر رکعت کے عوض اُس نمازی کو ہزار نماز کا ثواب بھی ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس نمازی کو دن قیامت کے جنت میں ہر حرف کے بدلے ایک شہر جو مشک سے بنا ہوگا دیگا۔ دوسری روایت میں یوں آیا ہی کہ جو کوئی اتوار کے دن بعد نماز ظہر کے چار رکعت نفل اسطرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ الم سجدہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے تبارک الذی پڑھکر تشہد کرے اور سلام پھیر دے۔ پھر کھڑا ہووے اور بعد الحمد کے دونوں رکعتوں میں سورۂ جمعہ پڑھے اور بعد سلام کے حاجت اپنی طلب کرے اللہ تعالیٰ اُس حاجت کو قبول فرماکر روا کرے گا اور نگاہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسکو تمام آفتوں اور دشمنوں اور حاسدوں سے (غنیۃ الطالبین)

سوال دوشنبہ یعنی پیر کی رات کے نفل بھی بیان کیجیے؟

جواب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے

پیر کی رات کو چار رکعت - پڑھے اول رکعت میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ دس بار اور دوسری میں بعد
الحمد شریف کے قل ھو اللہ بیس بار اور تیسری میں تیس بار اور چوتھی میں چالیس بار پھر بعد سلام
کے سورہ اخلاص اور استغفار اور درود شریف پچھتر پچھتر مرتبہ پڑھے - پھر اپنے رب سے اپنی حاجت
طلب کرے - پس حق تعالی پر حق ہے کہ اسکی حاجت کو اپنے فضل سے پورا کرے اور اس نماز
کا نام نماز حاجت بھی ہی دوسری روایت حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے پیر کی رات کو دو رکعت نفل - ہر رکعت میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ
پندرہ بار - اور بعد سلام کے پندرہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار - تو کردیگا اللہ تعالیٰ
اسکو اہل جنت سے اگرچہ ہووے اصحاب دوزخ سے - اور تمام گناہ ظاہر کے اسکے بخشدیے جاتے
ہیں - اور ہر ایک آیت قرآن کے بدلے کہ جو نماز میں پڑھی ہی اسکے لیے ثواب حج اور عمرہ کا ملتا ہی
اور اگر آیندہ پیر تک مرجائے تو شہید مرتا ہی (غنیۃ الطالبین)

سوال دوشنبہ یعنی پیر کے دن کے نفل مع فضائل بیان کیجیے؟

جواب جو کوئی پیر کے دن کسی وقت بارہ رکعت نفل پڑھے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف
کے آیۃ الکرسی ایک بار - اور بعد فارغ ہونیکے سورہ اخلاص بارہ بار اور استغفر اللہ بارہ مرتبہ تو
ندا کریگا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے اسکو کہ کہاں ہے ہمارا بندہ اور بیٹا فلاں کا کہ آوے ہمارے
پاس اور دیں ہم اسکو نعمت بیکراں - پس آئے گا وہ نزدیک خدائے تعالیٰ کے - دیگا اللہ تعالے
اسکو ہزار حلّے جنت کے اور ہزار تاج جنتی کہ پہنے گا وہ اسکو اور ہونگے ہمراہ اسکے ایک لاکھ فرشتے
کہ لیجائینگے اسکو جنت میں اور عطا ہوگا اسکو جنت میں بہت بڑا مکان کہ نہ عطا ہوگا کسی دوسرے
کو مگر اسی کو جس نے اسی کے موافق عمل کیا ہوگا - ایک نماز دو رکعت کے ساتھ بروقت بلند ہونے
آفتاب کے اور آئی ہے اس میں بعد الحمد کے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار - قل ھو اللہ ایک بار
معوذتین ایک ایک بار پڑھنی فرمائی ہے اور بعد سلام کے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ
وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ دس مرتبہ پڑھے - تمام گناہ اسکے بخشدیے جاتے ہیں - (غنیۃ الطالبین)

سوال منگل کی رات کے نفل بھی بتلا دیجیے؟

جواب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی منگل کی رات میں بارہ رکعت پڑھے

ہر رکعت میں بعد الحمد کے اذا جاء نصر اللہ پانچ مرتبہ۔ تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں ایسا بڑا مکان بناوے گا جسکی وسعت زمین سے سات حصہ زیادہ ہوگی (غنیۃ الطالبین)

سوال منگل کے دن کے نفل بھی مع فضائل بیان کیجئے؟

جواب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی منگل کے دن بعد ارتفاع آفتاب یا بعد زوال دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اُسکے اوپر ستر دن تک کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہے۔ اور اگر مرا ان ستر دنوں کے اندر تو شہید مرا اور ستر برس کے گناہ اُس کے بخشدیے گئے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال بدھ کی رات کی نماز بھی بیان فرمائیے؟

جواب جو کوئی بدھ کی رات میں دو رکعت نفل اسطرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد کے قل اعوذ برب الفلق دس بار۔ اور دوسری میں قل اعوذ برب الناس دس بار۔ تو اترتے ہیں آسمان سے ستر ہزار فرشتے۔ لکھتے ہیں واسطے اُسکے ثواب قیامت تک (غنیۃ الطالبین)

سوال بدھ کے دن کے نفل مع فضائل بیان فرمائیے؟

جواب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی بدھ کے دن بارہ رکعت وقت بلند ہونے آفتاب یعنی بعد نماز اشراق کے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور معوذتین تین تین بار ادا کرے تو ندا کرتے ہیں اُسکو فرشتے نزدیک عرش کے کہ اے بندۂ خدا اچھا پکڑا تو نے اس عمل کو پس تحقیق بخشدیا تجھکو اللہ تعالیٰ نے۔ اور اللہ پاک دور کرتا ہے اُس سے عذاب قبر کو اور اُسکی تنگی اور اُسکے اندھیرے کو اور دور کرے گا قیامت کے دن اُسکی تکلیفوں کو اور اُس دن اُسکا عمل مثل عمل نبیوں کے اُٹھایا جائیگا۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال پنجشنبہ کی رات کے نفل مع فضائل بیان فرمائیے؟

جواب اس رات میں جو کوئی درمیان مغرب اور عشا کے دو رکعت نفل اسطرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی پانچ بار اور قل ہو اللہ پانچ بار اور معوذتین پانچ پانچ بار۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر پندرہ

مرتبہ استغفار پڑھے اور اُسکا ثواب ماں باپ کی ارواح کو بخشدے تو اُس نے اپنے ماں باپ کا حق ادا کیا۔ اگرچہ ہوں ماں باپ اُسکے ناراض دنیا میں۔ اور عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس نمازی کو ثواب صدیقوں اور شہیدوں کا۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال پنجشنبہ یعنی جمعرات کے دن کے نفل مع فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعرات کے دن درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ سو مرتبہ اور بعد فراغ نماز کے درود شریف سو مرتبہ۔ تو عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو ثواب مثل روزہ رکھنے والے رجب اور شعبان اور رمضان کے۔ اور ہوگا واسطے اسکے ثواب مثل حاجیوں کعبہ شریف کے۔ اور لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ایمان والا اور دیجاتی ہیں اُسکو نیکیاں بعدد مؤمنین کے (غنیۃ الطالبین)

سوال جمعہ کی رات کے نفل بھی مع فضائل کے بیان فرمائیے؟

جواب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعہ کی رات میں درمیان مغرب اور عشا کے بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں دس مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے تو گویا اُس نے بارہ برس تک اللہ پاک کی عبادت کی جسکے دنوں میں روزہ رکھا اور راتوں کو قیام کیا۔ دوسری روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یوں آئی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جمعہ کی رات کو عشا کی نماز جماعت سے پڑھکر بعد سُنتوں کے دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ دس دس مرتبہ اور معوذتین ایک ایک بار۔ پھر بعد سلام کے وتر پڑھے اور سورہے اوپر پہلوے راست اپنے کے قبلہ کی طرف مُنہ کرکے تو گویا اُس نے زندہ کیا شب قدر کو اور اس رات میں درود شریف کی بھی کثرت کرے (غنیۃ الطالبین)

سوال جمعہ کے دن کے نفل مع فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب جمعہ کا دن تمام نماز کا ہے اول تو اس دن اشراق کی نماز کا ہی ثواب علاوہ اور دنوں کے زیادہ ہو کہ دو سو نیکی اُسکے نامہ اعمال میں درج ہوتی ہیں۔ اور دو سو برائیاں دور کیجاتی ہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی چار رکعت نفل بعد اشراق کے

پڑھے اُسکو چار سَو درجہ جنت میں عطا ہوں گے اور اگر آٹھ رکعت نفل پڑھے تو اُسکو درجۂ اعلیٰ جنت میں دیا جائیگا۔ اور تمام گناہ اُسکے بخشدیئے جائینگے۔ اور اگر بارہ رکعت پڑھے اِس طرح کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے تین بار قل ہو اللہ۔ تو دو ہزار نیکی لکھی جائینگی اور دو ہزار گناہ مٹا دیئے جائینگے۔ ایک روایت میں درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں بعد الحمد شریف آیۃ الکرسی ایک بار۔ اور پچیس مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق بیس بار اور قل اعوذ برب الناس ایک بار۔ اور بعد سلام کے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پچاس مرتبہ تو یہ شخص نہ مریگا جب تک اپنے رب کو خواب میں نہ دیکھے گا۔ اور اپنی جگہ کو بہشت میں نہ دیکھ لیگا۔ روایت ہے کہ آیا ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ میں دور رہتا ہوں مدینہ سے اور قادر نہیں ہوں اسپر کہ پڑھوں میں نماز جمعہ کی مدینہ میں بسبب دوری کے۔ پس راہ دکھلاؤ مجکو یا رسول اللہ کہ ثواب پاؤں میں مانند نماز جمعہ کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اعرابی جسوقت کہ ہووے دن جمعہ کا پس پڑھ تو دو رکعت وقت بلند ہونے آفتاب کے اور پڑھ رکعت اول میں الحمد کے بعد قل اعوذ برب الفلق ایک بار اور دوسری میں قل اعوذ برب الناس ایک بار۔ پھر بعد سلام کے پڑھ سات بار آیۃ الکرسی۔ پھر پڑھ تو آٹھ رکعت۔ چار چار کی نیت سے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے قل یا ایہا الکافرون ایک بار اور قل ہو اللہ پچیس بار۔ پس جسوقت کہ تو فراغت پائے اپنی نماز سے تو کہہ۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اعرابی قسم ہے مجکو اُسکی جسکے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے نہیں کوئی بندہ مومن اور مومنہ سے کہ نہیں پڑھتا روز جمعہ کے اِس نماز کو جس طرح میں کہتا ہوں مگر میں ضامن ہوں اُسکے لیے جنت میں لیجانیکا اور بخشدیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے والدین کو اُسکے اُٹھنے سے پہلے اگر ہوں وہ مسلمان اور پاک ہوں شرک سے۔ اور ندا کرتے ہیں اُسکو فرشتے عرش کے نیچے کہ اے بندہ خدا کے البتہ بخشدیا تجکو خدا نے۔ (غنیۃ الطالبین) مکتوب حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمہ اللہ میں لکھا ہے کہ جمعہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل ایک سلام سے جسوقت چاہے اِس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار اور انا اعطینا پندرہ بار بعد نماز کے۔ درود

شریف سو مرتبہ پڑھکر اس دعا کو ایک بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ یَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَیَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَیَا مُحْیِیَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاجْعَلْ لِّیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا مِّمَّا اَنَا فِیْہِ اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یَا رَاحِمَ الْعُطَایَا وَیَا غَافِرَ الْخَطَایَا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ یَا سَاتِرَ الْعُیُوْبِ یَا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ تو اللہ پاک اسکی ان نمازوں فائتہ کا جسکے عدد معلوم نہیں ہیں کفارہ کردیگا۔

سوال دن میں کے رکعت تک نفل ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے؟

جواب چار رکعت تک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے اگر چار رکعت سے زیادہ ایک سلام سے پڑھے گا تو نفل مکروہ ہونگے (عالمگیری)

سوال رات میں کے رکعت تک نفل نماز ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے؟

جواب آٹھ رکعت تک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے۔ اگر آٹھ رکعت سے زیادہ ایک سلام سے پڑھے گا تو مکروہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال دن اور رات میں چار رکعت نفل دو سلام سے پڑھنا افضل ہے یا ایک سے؟

جواب ایک سلام سے چار رکعت نفل کا پڑھنا افضل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی ایک سلام سے چار رکعت پڑھنے کی نذر کرے اور بروقت ادائیگی دو سلام سے پڑھے تو نذر ادا نہوگی اور اگر دو سلام سے پڑھنے کی نذر کرے اور پھر ایک سلام سے چار رکعت پڑھے تو نذر ادا ہوجائیگی (درمختار)

سوال ایک شخص نے نفل نماز صحیح طور سے شروع کی اور پھر اسکو توڑ ڈالا۔ آیا اس نفل کی قضا اسکے ذمہ ضرور ہے یا نہیں؟

جواب بیشک ضروری ہے اسلیے کہ نفل شروع کرنے سے پہلے نفل ہوتی ہے اور بعد شروع کے اسکی ادائیگی واجب ہوجاتی ہے (درمختار)

سوال ایک شخص نے اس خیال سے کہ میں ظہر کی نماز پڑھ چکا ہوں امام کا اقتدا بہ نیت نفل کیا۔ پھر یاد آیا کہ ظہر نہیں پڑھی ہے اب نفل کو توڑ کر فرض کی نیت سے دوبارہ اقتدا کیا

آیا بعد فرض کے اِس نفل کی بھی اِسکے ذمہ قضا ہے یا نہیں؟

جواب اِس نفل کے توڑنے کی قضا نہیں۔ اِسیطرح اگر بغیر یاد آئے فرض کے نفل کو توڑکر دوسرے نفل کی اقتدا کرے تب بھی قضا لازم نہ آئیگی۔ اسلیئے کہ اُسکی نیت اداے نماز کی امام کے ساتھ ہی۔ سو دونوں صورتوں میں حاصل ہی (شامی)

سوال اگر کسی نے بلا قیدِ رکعت نفل کی نیت کی یعنی دو یا چار رکعت کی تخصیص نہیں کی تو اُسپر کتنی رکعت پڑھنا لازم ہیں؟

جواب اُس شخص پر سوائے دو رکعت کے اور زیادہ کا پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت نہیں کی۔ اور دو رکعت پڑھکر قعدہ میں بھی نہیں بیٹھا تیسری رکعت کو کھڑا ہوگیا۔ پھر اُسکو یاد آیا کہ قعدہ نہیں کیا ہی۔ اب اُسکو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب یہ شخص قعدہ کی طرف بالاجماع لوٹے اگر یاد آنے پر قعدہ کی طرف نہیں لوٹے گا تو نفل نماز فاسد ہوجاتے گی۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت کی اور اُس نے اول دوگانہ کے درمیان نماز نفل توڑ ڈالی تو اب اُسکو کئے رکعت قضا کرنی چاہیئے؟

جواب دو رکعت نفل قضا کرنی چاہیئیں۔ (درمختار)

سوال ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت کی۔ اور ایک دوگانہ پڑھکر دوسرے دوگانہ میں نماز توڑ ڈالے تو اب اُسکو کئے رکعت قضا کرنی چاہیئیں؟

جواب اِس صورت میں اگر قعدۂ اولیٰ میں بقدرِ تشہد بیٹھ لیا ہے تب تو دو رکعت کی قضا کرے اور اگر بقدر تشہد قعدہ اولیٰ میں نہیں بیٹھا ہے تو چاروں رکعت بالاتفاق قضا کرے۔ اسمیں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہر دوگانہ نفل کا علیحدہ نماز ہے مگر تین سبب عارض ہونے سے ہر دوگانہ جدا نہیں رہتا ہے بلکہ ایک ہوجاتا ہے اور وہ سبب تین یہ ہیں۔ اقتدا۔ نذر۔ قعدہ اولیٰ کا چھوٹنا کہ انکی وجہ سے بصورت فساد پھر چاروں رکعت قضا ہوتی ہیں۔ (شامی)

سوال آپکے بیان سے یہ تو معلوم ہوا کہ نفل نماز بیٹھکر جائز ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ کھڑے ہوکر پڑھنے والے اور بیٹھکر پڑھنے والے کا ثواب برابر ہے یا کچھ فرق ہے؟

جواب ہاں فرق ہے کھڑے ہوکر نفل پڑھنے والے کو پورا ثواب ہے اور بیٹھکر پڑھنے والے کو آدھا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال گھوڑے اور اونٹ اور بہلی وغیرہ کی سواری پر نماز پڑھنا کیسا؟

جواب نفل نماز تو عذر اور بلا عذر سب طرح جائز ہے مگر فرض اور واجب نماز بلا عذر جائز نہیں۔ غایۃ الاوطار

سوال وہ عذر کیا کیا ہیں جنسے فرض واجب نمازیں بھی ان سواریوں پر جائز ہوجاتی ہیں؟

جواب جان کا خوف (خواہ موذی جانوروں سے ہو یا دشمنوں سے) مال کا خوف، عورت کو مرد فاسق کا خوف۔ مسافر کو قافلہ چلے جانے کا خوف یا سواری ایسی ہو کہ جس پر بدون امداد غیرے سوار نہ ہوسکے یا زمین پر گارا وغیرہ ہو۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایسی سواریوں پر نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب اشارہ سے پڑھے۔ اسلیئے کہ اشارہ سے ہی پڑھنا شروع ہے لیکن سواری کے ٹھیرانے پر اگر قدرت ہو تو ٹھیرا لے۔ اور اگر اسپر قدرت نہیں ہے تو قبلہ رُخ کرلے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہیں ہے تو جس طرح ممکن ہو بوقت ضرورت نماز ادا کرے۔ اگر کسی عذر کے ساتھ بھی بشرط امکان قدرت نماز ادا کریگا تو جائز نہیں۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ان سواریوں پر جو فرض اور واجب نماز ادا کی ہو بعد قدرت پھر ان نمازوں کو پھیرے یا نہیں؟

جواب نہیں پھیرے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال سواری پر نماز پڑھنا مسافر ہی کو جائز ہے یا مقیم کو بھی؟

جواب دونوں کو ضرورتاً جائز ہے مگر مقیم شہر سے باہر جہاں سے مقیم پر قصر لازم آتا ہی پڑھ سکتا ہے شہر کے اندر نہیں پڑھ سکتا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ریل میں نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب ٹھیری ہوئی ریل میں تو سب نمازیں بالاتفاق جائز ہیں۔ اسلیئے کہ ٹھیری ہوئی ریل کا حکم مثل تخت کے ہی۔ ہاں چلتی ریل میں علمائے ہند کا فرض واجب میں اختلاف ہی مگر صحیح یہی ہے

ملہ اگر بہلی کو ٹھیرا کر نماز فرض واجب ادا کرے تو جوڑا بیلوں کی لو پر سے دھکر دے تاکہ گاڑی تخت کے حکم میں ہوجا۔ اس صورت میں اشارہ سے نماز پڑھے رکوع وسجود بیٹھکر ادا کرے اور جوڑا گاڑی کا بیلوں پر ہی رہیگا تو اشارہ سے نماز ادا کرے کیونکہ سواری پر بلا عذر درست نہیں اگر عذر ہو تو

کہ بسبب عذر کے چلتی ریل میں بھی فرض واجب نمازیں درست ہیں۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک آدمی کو چلتی ریل میں وقت نماز کا ہوگیا اور اُسکو امید ہے کہ اسٹیشن پر پہنچنے تک وقت آخر نماز کا رہیگا اب اُسکو اول وقت چلتی ریل میں نماز پڑھنا چاہیئے یا آخر وقت میں جبکہ ریل اسٹیشن پر پہنچے؟

جواب احتیاط کی رو سے اولیٰ تو یہی ہے کہ وقت کے باقی رہنے تک توقف کرے اور جب ٹہیرے نماز پڑھے اور اگر اول وقت چلتی ریل میں اسٹیشن پر پہنچنے سے پہلے بھی پڑھ لیگا تو بھی جائز ہے جیسے کہ قافلہ حجاج میں بوجہ عذر نہ اُتر سکنے کے سواری پر سے صاحب شامی نے اول وقت نماز پڑھ لینے کو جائز فرمایا ہے۔ (شامی)

سوال چلتی کشتی میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب درست ہے۔ (عالمگیری)

سوال اگر کوئی ایک نفل میں کئی نفلوں کی نیت کرے مثلاً دوگانہ تحیۃ الوضو میں تحیۃ المسجد اور اشراق یا اور کسی نفل کی بھی نیت کرے تو کیا اس نمازی کو سب نفلوں کا ثواب ایک ہی دوگانہ میں ملجائیگا؟

جواب ہاں ایک ہی دوگانہ میں سب نفلوں کا ثواب نیت کے سبب سے ملجائیگا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اس باب میں سورج گہن اور چاند گہن اور استسقاء کی نمازوں کا اب تک ذکر نہیں آیا یہ بھی بتلا دیجئے کہ کسوف کسکو کہتے ہیں اور اُسکی نماز کیسی ہے اور کسطرح پڑھی جاتی ہے؟

جواب کسوف سورج گہن کو کہتے ہیں۔ یہ نماز بالاجماع سنت ہے اور یہ نماز جماعت کے ساتھ بلا اذان اور اقامت اور خطبہ کے پڑھی جاتی ہے (عالمگیری۔ کبیری)

سوال کسوف کی نماز کی کے رکعت ہیں؟

جواب کم از کم دو رکعت ہیں۔ ورنہ چار بھی ہیں۔ اور زائد بھی۔ (درمختار)

سوال ان رکعتوں میں قرارت پکار کر پڑھے یا پوشیدہ؟

جواب صحیح یہی ہے کہ پوشیدہ پڑھے (درمختار و عالمگیری)

سوال اگر گہن اُن اوقات میں شروع ہو کہ جو ممنوع ہیں تو بھی اس نماز کو ادا کرے یا نہیں؟

جواب اُن اوقات ممنوعہ میں نہ پڑھے صرف دعا اور استغفار پڑھتا رہے اگر گہن کی حالت میں آفتاب غروب ہوجاتے تو دعا وغیرہ ترک کرکے نماز مغرب میں مصروف ہوجائے۔ (عالمگیری)

سوال اگر گہن اور جنازہ دونوں جمع ہوجائیں تو پہلے کونسی نماز ادا کرے؟

جواب پہلے جنازے کی نماز کو ادا کرے۔ (عالمگیری)

سوال اگر جماعت سے گہن کی نماز کو ادا نہ کرسکے تو تنہا بھی اپنے گھروں میں پڑھ لے یا نہیں؟

جواب ہاں پڑھ لے اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو صرف دعا مانگنا ہی کافی ہے (عالمگیری)

سوال نماز کے بعد بھی اگر گہن رہے۔ تو کیا کرے؟

جواب اول تو اس نماز کو طوالت ارکان کے ساتھ ادا کرے اور اگر نماز طوالت ارکان کے ساتھ ادا نہ کرسکے تو پھر دعا کو طول دے۔ غرض اسوقت کو یاد الٰہی میں صرف کرے جبتک آفتاب صاف ہو۔ (درمختار)

سوال خسوف کسکو کہتے ہیں اور اسکی کے رکعت ہیں۔ اور اسکو کس طرح پڑھے؟

جواب خسوف چاندگہن کو کہتے ہیں۔ اور اسکی دو رکعت ہیں اس نماز کو بلا جماعت پڑھے بسبب حرج کے (کبیری۔ عالمگیری)

سوال اگر کوئی گہن کے وقت نہ پڑھ سکے تو بعد گہن کے بھی کسوف و خسوف کی رکعتوں کو ادا کرے یا نہیں؟

جواب ہرگز نہیں۔ (عالمگیری)

سوال استسقاء کسکو کہتے ہیں اور اسکی نماز کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب استسقاء خشک سالی کے وقت خدائے تعالیٰ سے مینہ طلب کرنے کو کہتے ہیں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جماعت اور خطبہ کے ساتھ اسکی نماز سنت نہیں ہے اور صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت اور خطبہ کے ساتھ ہی یہ نماز سنت ہے۔ (کبیری۔ شرح وقایہ)

سوال صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک اس نماز کی کے رکعت ہیں؟

جواب دو رکعت ہیں بلا اذان اور اقامت کے۔ (درمختار۔ عالمگیری)

سوال ان دو رکعتوں کو پکار کر پڑھے یا پوشیدہ۔ اور ان میں کونسی سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب پکار کر پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۂ قاف اور دوسری میں سورۂ قمر یا پہلی میں سورۂ اعلےٰ اور دوسری میں غاشیہ پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال خطبہ نماز سے پہلے پڑھے یا بعد میں اور کس طرح پڑھے؟

جواب بعد نماز کے پڑھے اور اُسوقت تلوار یا عصا پر سہارا دے۔ اور اسطرح خطبہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ

سب تعریف اللہ ہی کو ثابت ہیں کہ جو پالنے والا عالموں کا ہے مہربان رحم والا دنیا و آخرت میں مالک روز جزا کا نہیں ہے کوئی معبود

اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ

سوائے خدا کے کرتا ہے جو چاہتا ہے اے اللہ تو ہی ہے اللہ کوئی معبود نہیں سوائے تیرے تو غنی ہے اور ہم

الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا

محتاج ہیں نازل کر ہمارے اوپر مینہ کو اور کر اس چیز کو کہ بھیجی ہے تو نے ہمارے اوپر سبب توانائی اور پہنچنا

اِلٰى حِيْنٍ ۝ اسکے بعد یہ دعا ماثورہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا

زمانہ طول تک اے اللہ دے ہمکو مینہ فریاد پہنچے والا سیر کرنے والا

مَّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ رَّايِثٍ ثُمَّ عَالنَّبَاتِ

خوشگوار جلد زمین کو پیدا کرنے والا نفع دینے والا نقصان دینے والا جلد آنیوالا دیر نہ کرنیوالا فراخ کرنیوالا روئیدگی کا

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ

اے اللہ پانی دے اپنے بندوں کو اور اپنے چارپایوں کو اور رحمت اپنی نازل کر اور زندہ کر اپنے مردہ شہروں کو

سوال جبکہ امام اور قوم نماز کے لیے باہر نکلیں تو اور کیا کیا باتیں کریں؟

جواب کافروں کو اُسوقت ساتھ نہ لیں مسلمان پاپیادہ جائیں۔ اور میلے کچیلے پیوندوار کپڑے ہوں۔ اپنے گناہوں سے نادم سرنگوں ہوں۔ گناہوں سے توبہ نصوح کریں۔ صدقہ بھی نکلنے سے پہلے دیں ضعیفوں کو ہمراہ ضرور لیں مثل بوڑھے مردوں اور بوڑھی عورتوں اور لڑکوں کے مویشیوں کو بھی ہمراہ لیں اور انکے ذریعہ سے دعا کریں۔ اسکی دعا کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی ہتیلی زمین کی طرف ہو۔ اور پشت آسمان کی طرف برخلاف اور دعاؤں کے۔

سوال اس نماز کو اس ترکیب سے کتنے دن تک پڑھے؟

جواب تین دن تک پڑھے اس سے زیادہ نہ پڑھے (درمختار)

سوال یہ نماز کس وقت پڑھنی چاہیئے؟

جواب جب کوؤں اور نہروں میں پانی نہ رہے۔ یا رہے تو چارپایوں کو پانی پلانے اور کھیتوں کو پہنچنے کے لیے کافی نہو اور آسمان پر ابر متیلی کے برابر نہو اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو صرف

استغفار کو ہر محلہ اور ہر گھر میں لوگ جمع ہو کر گٹھلیوں یا کنکریوں پر پڑھیں۔ انشاء اللہ ضرور بارش ہو گی۔ اسلئے کہ استغفار کے ساتھ مینہ کا وعدہ نص قرآنی سے ثابت ہے +

باب چھوٹی ہوئی نمازوں کے قضا پڑھنے کے بیان میں

سوال وہ کون سی نمازیں ہیں جن کی قضا واجب ہے؟

جواب جو نمازیں وقت کے اندر واجب ہو کر فوت ہو گئی ہوں خواہ جان کر فوت ہوں یا بھول کر یا نیند سے تھوڑی ہوں یا بہت۔ (عالمگیری)

سوال وہ کون سی نمازیں ہیں جنکی قضا واجب نہیں؟

جواب وہ نمازیں مرتد اور مجنون کے ارتداد اور جنون کی حالت کی ہیں۔ اور اس بیمار اور بیہوش کی ہیں جسپر بیماری[۱] یا بیہوشی[۲] ایک رات دن سے زیادہ گزرے اور حائضہ اور نفسہ کے[۳] ایام حیض اور نفاس کی نمازیں۔ یہ نمازیں ہیں جنکی قضا نہیں (عالمگیری)

سوال قضا نماز کس وقت ادا کرے؟

جواب تمام عمر اُسکی ادائیگی کا وقت ہے جب چاہے پڑھے سوائے اوقات مکروہہ کے مگر تاخیر بلا عذر درست نہیں (درمختار)

سوال ایک لڑکا رات کو سوتے وقت نابالغ تھا جب فجر کو اُٹھا تو اُسکو احتلام ہوا۔ اب اُس لڑکے پر نماز عشا کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

جواب اُس لڑکے پر نماز عشا کی قضا واجب ہے (درمختار)

سوال ایک لڑکی رات کو سوتے وقت نابالغ تھی جب فجر کو اُٹھی تو اُسکو حیض معلوم ہوا اُسکے لیے کیا حکم ہے

جواب اُس لڑکی پر عشا کی نماز کی قضا واجب نہیں +

سوال اسکی کیا وجہ ہے کہ لڑکے پر تو عشا کی نماز کی قضا واجب ہے اور لڑکی پر نہیں۔ حالانکہ نماز کے وقت میں

---

[۱] بیماری وہ معتبر ہے جسمیں اشارہ سے بھی نماز ادا نہ کر سکے ۱۲ (عالمگیری) [۲] اگر بیہوشی ایک رات دن سے کم گزرے تو بعد قیام نمازوں کی قضا ہے ۱۲ (عالمگیری) [۳] اگر حیض اور نفاس والی عورت کی ایک نماز قبل حیض اور نفاس چھوٹی ہے اور پھر پاک ہونے پر اُس نماز کو قضا نہیں کیا اور باوجود یاد ہونے اُس نماز کے وقتی ادا کی تو جائز نہیں ۱۲ (عالمگیری)

بلوغ دونوں کو ثابت ہی؟

جواب اسکی وجہ یہ ہے کہ احتلام وجوب وقت کو مانع نہیں ہی اور حیض وجوب وقت کو مانع ہی۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص کی فجر کی نماز قضا ہوگئی۔ اس شخص نے پہلے ظہر کی نماز وقتیہ ادا کی حالانکہ اُسکو فجر کی فائتیہ نماز یاد تھی اسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب اس شخص کی ظہر کی نماز نہیں ہوئی اسلیے کہ اسنے ترتیب کو کہ جو ہمارے نزدیک واجب ہے ترک کردیا اب اسکو لازم ہی کہ پہلے فجر کی نماز قضا کرے اور ظہر کی نماز پھر کرسے پڑھے۔ (کبیری و عالمگیری)

سوال یہ نماز ظہر کی کہ جو فجر کی نماز کے یاد آنیسے نہیں ہوئی آیا بالکل ساقط ہی ہوگئی یا نفل ہوجائیگی؟

جواب شیخین[1] رحمہما اللہ کے نزدیک نفل ہوجائیگی۔ (در مختار)

سوال ترتیب کبھی ساقط بھی ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب ہاں تین عذر سے ساقط ہوجاتی ہے۔ ایک عذر تو تنگی وقت کا ہی۔ دوسرا عذر نسیان[2] یعنی بھول کا ہی۔ تیسرا عذر چھ[3] یا زیادہ نمازوں کے فوت ہوجانے کا ہی۔ مثلاً کسی کی نماز ظہر کی قضا ہوگئی اور عصر کا اتنا وقت ملا کہ اگر ظہر ادا کرے تو عصر بھی قضا ہوجائے تو اب اس ضیق وقت میں ترتیب کی فرضیت ساقط ہوگئی یا عصر کی نماز بھول کر پڑھ لی تو اس نسیان نے بھی ترتیب کو ساقط کردیا۔ اور چھ یا زیادہ نمازوں کے قضا ہوجانے کی وجہ سے ترتیب کا ساقط ہوجانا بوجہ حرج کے ہی۔ (در مختار و کبیری)

سوال ترتیب وتر کے اندر بھی واجب ہے یا نہیں؟

جواب اسکے اندر بھی واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر وتر قضا ہوجائیں اور فجر کی نماز وتر کے یاد ہوتے پڑھی جائے تو فجر کی نماز نہیں ہوگی۔ (شرح وقایہ عالمگیری)

سوال ایک کے ذمہ چھ نمازیں متفرق ہیں۔ مثلاً چھ نمازیں فجر کی ہی قضا ہوئی ہیں یا عصر کی اور اُنکے درمیان کی نمازیں پڑھتا رہا ہے تو اسپر بھی ترتیب ساقط ہے یا کیا؟

جواب اس شخص پر سے بھی ترتیب ساقط ہوگئی۔ (در مختار)

---

[1] شیخین حضرت امام اعظم اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ سے مراد ہی ۱۲ منہ عفر اللہ ولوالدیہ [2] بھولنے کے حکم میں جہالت بھی ہے یعنی ایک شخص ترتیب کی فرضیت سے واقف ہی نہیں ہے اور اُس کی نماز فجر قضا ہوئی پھر اُس نے ظہر فجر کے یاد ہوتے ہوئے ادا کی تو یہ ظہر درست ہے ۱۲ (در مختار) [3] یہ چھ نمازیں فوت شدہ پہلی ہوں یا پچھلی ۱۲ (عالمگیری)

سوال ایک شخص کی عشا کی نماز قضا ہوگئی۔ فجر کو اس خیال سے کہ وقت میں گنجایش نہیں ہے فجر ادا کی بعد ادائیگی معلوم ہوا کہ ابھی وقت ہے مگر دو رکعت کے لایق۔ اب اُسکو کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب پھر فجر کی نماز ادا کرے وہ پہلی نماز نفل ہوگئی۔ اسی طرح جتنی بار گنجایش دیکھے فجر ہی پڑھیگا جو دوگانہ طلوع کے وقت ہوگا وہ فرض ہوگا۔ باقی سب نفل ہوجاینگے۔ (در مختار)

سوال ایک شخص نے ایک مہینہ یا ایک سال یا دس سال برابر نماز نہیں پڑھی پھر اُسنے شروع کرنیکے بعد کوئی نماز قضا نہیں کی۔ اب اگر کوئی نماز نئی قضا ہوے اور باوجود اس نئی نماز فائتہ کے یاد ہوتے ہوے نماز وقتی ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں ؟

جواب جائز ہے اور یہ فائتہ پہلی فائتہ نمازوں میں ملجائیگی۔ اسلیے کہ جبتک ایک مہینہ یا ایک برس یا دس برس کی نمازیں قضا نہ پڑھ لیگا اُسوقت تک ترتیب عود نہ کرے گی۔ (در مختار)

سوال ایک شخص کے ذمہ ایک ماہ یا ایک سال کی نمازیں قضا تھیں پھر اُسنے ان فائتہ نمازوں کو ادا کر لیا یہانتک کہ ایک نماز یا دو نمازیں باقی رہگئیں۔ اب پھر نئی نمازوں میں سے ایک نماز قضا ہوگئی۔ اس حالت میں اس نئی نماز فائتہ کے یاد ہوتے ہوے وقتی نماز ادا کرنی جائز ہے یا نہیں ؟

جواب جائز ہے اسلیے کہ جب تک پہلی نمازوں فائتہ میں سے ایک بھی اُسکے ذمہ باقی رہیگی اُسوقت تک ترتیب عود نہیں کرے گی اسی قول پر فتوے ہے۔ (شامی)

سوال اگر کسی کی بہت[1] سی نمازیں قضا ہوجائیں تو اُنکی ادائیگی میں بھی ترتیب کی رعایت رکھنی ضرور ہے یا نہیں ؟

جواب انکی ادائیگی میں ترتیب ضروری نہیں ہے۔ مثلاً کسی کی ایک مہینے کی نمازیں قضا ہوگئیں۔ پھر انکو اس طرح ادا کیا کہ پہلے تیس نمازیں فجر کی پڑھ لیں پھر تیس نمازیں ظہر کی ادا کیں علی ہذا القیاس اسطرح سب نمازیں ادا کیں تو سب نمازیں درست ہیں۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص کی فجر کی نماز قضا ہوئی ظہر کے وقت اُسنے نماز ظہر بھولکر شروع کردی دوسری یا تیسری رکعت میں اُسکو یاد آیا کہ میرے ذمہ فجر کی نماز ہے۔ اب کیا کرے ؟

جواب یاد آنے پر اِس نماز کی فرضیت تو ساقط ہوگئی۔ اب یہ کرے کہ اگر دوسری رکعت ہے تو تشہد

---

[1] بہت کی حد یہ ہے کہ چھٹی نماز کا وقت نکلکر چھ نمازیں جمع ہوجائیں ۱۲ (عالمگیری)

پڑھکر سلام پھیر دے۔ اور اگر تیسری ہے تو چار رکعت پہ سلام پھیرے۔ اول صورت میں دو نفل ہو جاتے اور دوسری صورت میں چار رکعت نفل ہو جائینگے۔ اب پہلے فجر کی نماز قضا کرے پھر ظہر ادا کرے (در مختار)

سوال ایک شخص کے ذمہ ایک یا دو نمازیں قضا ہیں اور یاد ہونیکے ساتھ اسکو ادائیگی کی قدرت بھی ہے اور پھر تاخیر کرتا ہے یہ تاخیر کیسی ہے؟

جواب یہ تاخیر بالاتفاق مکروہ ہے اسلیئے کہ قضا کا وقت ہی وہ ہے جب یاد آوے سوائے اوقات مکروہ کے

سوال وہ کونسی نماز ہے جسکے نہ پڑھنے سے پانچ نمازوں کی فرضیت کہ جو اس سے پہلے پڑھ چکا ہے درست ہو جائے اور اگر اسکو پڑھے تو پانچوں نمازوں کی فرضیت جاتی رہے؟

جواب یہ وہی نماز فائتہ ہے کہ جو چھٹی نماز کے وقت میں ... اب اگر اسکو پہلے وقتی نماز سے پڑھے گا تو پانچوں نمازوں کی فرضیت جاتی رہے گی اور اگر اب بھی اسکو بھولے رہیگا اور نہ پڑھیگا تو سب نمازیں فرضیت کے ساتھ قائم رہینگی۔ (درمختار)

سوال ایک شخص کی ایک نماز قضا ہوگئی ... کونسے وقت کی نماز تھی اور گمان غالب بھی کسی نماز پر نہیں ہوتا تو اب کیا کرے؟

جواب یہ شخص ایسی حالت میں ایک رات دن کی نماز قضا کرے۔ اور اگر دو وقت کی نماز میں تردد ہے تو دو دن کی نماز پڑھے اسیطرح جتنے وقتوں کی نماز کا تردد ہووے اُتنے ہی وقتوں کی نماز قضا کرے۔ (عالمگیری)

سوال جو نمازیں کہ بحالت سفر قضا ہوئی ہیں اُنکو قیام کیحالت میں چار رکعت سے ادا کرے یا دو سے اور اگر قیام کیحالت کی نمازیں سفر میں پڑھے تو دو رکعت پڑھے یا چار؟

جواب سفر کیحالت کی قضا دو رکعت ہی پڑھی جائے گی اسیطرح قیام کیحالت کی نماز خواہ سفر میں ادا کرے یا قیام میں چار ہی رکعت ادا کرے گا (عالمگیری)

سوال ماں باپ یا اور کسی دوست وغیرہ کیطرف سے بھی قضا نمازیں پڑھ دیجائیں تو درست ہیں یا نہیں؟

جواب ہرگز درست نہیں اسلیئے کہ نماز عبادت بدنی ہر مکلف کے لیے ہے۔ دوسرے کے ادا کر دینے سے ادا نہیں ہوتی ہے (درمختار)

سوال قضا نماز کا ادا کرنا مسجد میں اعلان کے ساتھ بہتر ہے یا گھر میں؟

جواب اعلان کے ساتھ ادا کرنا کہ جس سے ناواقف بھی واقف ہو مگر وہ تحریمی ہے اسلیئے کہ تاخیر نماز

گناہ ہے اور گناہ پر اطلاع دوسرا گناہ ہے۔ اسلیئے چھپ کر گھر میں قضا کرے۔ (شامی و عالمگیری)

سوال ایک شخص نے مرنیکے وقت میں اپنے ورثا کو قضا نمازوں کے کفارہ دینے کی وصیت کی تو اب اُسکے ورثا کو بعد اسکی موت کے کسقدر اناج کفارہ میں دینا چاہیئے ؟

جواب اگر اُس شخص نے ترکہ چھوڑا ہے تو اُسکے تہائی مال میں سے ہر نماز کے عوض میں نصف صاع گیہوں اور اسیقدر بعوض وتر کے بھی ورثا دیں۔ اور اگر ترکہ نہیں چھوڑا ہے اور ورثا غنی ہیں تو وہ تبرعاً کفارہ دیں اور اگر ورثا غنی نہیں ہیں تو یوں کریں کہ نصف صاع گیہوں ایک نماز کے کفارہ میں کسی مسکین کو دیں۔ اور پھر وہ مسکین ایک وارث فقیر کو صدقہ دے اور پھر یہ اُسکو اسیطرح سب کفارہ ادا کریں۔ اسیطرح سے روزوں کا کفارہ بھی دیویں۔ ہر روزہ کے کفارہ میں بھی اسیقدر گیہوں دینے ہونگے اور صاع کا وزن پونے دو سیر ایک تولہ گیہوں کا ہوتا ہے (عالمگیری)

سوال بہت بوڑھا کہ جسکو شیخ فانی کہتے ہیں اُسکو بھی زندگی میں اپنی نمازوں کا کفارہ دیدینا درست ہے جیسے کہ روزے کا۔ یا نہیں ؟

جواب بوڑھے کو اپنی نمازوں کا کفارہ دینا بحالتِ زندگی درست نہیں ہے خود ہی ادا کرے۔ خواہ اشارہ سے ہی ادا کرنے پر قادر ہو۔ (عالمگیری)

باب سجدہ سہو کے بیان میں

سوال سہو کسکو کہتے ہیں ؟

جواب سہو بھول کو کہتے ہیں اور اسی حکم میں شک[1] بھی داخل ہے + (درمختار)

سوال شک اور ظن اور وہم میں کیا فرق ہے ؟

جواب شک کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے میں تردد کرنے کو کہتے ہیں۔ بدون غلبہ کسی جانب کے اور اگر کسی جانب کو غلبہ ہے تو اُسکو ظن کہینگے اور طرف مغلوب کو وہم +

سوال سجدہ سہو کس وقت اور کس طرح ہوتا ہے اور اس سے غرض کیا ہے ؟

جواب بعد فارغ ہونے نماز کے ایک سلام پھیرنے کے بعد ہوتا ہے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ اخیر

[1] فقہا کے نزدیک سہو اور شک دونوں برابر ہیں یعنی جس طرح سہو سے سجدہ واجب ہوتا ہے اسیطرح شک سے بھی واجب ہوتا ہے اور شک کی [illegible]

قعدہ میں پہلے سلام کے بعد اللہ اکبر کہکر سجدہ کو جھک جائے۔ اسمیں تسبیح تین دفعہ پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہکر سر اُٹھائے اور جلسہ کرکے پھر اُسیطرح دوسرا سجدہ کرے اور دوبارہ تشہد[له] مع درود اور دعا کے پڑھے اور سلام پھیرے۔ غرض اس سجدہ سے یہ ہی کہ جن باتوں سے نماز ناقص ہوئی ہی اُسکے سبب سے اصلاح ہوکر نماز درست ہوجائے +

سوال پہلے قعدہ میں سجدہ سہو سے پہلے درود اور دعا بھی پڑھے یا صرف تشہد ہی پڑھکر ایک سلام پھیرے؟

جواب دونوں ہی قعدوں میں درود اور دعا پڑھنا زیادہ احتیاط رکھتا ہے۔ (عالمگیری)

سوال اگر کوئی شخص ایک سلام بھی نہ پھیرے اور سلام سے پہلے ہی سجدہ سہو کرے تو جائز ہی یا نہیں؟

جواب ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے + (در مختار)

سوال اگر کسی نے بعد دوسرے سلام کے سجدہ سہو کیا تو اُسکے لیئے کیا حکم ہے؟

جواب ایک قول کے موافق صحیح ہے مگر جمہور فقہا کے قول کے موافق دوسرے سلام سے سجدہ سہو ساقط ہوجائے گا اسلیئے کہ پہلا سلام دو چیزوں کے لیے ہی۔ ایک تو نماز سے حلال ہونے کے لیے دوسرے قوم کی تحیت کے لیئے۔ اور دوسرا سلام صرف تحیت ہی کے لیے ہے تو دوسرا سلام کلام کی مانند ہوا۔ اسیوجہ سے دوسرے سلام کے بعد سجدہ سہو نہ کرے پھر کرسے نماز پڑھے

سوال وہ کیا باتیں ہیں جنسے نماز ناقص ہوجاتی ہے اور اس نقص کا جبر سجدہ سہو سے ہوجاتا ہے؟

جواب وہ ایک تو ترکِ واجب اور تاخیر واجب ہے۔ اُن واجبوں میں سے کہ جو صفت صلوٰۃ میں گزری دوسرے تاخیر فرض ہے۔ ان ہی فرضوں میں سے بشرطیکہ سہواً ہو۔ اور اگر ترک واجب یا تاخیر واجب یا تاخیر فرض قصداً ہونگی تو سجدہ سہو سے جبر نہوگا۔ اُسوقت اعادہ نماز کا کرے۔ (عالمگیری)

سوال سجدہ سہو کا حکم فرض واجب اور نفل سب نمازوں میں برابر ہے یا کچھ فرق ہے؟

جواب سب نمازوں میں برابر ہے۔ (عالمگیری)

سوال اگر کسی سے ایک نماز میں کئی واجب ترک ہوں مثلاً الحمد شریف پڑھنا بھول جائے۔ اور قعدہ اولے بھی بھول جائے یا اور کچھ واجب سہواً ترک ہوجائے تو اب اُس شخص پر ایک ہی دفعہ سجدہ سہو کرنا واجب

[له] دونوں سجدے اور التحیات کا دوبارہ پڑھنا اور سلام کا دوبارہ پھیرنا یہ سب واجب ہیں۔ اسلیئے کہ سجدہ سہو التحیات کو اور سلام کو دور کردیتا ہے نہ قاعدہ کو بسبب قوی ہونے قعدہ اخیرہ کے کہ وہ فرض ہے اور سجدہ سہو واجب ہے تو واجب فرض کو اٹھا نہیں سکتا + (ماتیہ انا عالم)

یا ہر ایک واجب کے عوض میں سجدہ سہو علیحدہ علیحدہ کرے؟

جواب شخص ایک ہی [illegible] ہی دفعہ ہوتا ہی۔ خواہ ایک واجب ترک ہو یا چند۔ سب کا تدارک اسی ایک دفعہ کے سجدہ سے ہو جائیگا۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص الحمد کو بھولکر دوبارہ پڑھ جاتے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب اگر اس شخص کو یہ سہو پہلے دوگانہ میں ہوا ہے تو سجدۂ سہو کرے اسلیے کہ پہلے دوگانہ میں الحمد کا ایک دفعہ پڑھنا جو واجب تہا وہ ترک ہو گیا۔ اور اگر دوسرے دوگانہ میں ہوا تو سجدۂ سہو نہ کرے

سوال یہ حکم تو پوری الحمد پڑھکر دوبارہ الحمد پڑھنے کا ہے اور اگر پوری الحمد نہ پڑھے تھوڑی یا بہت پڑھکر پھر پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب اگر بہت سی الحمد پڑھکر پھر دوبارہ پڑھنے کو لوٹا ہے تو سجدۂ سہو کرے اور اگر تھوڑی الحمد پڑھکر پھر دوبارہ شروع کی ہے تو سجدۂ سہو نہ کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال اگر الحمد سے پہلے سورۃ پڑھ لیجاتے تو سجدۂ سہو کرے یا نہیں؟

جواب ضرور کرے اسلیے کہ الحمد کا پہلے پڑھنا جو واجب تھا[1] وہ ترک ہو گیا خواہ پوری[1] سورۃ پڑھی ہو یا کم۔ (عالمگیری)

سوال پچھلے دوگانہ میں فرضوں کے اگر الحمد کے ساتھ سورۃ ملا لیجائے تو سجدۂ سہو کرے یا نہیں؟

جواب اس صورت میں سجدۂ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال اگر کوئی قیام میں تشہد سہواً پڑھے تو اُسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب اگر یہ قیام فرض نمازوں کا ہے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ تشہد پہلے دوگانہ میں پڑھا ہے یا پچھلے میں۔ اگر پہلے دوگانہ میں پڑھا ہے تو یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ الحمد سے پہلے پڑھا ہے یا پیچھے۔ اگر پہلے پڑھا ہے تو سجدۂ سہو نہیں۔ اور اگر بعد الحمد کے پڑھا ہے تو سجدۂ سہو کرے۔ اسلیئے کہ الحمد کے پیچھے محل ہے اُس شئے کے پڑھنے کا کہ جو واجب ہے تو تاخیر واجب سے سجدۂ سہو ہوا۔ اور اگر فرض نمازوں کے پچھلے دوگانہ میں پڑھا ہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ اور اگر یہ قیام وتر یا نفل نمازوں کا ہے تو سب رکعتوں کیلیئے وہی حکم ہے جو کہ فرض نمازوں کے پہلے دوگانہ کے لیئے ہے (عالمگیری)

[1] الحمد سے پہلے اگر سورۃ شروع کر دے تو جب یاد آوے سورۃ کو ترک کرے اور الحمد شروع کرے بعد میں سجدہ سہو کرے۔ ۱۲

سوال قومہ اور طمانیت کے چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب صحیح یہی ہے کہ اگر سہواً چھوڑ دیگا تو سجدہ سہو واجب ہوگا (عالمگیری)

سوال اگر قعدہ اولیٰ کو بھولکر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہووے تو کیا کرے؟

جواب اگر قریب بیٹھنے کے ہی اور یاد آجاتے تو وجوباً بیٹھ جاتے اس صورت میں سجدہ سہو بھی نہیں اور اگر قریب کھڑا ہونیکے ہی تو اب نہ بیٹھے اخیر میں سجدہ سہو کرے نماز ہوجائیگی۔ اور یہ حکم امام اور منفرد کے لیے ہی اور اگر مقتدی ہے تو سیدھا کھڑا ہونیکے بعد بھی وجوباً بیٹھے گا اگر نہ بیٹھے گا تو نماز مقتدی کی فاسد ہوجائیگی

(حاشیہ: [illegible])

سوال اسی بیچ کے قعدہ میں التحیات کی جگہ اگر کوئی الحمد پڑھ لے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب اس قعدہ میں اگر بجاے التحیات کے الحمد پڑھے یا دوبارہ تشہد پڑھے یا ایک بار تشہد پڑھکر کچھ بھی یا درود شریف وغیرہ کچھ پڑھے تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال درود شریف کی زیادتی بیچ کے قعدہ میں سہواً کس قدر موجب سجدہ سہو ہی؟

جواب بعض کے نزدیک اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اس قدر زیادتی موجب سجدہ ہے اور بعض کے نزدیک وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جب تک پڑھے گا سجدہ سہو واجب ہوگا غرض اس قعدہ میں موجب سجدہ کے لیے اگر اس مقدار کا سکوت بھی ہوگا تب بھی سہو واجب ہوگا (عالمگیری)

سوال اگر کوئی قعدہ اخیرہ کو بھولکر پانچویں رکعت کو کھڑا ہوجاے تو کیا کرے؟

جواب جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہی اُسوقت تک قعدہ اخیرہ کی طرف عود کرے اور تشہد پڑھکر سجدہ سہو کرلے نماز درست ہوجائیگی (درمختار)

سوال اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا ہے تو کیا کرے؟

جواب ایک رکعت اور ملالے تاکہ چھ رکعت اُسکی نفل ہوجائیں اور اخیر میں سجدہ سہو کرلے اس صورت میں فرض بسبب ترک قعدہ اخیرہ کے جاتے رہے۔

سوال یہ صورت تو وہ بیان ہوئی جسمیں قعدہ اخیرہ بالکل چھوڑ دیا اور اگر قعدہ اخیرہ کرکر پھر سہواً کھڑا ہوا پانچویں رکعت کو تو کیا کرے؟

جواب اس صورت میں بھی جبتک پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید نہیں کیا ہے عود کرے اور اگر پانچویں

۱؎ قریب بیٹھنے کے اُسوقت تک ہی جبتک دونوں گھٹنے زمین پر ہوں گو سُرین اٹھ جاویں ۱۲ ۲؎ قریب اٹھنے کے اُسوقت ہی جب گھٹنے اٹھ جاویں (عالمگیری)

رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا ہے تو بھی وہ ہی کرنا چاہیئے یعنی ایک رکعت اور ملا لے۔ اب اس صورت میں چار فرض ہو جائیں گے اور دو نفل۔ اور اگر نہ ملاویگا تو چار رکعت تو فرض ہو جاینگے اور یہ ایک رکعت باطل ہو گی۔ مگر سجدہ سہو مطرح کرے ؟ (عالمگیری وغیرہ)

سوال مقتدی سے کوئی واجب ترک ہو جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں ؟

جواب مقتدی اپنے ترک واجب سے سجدہ سہو نہ کرے اسلیئے کہ مقتدی اگر امام کے سلام سے پہلے سجدہ کریگا تو امام کی مخالفت لازم آئیگی۔ اور اگر امام کے سلام کے بعد سجدہ کریگا تو نماز سے خارج واقعہ ہوگا۔ اسواسطے مقتدی پر سجدہ سہو نہیں (نمایۃ الاوطار)

سوال اگر امام اُن نمازوں میں جن میں پُکار کر قرأت پڑھنا واجب ہے پوشیدہ پڑھی تو کیا سجدہ سہو کرے؟

جواب جب ہم یہ بتلا چکے کہ ترک واجب اور تاخیر واجب سے سجدہ سہو آتا ہی پھر اس سے کیوں نہیں سجدہ سہو لازم ہوگا مگر آپ کو واجبات نماز جو ہم نے صفت الصلوٰۃ میں بتلائے ہیں شاید یاد نہیں رہے اگر سجدہ سہو سے نماز بگڑی ہوئی درست کرنا منظور ہے تو واجبات نماز خوب یاد کرو ہاں یہ سوال اس جگہ کرتے تو مضائقہ نہ تھا کہ کس مقدار خفیہ قرأت پڑھنے سے جہری موقع میں اور اسیطرح برعکس سے سجدہ سہو لازم ہوگا۔ لو اسکو بھی بتلائے دیتے ہیں۔ بھائی وجوب سجدہ کے لیے جہر کی جگہ سر اور سر کی جگہ جہر اس قدر کافی ہے جس قدر سے قرأت فرض ہے یعنی ایک آیت بڑی یا چھوٹی کی مقدار۔ اگر اس سے کم مقدار مخالف جگہ میں خفائیت یا جہریت ہوگی تو سجدہ سہو نہ ہوگا۔ (درمختار)

سوال مسبوق کو اگر اپنی بقیہ نماز کی ادائیگی کے وقت سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں ؟

جواب مسبوق بقیہ نماز میں مثل منفرد کے ہی اگر انہیں سہو ہوا ہے تو ضرور سجدہ سہو کرے اور اگر امام کے ساتھ ہوا ہے تو ہر حال میں باتباع امام کرے خواہ سہو سے پہلے اقتدا کیا ہو یا پیچھے (درمختار)

سوال مسبوق نے امام کا اقتدا دوسرے سجدہ سہو کے اندر کیا پہلا سجدہ جسکو امام پہلے کر چکا ہے اس سے جاتا رہا اب اس سجدہ کو یہ مسبوق کس وقت ادا کرے ؟

جواب کسی وقت بھی ادا نہ کرے اسیطرح اگر دونوں سجدے سہو کے بعد اقتدا کرے تب بھی کچھ نہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال لاحق سے سہو ہو جاوے تو وہ بھی سجدہ سہو کرے یا نہیں ؟

جواب نہیں کرے اس لیے کہ لاحق امام کی پیروی میں مثل مقتدی کے ہی جیسے مقتدی پر اس کے

سہو سے سجدہ اٹھ گیا۔ ایسے ہی لاحق کے اوپر سے بھی ۔(درمختار)

سوال یہ حکم تو لاحق کے خود سہو کرنے کا معلوم ہوا اور اگر لاحق کے امام نے اپنے سہو سے سجدہ کیا تو یہ لاحق کیا کرے؟

جواب امام کے سہو سے لاحق پر سجدہ واجب ہے اب لاحق اخیر میں نماز کے سجدہ کرے جیسے اُسکے امام نے اخیر نماز میں کیا ہے اور اگر امام کے ساتھ کرے گا تو پھر دوبارہ اُسکو کرنا چاہیئے ۔(درمختار)

سوال امام مسافر ہے اور مقیم مقتدی ہے۔ امام کو سہو ہوا۔ اب مقتدی امام کے ساتھ سجدے کرے یا کیا؟

جواب امام کے ساتھ ہی کرے ۔ (درمختار)

سوال امام کو سہو ہونیکے بعد حدث ہوا پھر امام نے اپنی جگہ خلیفہ مسبوق کو بنایا۔ اب مسبوق امام کے سجدہ سہو کو کس طرح ادا کرے؟

جواب مسبوق سلام سے پہلے کسی مدرک کو آگے بڑھاوے تاکہ وہ سجدہ سہو قوم کو ادا کردے اور اگر کوئی مدرک مقتدی نہیں ہے تو سب اپنی بقیہ نماز پڑھنے کے بعد علیحدہ علیحدہ اپنے امام کا سجدہ سہو ادا کریں (عالمگیری)

سوال اگر امام سہواً پانچویں رکعت کو بعد قعدہ اخیرہ کر لینے کے کھڑا ہوجاوے تو مقتدیوں کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب بعد متنبہ کرنیکے مقتدیوں کو امام کا پانچویں رکعت کے سجدہ تک انتظار کرنا چاہیئے۔ اگر امام پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے عود کرے تو مقتدی اُسکے ساتھ سلام پھیریں ورنہ مقتدیوں پر اب متابعت امام کی فرض نہیں ہے۔ سب سلام پھیر کر علیحدہ ہوجاویں۔ اور اگر اقتدا کریں تو بھی درست ہے اب اگر امام نے ایک رکعت اور پانچویں رکعت کے ساتھ ملالی تو جس طرح امام کی چار رکعت فرض ہوجاوینگے اور دو نفل اسی طرح مقتدیوں کی بھی چار رکعت فرض اور دو نفل ہوجاوینگے۔ اور اگر امام نے پانچویں رکعت پڑھکر نماز کو قطع کر دیا تو امام پر دو رکعتوں کی قضا لازم نہیں مگر مقتدیوں پر قضا لازم ہوگی۔ شرح وقایہ۔ درمختار)

سوال اسکی کیا وجہ کہ امام پر تو قطع سے دو رکعتوں کی قضا لازم نہیں آئی اور مقتدیوں پر قضا لازم ہوئی؟

جواب اسکی وجہ یہ ہی کہ امام سے یہ دو رکعت نفل بلا قصد شروع ہوئی تھیں اور مقتدیوں سے قصداً۔ اس لیے مقتدیوں پر انکی قضا واجب ہے (شرح وقایہ۔ درمختار۔ عالمگیری)

سوال اگر امام بھولکر پانچویں رکعت کو کھڑا ہوگیا۔ اور مقتدی بھی اُسکے ساتھ سہواً کھڑے ہوگئے پھر امام کو بعد رکوع کے سجدہ کرنیسے پہلے یاد آگیا اور وہ قعدہ کی طرف عود کر آیا اور مقتدیوں نے بعد سجدہ کے عود کیا تو اب ان مقتدیوں کی نماز درست ہوتی یا نہیں؟

جواب اگر مقتدیوں کو امام کا لوٹ کر بیٹھنا معلوم نہیں ہوا تھا تب تو نماز مقتدیوں کی صحیح ہے کیونکہ یہ زیادتی سجدہ کی سہواً ہوئی ہے۔ اور مقتدی کی سہواً ایک رکن کی زیادتی اپنے امام کے خلاف مفسد نماز نہیں۔ ہاں اگر امام رکوع سے پہلے قعدہ کی طرف عود کر گیا اور مقتدی رکوع اور سجدہ دونوں کر کے لوٹے تو دو رکعتوں کی زیادتی کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائیگی۔ (غایۃ الاوطار)

سوال ایک مسافر کو دو رکعت کے اندر سہو ہوا پھر اُس نے سجدہ سہو کر لیا بعد سجدہ سہو کے اقامت کی نیت کر لی اسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب یہ سجدہ سہو دوبارہ کرے گا اسلیئے کہ وہ پہلا سجدہ درمیان میں غیر جگہ واقع ہونے کے سبب غیر معتبر ہوا (درمختار)

سوال اگر کسی کو سجدۂ سہو کے اندر پھر سہو ہوا تو اب پھر سجدۂ سہو کرے یا نہیں؟

جواب اب نہ کرے اسلیئے کہ سجدۂ سہو میں سہو ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا ہے ورنہ پھر تو سلسلہ کبھی ختم ہی نہ ہو۔ (عالمگیری)

سوال اگر سلام کے پیچھے شک ہوا تو کیا کرے؟

جواب کچھ بھی نہ کرے اسوقت جواز نماز کا ہی حکم دیا جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال کسی کو وقتی نماز کے پڑھنے نہ پڑھنے کے اندر شک واقع ہوا تو کیا کرے؟

جواب اگر نماز کا وقت باقی ہے تو پھر کر سے ادا کرے ورنہ کوئی چیز اُس پر واجب نہیں۔ (عالمگیری)

سوال اگر کسیکو نماز میں شک ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تو وہ کیا کرے؟

جواب اگر یہ شک پہلی ہی مرتبہ اُس شخص کو ہوا ہے کہ جسکی عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو از سرِ نو نماز پڑھے۔ (درمختار)

سوال اگر ایسا شخص نہو بلکہ وہ ہو جسکی عادت شک کرنے کی ہے تو کیا کرے؟

جواب یہ شخص تھوڑی رکعتوں کو اختیار کرے بسبب یقینی ہونے کمتر کے اور ہر رکعت کے بعد قعدہ کرے تاکہ قعدہ فرض اور واجب ترک نہو مثلاً اول رکعت میں شک ہوا کہ یہ دوسری ہے یا اول۔ تو اس رکعت کو اول مقرر کرے کیونکہ اسمیں گمان غالب اول ہونے کا ہے اور اُسکے آخر میں قعدہ کرے اسلیئے کہ اُسکے وہم میں یہ رکعت دوسری ہے اور یہ محل قعدہ کی ہے۔ اسیطرح دوسری رکعت کے آخر میں قعدہ کرے کہ وہ باعتبار ظن غالب کے دوسری ہے اور دوسری رکعت کے بعد قعدہ واجب ہوتا ہے۔ علی ہذا تیسری اور چوتھی رکعت کے بعد بھی قعدہ کرے۔ گو اس

صورت میں چار قاعدے ہونگے مگر یقینی طور سے کوئی قاعدہ فرض اور واجب ترک نہیں ہوگا۔ آخر میں سجدہ سہو کرے نماز درست ہو جائیگی۔ (درمختار۔ عالمگیری۔ شرح وقایہ)

سوال اگر کسی کو بعد دونوں سلام کے پھر یاد آوے کہ تیرے ذمہ سجدہ سہو باقی ہے تو کیا اب پھر سجدہ سہو کر سکتا ہے؟

جواب: جب ایک قول کے حسب تک قبلہ سے منہ نہ پھیرے یا کلام نہ کرے اُسوقت تک سجدہ سہو کر سکتا ہے اور دوسرے قول کے موافق نہیں کر سکتا پھر کرے پڑھے۔ (شامی۔ عالمگیری)

سوال نمازی اگر بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دے۔ اس وہم سے کہ چار رکعت ہو گئی تو کیا کرے؟

جواب اُسیوقت پھر کھڑا ہو جاوے اور چار رکعت پوری کرے۔ اور اخیر میں بوجہ تاخیر فرض کے سجدہ سہو کرے اسیطرح اگر مسبوق امام کے ساتھ بھولکر سلام پھیر دے تو وہ بھی اس سلام سے نماز سے خارج نہ ہوگا اور نہ مسبوق پر سجدہ سہو لازم ہوگا۔ (درمختار)

سوال اگر وتر کی نماز میں سہو ہوا کہ پہلی رکعت ہی یا دوسری یا تیسری۔ تو کیا کرے؟

جواب سب رکعتوں میں قنوت پڑھے اور ہر ایک رکعت کے بعد قعدہ کرتا ہے آخر میں سہو کا سجدہ کرے۔ نماز ہو جائیگی۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ شک کے سبب سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے خواہ گمان غالب پر عمل کرے یا وہم کی جانب کو اختیار کرے۔ (عالمگیری)

سوال ایک شخص کسی رکن کے کرنے یا نہ کرنے کو بہت دیر تک سوچتا رہا۔ پھر یقین ہوا کہ اُس رکن کو کر لیا ہے یا نہیں کیا۔ اسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب اگر یہ وقت سوچنے کا اسقدر گزر گیا کہ رکن کے حال میں تغیر ہو گیا تو سجدہ سہو کرے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال اگر کسی کو نماز کے اندر شک ہوا کہ تو بے وضو ہے تو کیا کرے؟

جواب نماز ادا کرتا ہے۔ اس شک سے نماز کو نہ توڑے۔ ہاں اگر یقین ہوا اور پھر اُسنے یقین کی حالت میں کوئی رکن ادا کیا تو نماز فاسد ہو جائیگی گو اُسیوقت پھر یقین طہارت کا حاصل ہو جاوے۔ اور اگر عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو نماز از سر نو پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال اگر بعد نماز کے کوئی شخص خبر دے کہ تو نے چار کی جگہ تین پڑھی ہیں یا پانچ یا دو جگہ تین پڑھی ہیں

یا پار- تو اب اسکو کیا کرنا چاہیے؟

جواب احتیاطاً پھر کرے پڑھے گویا ایسے ہیں اسکو غلط ہی سمجھتا ہو (عالمگیری)

سوال اگر قوم اور امام کے درمیان اختلاف ہو تو کیا کرنا چاہیے-؟

جواب اگر امام کو یقین ہے تو اعادہ نماز کا نہ کرے اور قوم اعادہ کرے اسلئے کہ قوم کے گمان میں نماز فاسد ہی- (درمختار)

سوال کیا عیدین کی تکبیروں میں زیادتی اور کمی اور ترک سے سجدہ سہو آتا ہے؟

جواب ہاں سب سے سجدۂ سہو آتا ہے (عالمگیری)

باب سجدۂ تلاوت کے بیان میں

سوال تمام قرآن شریف میں کل سجدے کتنے ہیں؟

جواب چودہ ہیں- (عالمگیری کبیری درمختار)

سوال کیا ہمارے نزدیک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کچھ فرق ہے-؟

جواب تعداد کے اندر تو فرق نہیں ہے مگر مقاموں میں اختلاف ہے- ہاں البتہ امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک تعداد میں بھی فرق ہے انکے نزدیک کل سجدے گیارہ ہیں- (درمختار)

سوال اگر حنفی شافعی کے پیچھے اقتدا کرے- اور وہ اس مقام پر سجدہ کرے جہاں ہمارے نزدیک سجدہ نہیں ہے تو کیا کیا جائے

جواب نماز میں تو بوجہ متابعت حنفی بھی سجدہ کرے مگر خارج نماز اگر شافعی سے سنے تو نہ کرے (غایۃ الاوطار)

سوال اگر مالکی امام کے ساتھ اقتدا کیا اور اسنے سجدہ اس مقام پر نہیں کیا- جہاں حنفی کے نزدیک سجدہ ہے تو کیا کرے؟

جواب یہ بھی نہ کرے اسلئے کہ اقتدا کی حالت میں شرط وجوب سجدہ یہ بھی ہے کہ امام سجدہ کرے اگر حنفی امام بھی سجدہ پڑھکر نہ کرے تو مقتدی پر بھی سجدہ نہیں خواہ مقتدی سنے سنا ہو یا نہ سنا ہو غایۃ الاوطار

سوال سجدۂ تلاوت کس پر واجب ہوتا ہے؟

جواب ہر مسلمان عاقل بالغ پر پڑھنے اور سننے سے واجب ہوتا ہے- (کبیری)

سوال وہ کون کون ہیں جنپر باوجود پڑھنے اور سُننے کے سجدۂ تلاوت واجب نہیں؟

جواب وہ یہ ہیں۔ اوّل[1] کافر۔ دوّم[2] دیوانہ سوّم[3] نابالغ۔ چہارم[4] حیض نفاس والی ہے عورت ٭

سوال اگر ان سے اور کوئی سُنے تو سُننے والے پر بھی سجدہ ہے یا نہیں؟

جواب بیشک ہے۔ (درمختار)

سوال سجدہ کی آیۃ اگر کسی اور زبان میں پڑھی جائے تب بھی سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب پڑھنے والے پر ہر طرح واجب ہوگا مگر سُننے والے پر اُسوقت واجب ہوگا جبکہ اُسکو خبر دیجائے کہ یہ آیۃ سجدہ کی پڑھی گئی ہے۔ اسیطرح سے عربی کا نہ جاننے والا بھی اُسوقت تک معذور ہے جب تک اُسکو معلوم نہو۔ (عالمگیری)

سوال اگر کوئی ہجے کرکے سجدہ کی آیۃ پڑھے تو بھی سجدہ واجب ہے یا نہیں؟

جواب ایسے پڑھنے سے نہ تو پڑھنے والے پر سجدہ ہے نہ سُننے والے پر (عالمگیری)

سوال اگر نماز سے باہر سجدہ واجب ہو تو کس طرح ادا کرے؟

جواب بدون رفع یدین کے کھڑے ہوکر اللہ اکبر کہکر سجدہ کرے اور پھر بعد سجدہ کے اللہ اکبر کہکر کھڑا ہوجائے اس طرح سجدہ کرنیسے سُنت[1] اور مستحب[2] سب ادا ہوگئے (عالمگیری)

سوال اس سجدے کے اندر کیا پڑھے؟

جواب وہی تسبیح پڑھے جو نماز کے سجدوں کے اندر پڑھی جاتی ہے یعنی تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے۔

سوال اس سجدے میں شرط کیا کیا ہیں؟

جواب وہی چھ شرطیں ہیں جو کہ نماز کے اندر شرط ہیں یعنی طہارۃ[1] ستر[2] عورۃ[3] استقبال[4] قبلہ نیت[5] ٭

سوال اگر نمازی نماز پڑھنے کیحالت میں اُس شخص سے کہ جو نماز سے باہر ہے آیۃ سجدہ کی سُن لے یا نماز نہ پڑھنے والا نمازپڑھنے والے سے سُنے تو بھی ان دونوں پر سجدہ واجب ہے یا نہیں؟

جواب ہاں واجب ہے نمازپڑھنے والا جب اپنی نماز سے فارغ ہو تب سجدہ کرے اور جو خارج نماز ہے وہ نماز سے خارج کرے۔ (درمختار۔ عالمگیری)

سوال کیا کوئی ایسا بھی ہے کہ جسکے پڑھنے سے نہ اُسپر سجدہ واجب ہو نہ سُننے والوں پر ٭

[1] سنت دو تکبیر کا کہنا ہی ۱۲ (عالمگیری) [2] مستحب قیام ہیں ۱۲ (عالمگیری)

جواب ہاں ہے اور وہ مقتدی ہے کہ جو بحالت اقتدا سجدہ کی آیۃ پڑھے کہ اُسکے پڑھنے سے نہ خود اُسپر سجدہ ہو نہ اُسکے ساتھی اور مقتدیوں پر نہ اُسکے امام پر۔ ہاں اگر کوئی نماز سے باہر ہو اور وہ اُس مقتدی سے سُن لے تو اُسپر سجدہ واجب ہوگا۔ (شرح وقایہ وغیرہ)

سوال ایک شخص نے باہر نماز کے امام سے آیۃ سجدہ کی سُنی اور پھر اُسی امام کا اُسی نماز میں اقتدا کیا تو پھر سجدہ یہ شخص کب کرے؟

جواب اگر اس شخص نے دوسری رکعت میں اقتدا کیا اور امام نے پہلی رکعت میں سجدہ پڑھا تب تو بعد نماز کے اُس سجدہ کو کرے اور اگر اُسی رکعت میں جسمیں کہ سجدہ پڑھا ہے سجدہ سے پہلے اقتدا کیا تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر بعد سجدہ امام کے اُسی رکعت میں اقتدا کیا تو اب اُس شخص سے سجدہ ساقط ہوا نہ نماز کے اندر کرے

سوال ایک نمازی پر نماز کے اندر سجدہ واجب ہوا مگر اُسنے نماز کے اندر سہواً یا قصداً سجدہ ادا نہ کیا۔ تو اب یہ شخص نماز کے باہر سجدہ کرے یا نہیں؟

جواب نہ کرے۔ کیونکہ جو سجدہ نماز کے اندر واجب ہوتا ہے اُسکے ادا کرنے کا محل نماز ہی ہے باہر نماز کے قضا نہیں ہوتا۔ اسلیئے کہ نماز کا سجدہ نماز کا جُزء ہے مگر قصداً ترک کرنیسے گنہگار ہوگا اِس گناہ سے مخلصی کی صورت سوائے توبہ کے اور کُچھ نہیں ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال سوتے ہوئے سے یا نشہ والے سے آیۃ سجدہ کی سُنی جاوے تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب بیشک ہوگا اور بعد اطلاع کے خود نشہ والے اور سوئے ہوئے پر بھی سجدہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال سجدۂ تلاوت کو بعد وجوب دیر سے ادا کرنا کیسا؟

جواب اگر وہ سجدہ نماز کے اندر کا ہے تب تو فوراً واجب ہے تاخیر اُسمیں مکروہ تحریمی ہے اور اگر خارج نماز ہے تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے (غایۃ الاوطار)

سوال اگر کسی نے نماز کے اندر سجدہ پڑھا اور سجدہ کرنے سے پہلے وہ نماز فاسد ہوگئی تو اب اُس سجدہ کو کب کرے؟

جواب خارج نماز ادا کرے اسلیئے کہ جب نماز فاسد ہوگئی تو یہ سجدہ صرف تلاوت کا رہگیا

سوال کئی سجدوں کے بدلے ایک ہی سجدہ کافی ہونیکے لیے کیا کیا شرطیں ہیں؟

جواب دو شرطیں ہیں ایک تو مجلس کا ایک ہونا ہے دوسرے آیۃ کا ایک ہی ہونا ہے

اگر مجلس کا اختلاف ہو گا یا آیۃ کا تو دو سجدے واجب ہونگے۔ (شرح وقایہ کبیری وغیرہ)

سوال ایک شخص نے ایک مجلس میں آیۃ سجدہ پڑھی اور پھر اسی مجلس میں دوسرے شخص سے اسی آیۃ کو سنا تو اب؟

جواب یہ شخص ایک ہی سجدہ کرے گا۔ (نہایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص آیۃ سجدہ کو پڑھکر اسی مجلس میں کھانا کھانے لگا یا تین قدم چلا۔ یا خرید و فروخت میں مشغول ہوا بعد میں پھر اسی جگہ اسی آیۃ کو پڑھنے لگا تو اب اس شخص کو دو سجدے کرنے چاہئیں یا ایک؟

جواب اس شخص پر دو سجدے واجب ہونگے اسلیے کہ اس شخص کی مجلس بدل گئی اور یہ تبدیل مجلس حکماً ہے نہ حقیقتاً۔ (شامی)

سوال جو حکم پڑھنے والے پر ہے کیا وہی حکم سننے والے پر بھی ہے؟

جواب ہاں وہی حکم سننے والے پر بھی ہے (نہایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص نے ایک ہی آیۃ کو آتے بھی پڑھا اور جاتے بھی۔ مگر سننے والے نے ایک ہی جلسہ میں سنا۔ ان دونوں کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب پڑھنے والا دو سجدے کرے گا اور سننے والا ایک اسلیے کہ پڑھنے والے پر بوجہ اختلاف مکان دو سجدے واجب ہوئے۔ اور سننے والے پر بوجہ اتحاد مکان ایک۔ اگر سننے والے کا بھی جلسہ بدل جاتا تو اسپر بھی وہی حکم ہوتا جو پڑھنے والے پر۔ (شرح وقایہ۔ درمختار)

سوال اگر کوئی ایک جلسہ میں سارا قرآن پڑھے تو کتنے سجدے کرے؟

جواب چودہ کرے۔ (عالمگیری۔ درمختار وغیرہ)

سوال اگر تلاوت کرنے والا ساری سورۃ تو پڑھے مگر سجدہ کی آیۃ کو چھوڑدے یہ کیسا؟

جواب مکروہ ہے۔ برخلاف اسکے کہ آیۃ سجدہ کی پڑھے اور ساری سورۃ چھوڑدے کہ یہ مکروہ نہیں (شرح وقایہ)

سوال تلاوت کرنے والے کو بوقت تلاوت آیۃ سجدہ کی آہستہ پڑھنا کیسا؟

جواب مستحب ہے۔ (شرح وقایہ)

سوال سجدہ شکر کیسا ہے؟

جواب صاحبین رحمہا اللہ کے نزدیک عبادت ہے اسپر ثواب ملتا ہے۔ (عالمگیری)

سوال سجدہ شکر کا کس وقت کرنا چاہیئے؟

جواب جب کوئی نعمت ظاہر ہو یا مصیبت دور ہو اُس وقت مثل سجدہ تلاوت کے کرے سوائے اوقات مکروہہ کے (عالمگیری)

سوال اکثر لوگ بلا سبب بعد نماز کے سجدہ کیا کرتے ہیں۔ یہ کیسا ہے؟

جواب مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

باب جمعہ کے بیان میں

سوال جمعہ کو جمعہ کس لیے کہتے ہیں؟

جواب اسلیئے کہتے ہیں کہ یہ دن مسلمانوں کے اجتماع کا ہے۔

سوال جمعہ فرض عین[۹۱] ہے یا فرض کفایہ؟

جواب فرض عین ہے۔ اسکا منکر کافر ہے اسلیئے کہ اسکی فرضیت کا ثبوت دلیل قطعی سے ہے۔ (درمختار)

سوال جمعہ کے اندر کیا کیا شرطیں ہیں؟

جواب نو(۹) شرطیں ہیں چار شرطیں تو وجوب کی ہیں اور پانچ صحت کی۔

سوال وجوب جمعہ کی شرطیں کیا کیا ہیں؟

جواب مرد[۱] ہی آزاد[۲] ہی بے عذری[۳] اقامت[۴] یہی وجہ ہے کہ عورت[۱] غلام[۲][۹۲] اور بیمار[۳] اور مسافر[۴][۹۳] پر جمعہ فرض نہیں۔ (درمختار)

سوال صحت جمعہ کی کیا کیا شرطیں ہیں؟

جواب شہر[۱] ۔ وقت ظہر[۲] خطبہ[۳] ۔ جماعت[۴] ۔ اذن عام[۵] ۔ یہ شرطیں صحت جمعہ کی ہیں۔

سوال صحت اور وجوب میں حکماً کیا فرق ہے؟

جواب یہ فرق ہے کہ اگر صحت کی شرطیں نہ ہونگی تو جمعہ نہوگا اور اگر وجوب کی شرطیں ہونگی تو جمعہ درست ہوگا۔ مثلاً عورت یا بیمار وغیرہ پر جن پر جمعہ واجب نہیں ہے اگر شرائط صحت جمعہ کے ساتھ

---

۹۱ فرض عین وہ ہے جو ہر ایک کے ادا کرنیسے ادا ہو برخلاف فرض کفایہ کے کہ وہ ایک کے ادا کرنیسے سب سے اٹھ جاتا ہے ۱۲ ۹۲ غلام کو اگر اُسکا آقا جمعہ کی اجازت دیدے تو بھی غلام کو اختیار ہے چاہے جمعہ پڑھے چاہے نہ پڑھے برخلاف مزدور کے کہ اُسپر جمعہ واجب ہے اور مزدور کی مزدوری اُجرت کے حساب سے ساقط ہو جائیگی یعنی اگر مسجد اتنی دور ہو کہ اتنے جانے میں ایک پہر لگتا ہو تو اُس روز کی اُجرت میں سے چوتھائی اُجرت وضع ہو جائیگی اسکا مطالبہ مالک سے مزدور نہیں کر سکتا۔ اور اگر مسجد اتنی دور نہیں ہے تو مزدوری ساقط نہیں ہو سکتی (شامی) ۱۲ ۹۳ بیمار ہی کے

جمعہ ادا کریں تو اُس وقت کا فرض [illegible] جنپر جمعہ تو واجب ہے مگر ادا واجب نہیں
جیسے مرد آزاد تندرست اگر بہ صحت جمعہ کی شرائط نہ ہونیسے جمعہ ادا کرے تو اُسکا جمعہ درست نہیں بسبب عذر ورنہ
لوگ جنپر جمعہ کا وجوب نہیں ہے ظہر سے جمعہ پڑھنا افضل ہے۔ برخلاف عورت کے کہ اُسکو جمعہ سے ظہر ہی پڑھنا افضل ہے (درمختار)

سوال جمعہ کی ادائیگی کی جو پہلی شرط شہر بتلائی گئی ہے اُس سے بھی آگاہی فرمائیے کہ شہر کسکو کہتے ہیں جہاں جمعہ درست ہے؟

جواب شرعاً شہر اُس بستی کا نام ہے۔ جہاں پر اتنے مسلمان مرد مکلف رہتے ہوں (خواہ وہ نمازی ہوں یا بے نمازی) کہ اگر وہ نماز جمعہ کے لیے سب اکٹھے ہو جائیں تو وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں نہ سما سکیں۔ اسی قول پر اکثر فقہاء کا فتویٰ ہے۔ (شرح وقایہ۔ درمختار)

سوال بڑی مسجد کس مقدار کی کہلاتی ہے؟

جواب مختار قول کے بموجب چالیس گز شرعی کی مقدار بڑی مسجد شمار کیجائے گی۔ اور شرعی گز دس گرہ کا ہوتا ہے تو اِس حساب سے ہمارے زمانہ کے مروجہ قطعی گز سے بڑی مسجد پچیس ۲۵ گز کی ہوگی۔ (شامی)

سوال اگر کسی جگہ بڑی مسجد اِس مقدار کی نہ ہو۔ اور وہ جگہ مسلمانوں کی آبادی اور بستی کے لحاظ سے اِس قدر ہو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے بلکہ اِس مقدار سے بھی زیادہ تو کیا کیا جائے؟

جواب بلا تامل نماز جمعہ ادا کیجائے خواہ کسی جگہ پر ہو کچھ مسجد کا ہونا شرط جمعہ نہیں ہے ✱

سوال ہم نے تو یہ سُنا ہے کہ شہر وہ ہے جہاں امیر اور قاضی ایسا موجود ہو کہ جو سزائیں شریعت کے موافق قائم کرنے پر قادر ہو۔ فرمائیے یہ کیونکر ہے؟

جواب بھائی یہ تعریف شہر کی جو آپنے سُنی ہے وہ غیر مفتیٰ بہ ہے۔ اگر یہی تعریف معتبر ہوتی تو اِس زمانہ میں کیا بلکہ پہلے زمانہ سے ہی جمعہ مطلقاً ترک ہو جاتا۔ اسلیئے کہ اِس تعریف کے بموجب کوئی شہر ہندوستان کا شہر ہی نہیں ہو سکتا۔ فرمائیے فیروزپور میں کوئی امیر یا قاضی حد شرعی جاری کرنیوالا موجود ہے یا دہلی اور کلکتہ بمبئی وغیرہ میں۔ حالانکہ بفضلہ سب جگہ جمعہ بلا تکلف ہمیشہ سے جاری ہے اور وہ اُسی تعریف کے بموجب ہے۔ کہ جسکو ہم نے بیان کیا ہے۔ پس اِس تعریف سے بڑے گاؤں بھی جواز جمعہ کے لیئے شہر ہو گئے گو جاہل اُنکو گاؤں کہیں۔ اِسی وجہ سے صاحب شامی بھی فرماتے ہیں هٰذَا يَصْدُقُ عَلَىٰ كَثِيْرٍ مِّنَ الْقُرٰى یعنی یہ تعریف جو بموجب اکثر فقہا مفتیٰ بہ ہے بہت سے گاؤں پر صادق آتی ہے۔ پس جس گاؤں پر یہ تعریف صادق

آئے۔ یعنی آبادی میں اس مقدار پر ہو کہ وہاں کے رہنے والے پچیس (۲۵) گز کی مسجد میں یا اور جگہ میں نہ سما سکیں تو وہ شرعاً شہر ہے۔ وہاں جمعہ جائز ہے۔ اگر اس مقدار کی آبادی نہیں ہے تو وہ گاؤں ہے وہاں جمعہ جائز نہیں ہے۔ اگر کسی کو زیادہ تحقیق اس مسئلہ کی منظور ہو تو ہم اس رسالہ کے اخیر میں فتاوی درج کرینگے اس سے اطمینان کرے۔

سوال دوسری شرط صحت جمعہ کی جو ظہر کا وقت ہے یہ بھی بتلا دیجئے کہ اگر وقت فوت ہو جائے تو پھر جمعہ کی نماز کی قضا پڑھے یا ظہر کی۔

جواب بعد گزرنے وقت ظہر کے جمعہ کی نماز کی قضا نہ پڑھے۔ ظہر کی نماز کی قضا کرے یہاں تک کہ لاحق یا مسبوق پر نماز پڑھنے کی حالت میں وقت ظہر گزر گیا۔ تو اب یہ نماز نفل ہوگئی پھر نیت نماز ظہر قضا کرے (شامی)

سوال تیسری شرط صحت جمعہ کی جو خطبہ ہے اگر کوئی وقت سے پہلے خطبہ پڑھ لے اور نماز وقت کے اندر۔ تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب ہرگز جائز نہیں اسلئے کہ خطبہ کا پڑھنا بھی وقت کے ہی اندر شرط جمعہ ہے اسی طرح بعد نماز کے بھی خطبہ کا پڑھنا ناجائز ہے (درمختار)

سوال خطبے کے اندر کس مقدار کا ذکر کفایت کرتا ہے؟

جواب اسقاط فرضیت کیلئے تو صرف الحمد للہ یا لا الٰہ الا اللہ یا سبحان اللہ کا ایک مرتبہ کافی ہے مگر اسی مقدار پر کفایت کرنا مکروہ تحریمی ہے بسبب مخالفت سنت کے۔ (درمختار)

سوال خطبہ میں سنت کس مقدار کا ذکر ہے؟

جواب ایک سورۃ طوال[۱] مفصل کی مقدار کا ذکر خطبہ میں سنت ہے اور اس سے زیادتی مکروہ ہے (عالمگیری)

سوال اس مقدار کی طوالت دونوں خطبوں کے اندر چاہیے یا ایک کے اندر؟

جواب دونوں خطبوں کے اندر (شرح وقایہ۔ درمختار)

سوال دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرنا کیسا ہے؟

جواب سنت ہے (عالمگیری)

سوال بعض لوگ خطبہ میں جب نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں تو درود شریف پڑھتے ہیں یہ کیسا؟

جواب پکار کر پڑھنا خطبہ سننے کی حالت میں ناجائز ہے ہاں دل میں چپکے سے پڑھ لیں تو مضائقہ نہیں

[۱] طوال مفصل سورہ حجرات سے سورہ بروج تک کی سورتیں ہیں ۱۲ (عالمگیری)

سوال بعض خطیب دوسرے خطبہ پڑھنے کے وقت داہنے اور بائیں کو منہ پھیر کرتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب یہ بھی بدعت ہے (شامی)

سوال خطبہ کے اندر مستحب کیا ہے؟

جواب خلفائے راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو چچا بزرگواروں کا یعنی حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر کرنا مستحب ہے (درمختار)

سوال خطبہ کی پوری ترکیب بیان کیجئے؟

جواب اول اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم آہستہ پڑھے پھر حمد و ثنا پڑھکر شہادتین پڑھے پھر درود شریف پھر وعظ اور قرآن مجید کی آیت پڑھکر ختم کرے پہلے خطبہ میں قرآن شریف کی آیت کا پڑھنا مسنون ہے (شامی)

سوال اس مقام پر ایک خطبہ بھی جمعہ کا بتلا دیا جائے تو بہت بہتر ہوگا مع ترکیب پڑھنے کے؟

جواب اول امام منبر پر بیٹھے جب موذن اذان سے فارغ ہو اس وقت امام کھڑا ہووے اور قوم کی طرف منہ کرکے پہلے اعوذ چپکے سے پڑھکر خطبہ اس طرح شروع کرے۔

خطبہ اولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ خَیْرُ الْوَرٰی اَمَّا بَعْدُ۔ فَاِنَّ الدُّنْیَا خَضِرَۃٌ وَّحُلْوَۃٌ وَّاِنِّیْ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۰ پڑھکر اس جگہ تین آیتہ چھوٹی کی مقدار بیٹھ جائے۔ اور پھر کھڑا ہوکر دوسرا خطبہ اسطرح شروع کرے مگر پہلے خطبہ کی بہ نسبت آواز پست ہو۔

خطبہ ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ عَدَدَ

مَعْلُوْمَتِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ اَبِىْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ وَعُثْمَانَ ذِى النُّوْرَيْنِ وَعَلِىِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَالْحَسَنَيْنِ وَعَلٰى سَيِّدَةِ النِّسَاۤءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاۤءِ وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ وَعَلٰى كُلِّ مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ بِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ پھر اسکے بعد امام منبر سے اتر آوے اور تکبیر نماز کی شروع ہوجاوے

سوال خطیب کے سوا اور شخص کو نماز پڑھانا چاہیئے یا نہیں؟

جواب نہیں چاہیئے۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال اگر خطیب کو حدث ہوجائے تو کیا کرے؟

جواب اگر حدث بعد خطبہ پڑھنے کے ہوا تو ایسے شخص کو خلیفہ کرے جو خطبہ سننے میں شریک ہو اور اگر ایسے کو خلیفہ نہ کرے گا تو جائز نہیں۔ اور اگر نماز کے اندر حدث ہوا تو اب چاہے جسکو خلیفہ بنا دے (عالمگیری)

سوال امام کو خطبہ پڑھنے سے پہلے محراب کے اندر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب مکروہ ہے۔ (درمختار)

سوال دونوں خطبے دو رکعت ظہر کے قائم مقام ہیں یا نہیں؟

جواب دو رکعت کے قائم مقام تو نہیں ہیں مگر ثواب میں یہ خطبے آدھے ہوتے ہیں جمعہ کی نماز سے (شامی)

سوال اگر خطبہ اور نماز کے درمیان فاصلہ بہت ہوجائے مثلاً امام بعد خطبہ کے گھر چلا جائے یا کھانا کھانے یا اور کوئی کام مانع نماز کرنے بیٹھے تو کیا کیا جائے؟

جواب خطبہ از سرِ نو پڑھا جائے (درمختار)

سوال خطبہ کے وقت کیا کیا باتیں ناجائز ہیں؟

جواب جو باتیں نماز میں ناجائز ہیں وہی خطبہ کے وقت ناجائز ہیں مثلاً کھانا کھانا۔ پانی پینا۔ اور کلام کرنا اور جواب سلام دینا وغیرہ مگر اشارے سے بُری بات کا منع کرنا جائز ہے (درمختار)

سوال چوتھی شرط صحت جمعہ کی جماعت ہو یہ بھی بتلا دیجیے کہ جمعہ کی جماعت میں کسقدر آدمیوں کے ساتھ جماعت ضروری ہو کہ جن کے بغیر ادائگی جمعہ صحیح نہیں؟

جواب سوائے امام کے تین آدمی ہونے چاہئیں۔ برخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں سوائے امام کے دو آدمیوں کے ساتھ جماعت کا حکم ہے۔ (درمختار)

سوال پانچویں شرط صحت جمعہ کی اذن عام ہے۔ یہ بھی بتلادیجئے کہ اذن عام کسکو کہتے ہیں؟

جواب اذن عام وہ ہے کہ کسی کو آنے جانیسے روکا نہ جائے۔ اگر عام اذن نہوگا تو جمعہ درست نہ ہوگا مثلاً کسی قلعہ کے اندر مسجد ہو اور حاکم قلعہ عوام کے آنے جانے کو روکے اور آپ اپنے چند لشکری اور باشندگان قلعہ کے ساتھ جمعہ ادا کرے تو جمعہ جائز نہیں بوجہ اذن عام نہ ہونیکے۔ (درمختار)

سوال شہر کے اندر اگر کوئی نماز جمعہ سے پہلے ظہر ادا کرے تو کیسا؟

جواب حرام ہے۔ (درمختار)

سوال معذور[1] اگر جمعہ سے پہلے ظہر پڑھے تو کیسا؟

جواب مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمختار)

سوال معذور شہر کے اندر جمعہ کے دن ظہر جماعت سے پڑھیں یا علیحدہ علیحدہ؟

جواب علیحدہ علیحدہ پڑھیں۔ انکو بھی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جمعہ کے دن مکروہ تحریمی ہے (درمختار)

سوال قیدی جیلخانہ میں جمعہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب نہیں کر سکتے اور اگر پڑھینگے تو جمعہ نہوگا۔ اسلیئے کہ اذن عام نہیں ہے جو شرط جمعہ ہے۔

سوال جہاں پر جمعہ درست نہیں ہے وہاں کے رہنے والے بھی جمعہ کے دن ظہر جماعت سے پڑھیں یا وہ بھی علیحدہ علیحدہ پڑھیں؟

جواب انکو جماعت سے ظہر پڑھنا درست ہے۔ شہر والوں کو جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا درست نہیں (درمختار)

سوال ایک شخص نے ظہر کی نماز جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھ لی اور پھر جمعہ کی نماز ادا کرنے کو گھر سے نکلا۔ اسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب اگر اس شخص کو امام کے ساتھ جمعہ ملگیا تو ظہر کی فرضیت باطل ہوگئی خواہ معذور ہو جیسے مسافر یا مریض وغیرہ۔ خواہ غیر معذور۔ اور اگر اسکو جمعہ نہ ملا تو جسوقت یہ گھر سے نکلا تھا۔ اگر اسیوقت امام فارغ ہوگیا تھا تو بالاجماع ظہر کی فرضیت باطل نہوگی۔ اور اگر اسکے گھر سے نکلتے وقت امام نماز میں تھا

---

[1] معذور وہ لوگ ہیں جن پر جمعہ واجب نہیں ۱۲ منہ غفر اسد لہٗ ولوالدیہ

مگر اُسکے پہنچنے سے پہلے فارغ ہوگیا تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ظہر کی فرضیت[ل] باطل ہوگئی پھر کرسے ظہر پڑھے۔ (عالمگیری درمختار)

سوال ایک شخص جمعہ کی نماز میں امام کے ساتھ تشہد میں آکر ملا یہ شخص بعد سلام امام کے نماز جمعہ کی ادا کرے یا ظہر کی؟

جواب نماز جمعہ کی ادا کرے گو سجدۂ سہو کی ہی التحیات میں آکر شریک ہوا ہو اور یہی حکم مسافر کے لیے بھی ہے۔ (درمختار)

سوال جمعہ کی نماز کے لیے دو اذان ہوتی ہیں انکی کیا اصلیت ہے؟

جواب ایک اذان کا ہونا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور حضرت شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے زمانہ سے چلا آتا ہے۔ اور دوسری اذان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بوجہ کثرت آدمیوں کی ہوئی بڑھادی تو یہ بھی سنت ہی۔ مگر اختلاف اسمیں ہے کہ پہلے اذان ان دونوں میں سے کونسی ہے جسکے سُننے سے خرید و فروخت اور کل کام سوائے نماز کیطرف چلنے کے حرام ہوجاتے ہیں صحیح تر قول کے موافق پہلی اذان وہی ہے جو وقت کے اندر پہلی ہو یعنے خطیب کے سامنے کی اذان سے پہلے اذان۔ اسی اذان کے سُننے سے سب باتیں یعنی بیع وغیرہ مکروہ تحریمی ہوجاتی ہیں اور نماز کیطرف چلنا واجب۔ (عالمگیری درمختار)

سوال اگر گاؤں والے جنپر جمعہ واجب نہیں ہے وہ جمعہ کے دن شہر میں نماز جمعہ کے لیے اور دوسری حاجت بھی انکی ہو تو انکو نماز جمعہ کا ثواب ملیگا یا نہیں؟

جواب اگر انکی نیت میں زیادہ تر مقصود نماز کے ادا کرنیکا ہے تب تو ثواب ملیگا ورنہ نہیں (درمختار)

سوال ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ درست ہے یا نہیں؟

جواب بموجب مذہب صحیح امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے درست ہی خواہ وہ شہر بڑا ہو یا چھوٹا۔ (درمختار۔ شامی)

سوال جمعہ کی نماز کے بعد جو چار رکعت فرض احتیاطاً پڑھا کرتے ہیں انکا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب بہت اچھا ہے تاکہ فرض ذمہ سے یقینی طور سے ساقط ہوجاوے۔ اسلیئے کہ جمعہ اگرچہ روایات فقہیہ کی روسے ان گاؤں میں جہاں کے رہنے والے مکلف مسلمانوں سے ۲۵ گز جگہ بھر جاوے درست ہے۔ اسی طرح چند جگہ بھی ایک ہی شہر میں جمعہ بموجب قوی اقوال کے درست ہی۔ لیکن چونکہ اسمیں دوسرے اقوال بھی موجود ہیں

[ل] یعنی وہ رکعتیں جو ظہر سے پہلے پڑھی تھیں وہ نفل ہوگئیں ۱۲ (عالمگیری)

اگرچہ ضعیف ہی سہی۔ اسلیئے فقہائے محققین نے اختلاف سے نکلنے کیلیئے بعد جمعہ کے احتیاطی چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ اگر کوئی ان رکعتوں کیوجہ سے عدم فرضیت جمعہ کا معتقد ہوجائے تو ان چار رکعتوں کو نہ پڑھے جمعہ ہی کو یقینی طور سے فرض سمجھکر ادا کرتا رہے۔ (درمختار۔ شامی۔ شرح سفرالسعادۃ عالمگیری۔ کبیری)

سوال ان چار رکعتوں کی نیت کسطرح کرے؟

جواب اس طرح کرے۔ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت فرض اُس ظہر کے کہ جسکا وقت میں نے پایا اور ابھی ادا نہ کیا۔ اس نیت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر جمعہ بموجب روایات ضعیفہ نہ ہوا تب تو یہ چار رکعت ظہر کے دن کی ہونگی اور ظہر کا فرض اُسکے ذمہ سے ساقط ہوا۔ اور اگر جمعہ بموجب اقوال قویہ درست ہوا تو کسی ظہر کی قضا نماز اگر اسکے ذمہ ہے تو ادا ہوجائیگی۔ اور اگر قضا نماز بھی اُسکے ذمہ نہیں ہے تو نفل ہوجانے میں تو کوئی شبہہ ہی نہیں ہے غرض ان چار رکعتوں کا پڑھنے والا خالی فائدہ سے کسیطرح نہیں رہ سکتا۔ برخلاف تارک کے (غایۃ الاوطار)

سوال یہ بھی بتادیجئے کہ ان چار رکعتوں کو کسطرح پڑھے بھری پڑھے یا خالی؟

جواب اگر اُسکے ذمہ قضا نماز ظہر کی ہے تب تو مثل فرض کے دو رکعت بھری پڑھے اور دو رکعت خالی۔ اور اگر قضا نماز اُسکے ذمہ نہیں ہے تو چاروں میں سورۃ ملادے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال جمعہ کے دن وہ ساعت کونسی ہے جسمیں دعا قبول ہوتی ہے؟

جواب اس ساعت کے اندر بہت اختلاف ہے۔ چنانچہ سب اقوال بیالیس ہیں جنمیں سے دو قول صحیح ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ ساعت خطبہ کے شروع سے آخر نماز تک ہے تو بموجب اس قول کے دعا اپنے دل میں مانگے۔ کیونکہ خطبہ میں سکوت کا حکم ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ساعت پچھلی ساعت ہے اور عصر سے شام تک ہے۔ (درمختار)

سوال جمعہ کی کے رکعت ہیں؟

جواب دو رکعت ہیں جہر کے ساتھ۔ (عالمگیری)

سوال جمعہ میں کسی سورۃ خاص کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب ہاں ہے۔ سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون اور اعلیٰ اور غاشیہ کا پڑھنا سنت ہے ورنہ جو یاد ہو پڑھے۔

باب عید کے بیان میں

سوال عید کتنے ہوتی ہیں؟

جواب دو ہوتی ہیں ایک عید الفطر دوسری عید الضحٰی۔

سوال عید الفطر کونسی عید کا نام ہے اور عید الضحٰی کونسی عید کا؟

جواب عید الفطر اُس عید کو کہتے ہیں جو بعد ختم ماہ مبارک رمضان شریف کے پہلی تاریخ کو ہوتی ہے اور عید الضحٰی وہ ہے جو ماہ ذی الحجہ میں دسویں تاریخ کو ہوتی ہے جسکی نویں تاریخ کو حج ہوتا ہے۔

سوال ان دونوں عیدوں کی نمازیں کیسی ہیں؟

جواب واجب ہیں۔ (کبیری۔ درمختار)

سوال کیا ان نمازوں کے لیے بھی مثل جمعہ کے کچھ شرطیں ہیں؟

جواب ہاں وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے وجوب اور ادا کی ہیں صرف دو باتوں کا فرق ہے ایک تو جمعہ میں خطبہ شرط ہے یعنی بغیر خطبہ کے جمعہ کی نماز صحیح نہیں بر خلاف عیدین کے کہ ان میں خطبہ سنت ہے اگرچہ خطبہ کا ترک بُری بات ہو۔ دوسرے جمعہ میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عیدین میں بعد نماز کے (درمختار عالمگیری)

سوال عید کے دن کیا کیا باتیں سُنت ہیں؟

جواب (۱) صبح کی نماز اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھنا (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) خوشبو لگانا (۵) نئے یا دُھلے ہوئے کپڑے پہننا (۶) خاص عید گاہ کو جانا (۷) راستہ کو بدلنا (۸) راستہ میں تکبیر کا پڑھنا مگر عید الفطر کو آہستہ پڑھتا جائے اور عید الضحٰی کے دن پکار کر اور عید گاہ میں پہنچکر ختم کردے (۹) فطرہ کا عید الفطر کی نماز سے پہلے دینا۔ (۱۰) عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ میٹھا کھانا اگر چھوہارے وغیرہ ہوں تو بعد طاق کھائے ورنہ جو ہو کھا کر عید کی نماز کو جائے بر خلاف عید الضحٰی کے کہ اسمیں نماز سے پیشتر نہ کھانا[1] مستحب ہے خواہ قربانی کرے یا نہ کرے (درمختار۔ عالمگیری)

سوال عیدین کی نماز کے لیے سواری پر جانا کیسا ہے؟

جواب درست ہے مگر پاپیادہ جانا افضل ہے (عالمگیری)

سوال ایک شہر میں عیدین کی نماز کئی جگہ ہونا درست ہے یا نہیں؟

جواب بالاتفاق درست ہے (درمختار۔ عالمگیری)

---

[1] پان اور حقہ اور پانی وغیرہ جن سے روزہ افطار ہو جاتا ہے ان سب چیزوں کا نہ کھانا مستحب ہے اگر کھا لیوے تو مکروہ بھی نہیں مگر فضیلت کا ترک

سوال عیدین کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟
جواب سورج میں سفیدی ہونے سے زوال تک وقت ہے مگر افضل یہ ہے کہ عید الضحٰے میں جلدی کریں اور عید الفطر میں تاخیر۔ (عالمگیری)
سوال اگر عیدین کی نماز کسی عذر سے اُس دن نہ پڑھی جائے مثلاً کثرت بارش سے یا ابر کی وجہ سے چاند نظر نہ آیا اور دوسرے دن بعد زوال کے رویت کا علم ہوا یا جس وقت نماز پڑھی گئی ابر تھا پھر معلوم ہوا کہ نماز زوال کے بعد پڑھی گئی یا امام نے بیوضو نماز پڑھا دی تو کیا کیا جائے؟
جواب ان سب صورتوں میں عید الفطر کی نماز تو دوسرے ہی دن یعنی زوال سے پہلے پڑھ لے اسلئے کہ بعد دوسرے دن کے پھر عید الفطر کی نماز جائز نہیں اور عید الضحٰے کی نماز تین دن یعنی بارھویں تاریخ وقت زوال تک بلا کراہت درست ہے اور بغیر عذر کے کراہت کے ساتھ۔ (در مختار۔ عالمگیری)
سوال عیدین کی نماز کی کے رکعت ہیں؟
جواب دو رکعت ہیں۔ بدون اذان اور اقامت کے (عالمگیری وغیرہ)
سوال عید کی نماز کس طرح پڑھے؟
جواب امام اور مقتدی دونوں نیت کریں پھر تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھکر سبحانک اللھم پڑھیں۔ پھر رفع یدین کے ساتھ اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھ چھوڑدیں پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہکر مثل سابق کے ہاتھ چھوڑیں پھر تیسری مرتبہ تکبیر کہکر ہاتھ باندھ لیں۔ امام اعوذ بسم اللہ الحمد سورۃ پڑھے اور مقتدی نہ پڑھیں پھر تکبیر کہکر رکوع۔ قومہ۔ سجدہ جلسہ کرکے دوسری رکعت کو کھڑے ہو جائیں پھر بعد پڑھنے اور سننے قرأت کے جب دوسری رکعت کا رکوع کریں تو پہلے رکوع سے تین تکبیریں زائد مثل سابق کے ادا کریں اور چوتھی تکبیر کہکر رکوع کریں۔ یہ چوتھی تکبیر انتقالی رکوع کی اس نماز میں واجب ہے۔ پھر بعد رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ وغیرہ کے نماز کو پورا کریں۔ پھر امام خطبہ پڑھے پس اس طور سے قیام کے اندر دونوں رکعتوں میں نو (۹) تکبیریں ہوتی ہیں (عالمگیری)
سوال تکبیرات کے درمیان کچھ پڑھے یا نہیں؟
جواب کچھ نہ پڑھے صرف بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے خاموش رہے۔ کلیہ قاعدہ یہ ہے کہ جن تکبیروں کے بعد کچھ پڑھا جاتا ہے انکے بعد تو ہاتھ باندھا جاتا ہے جیسے کہ اول تکبیر کے بعد ہاتھ باندھا

گیا۔ اور ثنا پڑھی گئی۔ اور جس تکبیر کے بعد کچھ نہیں پڑھا جاوے اُسمیں ہاتھ چھوڑا جاتا ہے جیسے تکبیر زائد عیدین کی۔ اِسکو یاد رکھنا چاہیئے ۔

سوال اگر کسی امام کو پہلی رکعت کے قیام میں اُسوقت پایا جبکہ امام تکبیریں کہہ چکا تھا تو اب کیا کرے ؟

جواب پہلے اپنی چھوٹی ہوئی تکبیریں ادا کرے پھر اقتدا کرے۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال اگر کوئی پہلی رکعت کے رکوع میں امام کو پاوے تو کیا کرے ؟

جواب اگر اِس شخص کو قیام میں تکبیریں کہنے کے بعد امام کے ساتھ رکوع ملنے کی امید ہو تو تکبیریں قیام میں کہہ لے۔ ورنہ سوائے تکبیر تحریمہ کے زائد تکبیریں رکوع میں جاکر کہے اور اگر یہ شخص پوری تکبیریں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اُٹھالیا تو بھی متابعت امام کی کرے باقی تکبیریں اِس سے ساقط ہو جاینگی (عالمگیری)

سوال اگر کسی نے امام کو قومہ میں پایا تو کیا کرے ؟

جواب۔ کچھ بھی نہ کرے اُسی طرح ملجائے۔ اِسلیئے کہ اِس شخص سے رکعت نہیں پائی مسبوق ہوگیا اب یہ رکعت اپنی جس وقت بعد سلام امام کے پڑھے گا۔ اُسوقت تکبیریں بعد قرأت رکوع سے پہلے کہیگا۔ اور یہی حال سجدہ میں ملنے والے اور دوسری رکعت میں ملنے والے کا ہے برخلاف لاحق کے کہ وہ تکبیریں مثل امام کے کہیگا۔ اِسلیئے کہ وہ امام ہی کے پیچھے ہے اور مسبوق اپنی رکعت پڑھنے میں امام کے پیچھے نہیں ہے۔ (عالمگیری)

سوال اگر کسی نے امام کو تشہد میں پایا تو کیا کرے ؟

جواب اپنی دونوں رکعت عید کی مع چھ تکبیروں کے ادا کرے مثل امام کے اگرچہ یہ تشہد سجدہ سہو کا ہی ہو

سوال اگر امام نے پہلی رکعت میں سہواً تکبیروں سے پہلے قرأت شروع کردی تو کیا کرے ؟

جواب اگر امام نے الحمد اور سورۃ دونوں پڑھ لیں تب تو رکعت کے آخر میں تکبیریں کہہ لے اور اگر صرف الحمد ہی پڑھی ہے تو زائد تکبیریں کہکر الحمد اور سورۃ پڑھے۔ (عالمگیری۔ نہایۃ الاوطار)

سوال اگر امام دوسری رکعت میں تکبیریں بھول گیا اور رکوع کردیا تو کیا کرے ؟

جواب تکبیریں رکوع میں کہہ لے۔ رکوع سے قیام کی طرف عود نکرے۔ (درمختار)

سوال اگر کسی کی نماز عید کی فوت ہو جائے تو پھر اسکی قضا ہے یا نہیں ؟

جواب اِسکی قضا نہیں ہے۔ مگر گھر میں چار رکعت نفل بلا تکبیر زائد مثل چاشت ادا کرے (درمختار)

سوال عید کے خطبہ کو پہلے بیٹھکر مثل جمعہ کے شروع کرے یا پہلے ہی کھڑا ہوجائے؟

جواب ہمارے مذہب میں عیدین کے خطبوں میں پہلے نہ بیٹھے۔ (عالمگیری)

سوال جب امام خطبہ میں تکبیریں پڑھے تو قوم بھی پڑھے یا نہیں؟

جواب ہاں پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال خطبہ سے پہلے امام کو کیا پڑھنا چاہیئے؟

جواب خطبہ کے شروع کرنیسے پہلے نو بار تکبیریں پیہم کہے اور دوسرے خطبہ کے شروع میں سات بار (عالمگیری)

سوال ایسے خطبے کتنے ہیں جن کا شروع الحمد سے ہوتا ہے؟

جواب وہ تین خطبے ہیں۔ اول تو جمعہ کا۔ دوسرے طلب باراں کا۔ تیسرے نکاح کا۔ (درمختار)

سوال وہ کونسے خطبے ہیں جو اللہ اکبر سے شروع ہوتے ہیں؟

جواب وہ پانچ خطبے ہیں (۲) دو تو دونوں عیدوں کے۔ اور (۳) تین خطبے حج کے۔

سوال عیدین کے خطبے میں کیا کیا پڑھا جاتا ہے؟

جواب اگر خطبہ عید الفطر کا ہے تو بعد تکبیر اور تسبیح اور درود وغیرہ کے احکام صدقہ فطر کے بیان کیے جاتے ہیں۔ اور اگر خطبہ عید الضحےٰ کا ہو تو احکام قربانی کے۔ اور اگر علاوہ عیدین کے اور کوئی خطبہ ہے تو جس چیز کی حاجت ہو امام تعلیم کرے کس لیے کہ خطبہ تعلیم ہی کے لیے شروع ہوا ہے (درمختار)

سوال اگر عید کی نماز کے پہلے جنازہ بھی حاضر ہو تو کونسی نماز پہلے پڑھے؟

جواب پہلے عید کی نماز پڑھے اور خطبہ کو نماز جنازہ کے بعد پڑھے (عالمگیری)

سوال اس جگہ پر مختصر سا خطبہ عید الفطر کا بھی بیان فرما دیجیے؟

جواب پہلے امام بغیر بیٹھنے کے منبر پر کھڑا ہووے۔ اور قوم کی طرف منہ کرکے نو مرتبہ آہستہ آہستہ تکبیر پڑھکر اسطرح خطبہ شروع کرے۔

خطبہ اولےٰ عید الفطر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ نَحْمَدُہٗ وَھُوَ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَّزَمَانٍ وَّھُوَ الْمَشْکُوْرُ بِکُلِّ لِسَانٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله اللهم صل وسلم
على سيدنا ونبينا محمد وآله وأصحابه وأزواجه أجمعين أيها الناس اتقوا الله
فإنما التقوى أساس الحسنات واعبدوا الله فإن العبادة رافعة للسيئات
فضائل شهر الصيام وهل أدركتم لماذا كتب عليكم الصيام في هذه الأيام يا أسفاه
على ضيف لم نفعل له من الإكرام مرة ويا حسرتاه على رفيق شفيق ودعنا
الوداع الوداع يا شهر طهارة القلوب الفراق الفراق يا شهر كفارة الذنوب الوداع
الوداع يا شهر التراويح والتسابيح الفراق الفراق يا شهر القناديل والمصابيح
يا معشر المسلمين إن في الله عزاء من كل مصيبة وخلفا من كل فائت
بحبل الله واستغفروا الله إنه كان غفارا أعوذ بالله من الشيطان الرجيم
الصابرين الذين إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنا لله وإنا إليه راجعون أولئك
عليهم صلوات من ربهم ورحمة وأولئك هم المهتدون - أقول قولي هذا و
استغفروا الله لي ولكم ولسائر المسلمين فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم

یہاں تک پہنچکر تین آیۃ چھوٹی کی مقدار جلسہ کرے پھر استغفار پڑھکر سات مرتبہ تکبیر آہستہ کہکر دوسرا
خطبہ شروع کرے **خطبہ ثانیہ عید الفطر** - الحمد لله الذي أمر بذكره
وأشهد أن لا إله إلا هو مفصحا بشكره وأشهد أن سيدنا ومولانا محمدا عبده
ورسوله صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه وسلم أما بعد اعلموا أن الله أوجب
عليكم في هذا اليوم ركعتين مع ست تكبيرات وأوجب أداء صدقة الفطر على
كل حر مسلم مكلف مالك مقدار النصاب فاضلا عن حوائجه الأصلية وإن
كان من جنس الثياب والدار والعبيد والدواب عن نفسه ومماليكه وأولاده
الصغار لا عن زوجته ووالديه وأولاده الكبار إلا استحسانا عن كل رأس
نصف صاع من بر أو دقيقها أو سويقها أو صاع من تمر أو شعير أو قيمة كل منهما
ومصارفها كمصارف الزكوة وأفضل أوقات أدائها قبل الغدو إلى المصلى - قال
الله تبارك وتعالى يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر ولتكملوا العدة

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْعُظَمَاءِ وَاَصْحَابِهِ الْاُمَنَاءِ خُصُوْصًا عَلٰى اَجَلِّ صَاحِبٍ وَّاَسْعَدِ رَفِيْقٍ اَلْخَلِيْفَةِ السَّامِيْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى الْاِمَامِ الْهُمَامِ الشَّعُوْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى الشَّاكِرِ الصَّابِرِ زَوْجِ الْاِبْنَتَيْنِ لِرَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ ذِي النُّوْرَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى رَيْحَانَتَيْنِ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ اَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلَى السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاكْفِهِمُ الْاٰفَاتِ وَاَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَنَاصِرِيْهِ وَاَذِلَّ الشِّرْكَ وَمَوَالِيْهِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُؤْتَمِرِيْنَ بِقَوْلِكَ الْمُبِيْنِ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا نِعَمَهٗ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ٭ بعد ختم خطبہ کے چودہ مرتبہ تکبیر آہستہ پھر پڑھے جب منبر سے اُترے کہ یہ بھی مستحب ہے (درمختار)

سوال ایک خطبہ عید الضحےٰ کا بھی بیان کردیا جائے ؟

جواب پہلے امام مثل عید الفطر کے منبر پر کھڑا ہو وے اور قوم کی طرف مُنہ کرکے نو مرتبہ آہستہ تکبیر پڑھکر خطبہ اس طرح شروع کرے ۔ (درمختار)

خطبہ اولیٰ عید الضحےٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ اِهْرَاقَ الدَّمِ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاُحَذِّرُکُمْ مَعْصِیَۃَ اللّٰہِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمٌ شَرِیْفٌ فَتَقَرَّبُوْا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ بِضَحَایَاکُمْ وَاجْعَلُوْھَا مِنْ اَطْیَبِ خَآئِرِکُمْ فَاِنَّھَا بِیَوْمٍ تُقْسَمُ مَطَایَاکُمْ وَاجْتَنِبُوا الْعَوْرَآءَ وَالْعَرْجَآءَ وَالْمَرِیْضَۃَ وَالْجَرْبَآءَ وَمَقْطُوْعَۃَ الْاُذُنِ وَمُھَدَّمَۃَ الْاَسْنَانِ وَکُلَّ ذَاتِ عَیْبٍ یَنْقُصُ مِنْ لَحْمِھَا وَاخْتَارُوْھَا لِسِمَنِھَا فَالشَّاۃُ السَّمِیْنَۃُ اَفْضَلُ مِنْ شَاتَیْنِ ھَزِیْلَتَیْنِ فَالْبُدْنَۃُ عَنْ سَبْعٍ وَالْبَقَرَۃُ عَنْ سَبْعٍ وَالشَّاۃُ عَنْ وَّاحِدٍ وَّلَا ذِبْحَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِیْدِ مِنْ یَّوْمِ النَّحْرِ وَیَوْمَیْنِ بَعْدَہٗ وَیُسْتَحَبُّ التَّصَرُّفُ ثُلُثٌ لِنَفْسِہٖ وَثُلُثٌ ھَدِیَّۃٌ وَّ ثُلُثٌ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ اِنْ کَانَتْ تَطَوُّعًا وَاِنْ کَانَتْ وَصِیَّۃً یَتَصَدَّقُ بِجَمِیْعِھَا وَعَظِّمُوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَاَدُّوا الْفَرَآئِضَ الْحُقُوْقَ فَاِنَّ اللّٰہَ ذَاکِرٌ لِمَنْ ذَکَرَ وَشَاکِرٌ لِمَنْ شَکَرَ۔ اَعَادَ اللّٰہُ عَلَیْنَا بَرَکَۃَ ھٰذَا الْعِیْدِ وَاَمَّنَا مِنْ سُوْءِ یَوْمِ الْعِیْدِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ بِرَحْمَتِہٖ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰھَا لَکُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ لَکُمْ فِیْھَا خَیْرٌ فَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُھَا فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ کَذٰلِکَ سَخَّرْنٰھَا لَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ٭ اِسکے بعد تین آیت چھوٹی کے مقدار بیٹھ جاوے۔ سات مرتبہ آہستہ تکبیر پڑھکر دوسرا خطبہ شروع کرے ٭

خطبہ ثانیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ وَنَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لِمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَکَفَرَ وَنَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سَیِّدُ الْجِنِّ وَالْبَشَرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْحَقِّ الْحَقِيْقِ عَلَى الْخَلِيْفَةِ الْعَتِيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ عَلٰى اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ وَالصَّوَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ الدَّيَّانِ عَلٰى ذِي النُّوْرَيْنِ وَالْبُرْهَانِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰى مَلِكِ الْوَلِيِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْوَصِيِّ اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ اَمِيْرَيِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلَى السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ وَسَائِرِ الْعِتْرَةِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالتَّابِعِيْنَ الْاَبْرَارِ الْاَخْيَارِ اِلٰى يَوْمِ الْقَرَارِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ؕ

یہاں بھی مثل عید الفطر کے ۱۴ مرتبہ آہستہ تکبیر پڑھکر منبر سے اترے۔ (درمختار)

سوال تکبیرات تشریق کن پر واجب ہیں؟

جواب جن پر نماز فرض ہے انہی پر تکبیریں بھی واجب ہیں۔ بموجب مذہب صاحبین رحمہما اللہ کے اور اسی قول پر فتوے ہے تو اب مسافر اور عورت تنہا پڑھنے والے پر بھی یہ تکبیریں واجب ہوئیں کہ یوں (درمختار)

سوال ان تکبیرات کو کب سے کب تک پڑھے؟

جواب عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں کی عصر تک بعد ہر فرض نماز کے باواز بلند ایکبار پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ

سوال عورت بھی بلند آواز سے کہے یا نہیں؟

جواب نہیں۔ عورت آہستہ کہے (درمختار)

سوال بعد فرض نماز کے اگر کلام کرے یا اور کوئی بات جو منافی نماز ہے۔ تب بھی تکبیر پڑھے یا نہیں

جواب سلام نماز کے متصل ہی یہ تکبیر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی فعل بھی ایسا سرزد ہو کہ جو مانع ہو بنائے نماز کا تو پھر یہ تکبیریں ساقط ہو جاتی ہیں (درمختار)

سوال اگر کوئی ایام تشریق کی نمازیں غیر ایام تشریق میں قضا کرے تو تکبیریں کہے یا نہیں؟

جواب نہیں کہے۔ اسیطرح اگر غیر ایام تشریق کی نمازیں ایام تشریق میں پڑھے تو بھی نہ کہے ہاں اگر انہی دنوں اور اسی سال کی نمازیں قضا کرے تو البتہ تکبیریں بھی کہے۔ (درمختار)

باب مسافر کی نماز کے بیان میں

سوال مسافر کسکو کہتے ہیں؟

جواب مسافر ہر چلنے والے کو کہتے ہیں۔ مگر شریعت کے اندر مسافر وہ ہے جسکے سفر کی مسافت تین دن سے کم نہو۔ اس مسافت میں صبح سے شام تک چلنے کی شرط نہیں ہے بلکہ صبح سے زوال تک کا چلنا معتبر ہے۔ جو شخص اتنی مسافت طے کرنے کا ارادہ کر کے شہر سے باہر ہو جاوے۔ اسکے لیے احکام بدلجاتے ہیں

سوال وہ کیا احکام ہیں جو مسافر کے لیے بدلجاتے ہیں؟

جواب نماز کا قصر ہو جانا۔ یعنی بجائے چار رکعت کے ایسا مسافر دو رکعت پڑھیگا۔ روزہ نہ رکھنے کا مباح ہو جانا۔ موزوں کے مسح کی مدت کا تین دن تک بڑھ جانا۔ جمعہ عیدین قربانی کے وجوب کا ساقط ہو جانا وغیرہ (عالمگیری)

سوال یہ مسافت کہ جو مسافر سے تبدیل احکام کرتی ہے کونسی چال کی معتبر ہے؟

جواب اوسط چال کی معتبر ہے۔ اور وہ چال اونٹ اور پیادہ چلنے والوں کی چال ہے اور وہ بھی ان دنوں کے اندر کہ جو سال میں سب سے چھوٹے دن ہوں (عالمگیری)

سوال اس حساب سے کوس اور میل کسقدر ہوتے ہیں؟

جواب کوس اور میل معتبر نہیں (عالمگیری)

سوال ایک شہر کے اگر دو راستے ہوں ایک سے تو تین دن کی مسافت ہو اور دوسرے راستے سے دو دن کی تو کیسے

جواب جس رستہ سے مسافر چلے گا۔ اُسی رستہ کا حکم اُسپر جاری ہوگا۔ اگر تین دن کے رستے سے چلیگا تو رستہ میں نماز میں قصر سے پڑھتا جائیگا۔ اور اگر دو دن کے رستہ سے جائیگا تو قصر نہیں کریگا۔ (عالمگیری)

سوال ایک شہر کی مسافت عادت کے موافق تین دن کی چال کی ہے مگر سواری وغیرہ کے ذریعہ سے جلدی طے ہوتی ہے اسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب جب مسافت عادت کے بموجب تین دن کی چال کی ہو تو جو اس مسافت کو طے کریگا وہی مسافر شرعی ہے خواہ ریل ہی کی سواری کا سوا کیوں نہ ہو (عالمگیری)

سوال مسافر پر رخصت کا حکم کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب جب اپنے شہر کی عمارت کو پیچھے چھوڑے اُس وقت سے اُسپر حکم رخصت ہو اور جبتک اپنے وطن کی آبادی میں داخل ہو اُسوقت تک حکم رخصت رہے گا۔ (درمختار۔ عالمگیری)

سوال وطن کے قسم کا ہوتا ہے؟

جواب دو قسم کا۔ ایک وطن اصلی۔ دوسرا وطن اقامت +

سوال وطن اصلی کسکو کہتے ہیں اور وطن اقامت کسکو؟

جواب وطن اصلی وہ ہے جو اسکی اور اُسکے اہل کی بود و باش کی جگہ ہے۔ اور وطن اقامت وہ ہی جہان پندرہ دن یا زیادہ دن ٹھیرنے کی نیت کرے۔ (درمختار)

سوال ایک شخص کا وطن اصلی پہلے اور تھا اور پھر دوسری جگہ اُس نے بود و باش اختیار کرلی اس حالت میں کونسا وطن اصلی شمار ہوگا؟

جواب اگر پہلے وطن سے بالکل انقطاع ہوگیا ہو تو اب یہ وطن اصلی ہے۔ اس وطن نے اُس وطن کو باطل کر دیا اور اگر پہلے وطن سے بھی کچھ تعلق ہے گو بود و باش نہ ہو مثلاً وہاں زمین ہے یا مکان وغیرہ تو دونوں وطن اصلی شمار ہونگے۔ جب وہاں جائیگا گو یہ جانا ایک دو روز ہی کو ہو مقیم ہوجائیگا اور جب یہاں آئیگا تب بھی مقیم ہوگا (عالمگیری)

سوال مسافر کے لیے کیا کیا شرطیں ہیں جنکی وجہ سے وہ مقیم ہوکر حکم رخصت اُسپر سے اُٹھ جاتا ہے؟

جواب پانچ شرطیں ہیں۔ ایک تو مسافر چلنا موقوف کرے۔ اگر مسافر نیت تو اقامت کی کرے اور چلنا موقوف نہ کرے تو مقیم نہوگا۔ دوسرے جہاں نیت اقامت کی کی ہو وہ جگہ لائق ٹھیرنے کے ہو۔ اگر جنگل میں

یا دریا یا جزیرے میں اقامت کی نیت کرے گا تو مقیم نہو گا۔ تیسرے نیت اقامت کی ایک ہی جگہ کی ہو۔ اگر دو چار جگہ نیت اقامت کی کریگا تو مقیم نہو گا۔ چوتھے پندرہ دن یا زیادہ کے ٹھیرنے کی نیت کرے اگر اس سے کم کی نیت کریگا تو مقیم نہو گا۔ پانچویں رائے میں مستقل ہو۔ اگر نوکر یا غلام یا عورت بلا دریافت اپنے آقا یا مالک یا خاوند کے نیت اقامت کی کرینگے تو مقیم نہونگے۔ (درمختار وغیرہ)

سوال ایک شخص نے پندرہ دن کی نیت اقامت کی نہیں کی مگر یہ نیت کی کہ فلاں قافلے کے ساتھ جاؤنگا یا فلاں جہاز میں۔ اور اس قافلے یا جہاز کا جانا بعد پندرہ دن کے معلوم ہے تو یہ شخص مقیم ہے یا مسافر؟

جواب یہ شخص حکماً مقیم ہے۔ اسکو پوری نماز ادا کرنی پڑے گی۔ (درمختار)

سوال ایک شخص مکہ معظمہ میں اول عشرہ ذی الحجہ کو پہنچا اور نیت اقامت پندرہ دن کی کر لی۔ آیا اس نیت سے مقیم ہوگا یا نہیں؟

جواب مقیم نہیں ہوگا۔ کیونکہ پندرہ دن جو اقامت میں شرط ہیں وہ عرفات کے جانیکے سبب سے پورے نہ ہونگے اور عرفات میں جانا ضروری ہے۔ لہذا سفر ہی کا حکم رہیگا۔ (عالمگیری)

سوال ایک نے تین دن کی منزل کا قصد کیا راستہ میں دو دن کی منزل کے بعد وطن اصلی کو لوٹ آیا اس پر کیا حکم ہے؟

جواب اس شخص پر اسوقت تک سفر کا حکم تھا جبتک اس نے لوٹنے کا قصد نہیں کیا تھا اور جس وقت لوٹنے کا قصد کیا اسیوقت سے رخصت کے احکام ساقط ہوگئے۔ ہاں اگر تین منزل طے کر چکنے کے بعد لوٹتا تو پھر مسافر تھا۔ (عالمگیری)

سوال حکام اپنے علاقے میں جو دورہ کیا کرتے ہیں۔ انکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب اگر دورہ مسافت شرعی کی مقدار کا ہو تو نمازیں قصر پڑھیں۔ ورنہ پوری ادا کریں یہ نہیں کہ علاقہ حکام کے حق میں ایک شہر کا حکم رکھتا ہے۔ (درمختار)

سوال اگر کوئی ملزم کی گرفتاری کو نکلے یا اور کسی کام کے لیے۔ مگر یہ نہیں معلوم کہ ملزم کہاں گرفتار ہوگا۔ یا کام کس جگہ بنے گا۔ یہ شخص رستہ میں نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب یہ شخص اول گمان غالب پر عمل کرے۔ اگر تین دن کی منزل پر ملزم کے ملجانیکا یا کام بن جانے کا یقین ہے تو نماز قصر پڑھے۔ اور اگر شروع سفر میں اس تعین کے ساتھ نہیں ہے تو گو ساری دنیا میں پھر آوے تب بھی

مقیم ہی کے حکم میں ہے ہر جگہ پوری نماز ادا کرے گا۔ (عالمگیری)

سوال عورت حائضہ اور لڑکا نابالغ اور کافر۔ یہ تینوں تین دن کی مسافت کے مسافر ہوئے دوسری منزل پر عورت حیض سے پاک ہوئی۔ اور لڑکا بالغ ہوا۔ اور کافر مسلمان۔ اب تینوں نماز اس تیسری منزل سے قصر پڑھیں یا پوری؟

جواب عورت اور لڑکا پوری نماز پڑھینگے۔ اور کافر قصر۔ اسلیے کہ عورت اور لڑکا بوجہ عذر آسمانی کے سفر کی ابتدا میں ادائے نماز کے اہل نہ تھے۔ اور کافر ابتدائے سفر میں بوجہ عذر اختیاری کے اہل تھا اسلیے کافر کے حق میں سفر اول منزل سے معتبر ہوا۔ اور عورت اور لڑکے کے حق میں دوسری منزل سے (در مختار)

سوال اگر مسافر دو فرض کی جگہ چار پڑھے تو کیسا ہے؟

جواب اگر بھولکر پڑھے تو اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ دو فرض ہوجائینگے ۔ دو نفل اور اگر قصداً پڑھے گا تو گنہگار مستحق نار ہوگا۔ (غایۃ الاوطار)

سوال مسافر چار رکعت والے فرضوں کو ہی قصر سے پڑھے یا تین رکعت والے فرض کو بھی؟

جواب صرف چار رکعت والے فرض کو ہی قصر پڑھیگا۔ اور باقی سب فرض نمازیں جیسی ہیں ویسی ہی ادا کریگا۔

سوال سُنتیں بھی قصر پڑھی جائینگی یا نہیں؟

جواب ہرگز نہیں۔ ہاں اگر اطمینان نہو تو سفر میں ترک کر دینے کا مضائقہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال مسافر کو چلتی ریل یا کشتی میں اشارہ سے نماز پڑھنا کیسا؟

جواب اگر مسافر کو رکوع اور سجود پر قدرت ہی تو بالاتفاق نماز اشارہ سے جائز نہیں اسیطرح اگر قیام پر قدرت ہے اور پھر بیٹھکر پڑھے۔ تب بھی ناجائز۔ برخلاف اور سواریوں کے کہ ان پر نفلی بھی نماز پڑھنا مشروع ہے۔ یہاں تک کہ اگر گھوڑے یا اونٹ کے زین یا پالان پر سجدہ کرے تو ناجائز ہے (عالمگیری)

سوال اگر کشتی ٹھیری ہوئی ہو تو اسپر نماز پڑھنا مسافر کو کیسا؟

جواب اگر بندھی ہوئی ہو یا زمین پر ہو تو درست ہی۔ مگر بیٹھکر فرض پڑھنا بلا عذر صحیح نہیں اور اگر زمین پر ٹھیری ہوئی نہیں ہے اور باہر نماز پڑھنا ممکن بھی ہے تو درست نہیں۔ اور یہی حکم کشتی میں نماز پڑھنے کا مقیم کے لیے ہے (عالمگیری)

سوال مسافر امام ہو اور مقتدی مقیم۔ تو یہ دونوں اپنی نماز کیسے پڑھیں؟

جواب مسافر امام اپنی دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دے اور مقیم مقتدی سلام نہ پھیرے بلکہ دو اور پڑھے مگر ان دو رکعتوں میں مقیم مقتدی قرأت نہ پڑھے۔ مقدار قرأت خاموش کھڑا رہے۔ (عالمگیری)

سوال جیسے وقتی نمازمیں اقتدا مقیم نے مسافر کا کرلیا کیا ویسے ہی قضا نمازمیں بھی کرے؟

جواب ہاں کرلے مقیم کو بعد وقت کے بھی مسافر کا اقتدا درست ہے برخلاف مسافر کے کہ اُس کو مقیم امام کا اقتدا بعد وقت کے جائز نہیں جیسا کہ باب الامامۃ میں ذکر کیا۔

سوال اسکی وجہ نہیں معلوم کہ وقت کے اندر تو مسافر کیوں اقتدا مقیم کا کرلے اور بعد وقت کے کیوں نہیں کرلے؟

جواب اسکی وجہ یہ ہے کہ مسافر کے فرض وقت کے اندر باتباع امام پورے چار ہو جاتے ہیں اور بعد وقت کے یہ حکم نہیں ہے۔ اب اگر وقت کے بعد امام کے پیچھے نماز پڑھیگا تو فرض پڑھنے والے کا اقتدا غیر فرض پڑھنے والے کے پیچھے ہوگا۔ اور یہ ناجائز ہے یعنی مقیم امام پر بیچ کا قعدہ واجب ہے اور مقتدی مسافر پر فرض۔ اسیطرح پچھلے دوگانہ میں مقیم امام پر قرأت سنت ہے اور مقتدی مسافر پر فرض۔ غرض ظہر اور عصر اور عشا میں مسافر کو قضا نمازوں میں مقیم کا اقتدا صحیح نہیں۔ ہاں مغرب اور فجر میں درست ہے۔ (درمختار)

سوال اگر مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے دوسری رکعت میں آکر شریک ہوا تو بقیہ نماز کسطرح ادا کرے؟

جواب ایک رکعت تو امام مسافر کے ساتھ ہو ہی چکی۔ اب تین رکعت بعد سلام امام مسافر کے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں کہ جو واقعہ میں دوسری ہے قرأت نہ پڑھے۔ مقدار قرأت خاموش کھڑا رہے پھر رکوع سجود کرکے قعدہ کرے۔ بعد قعدہ کے پھر دوسری رکعت میں کہ جو واقعہ میں تیسری ہے کچھ نہ پڑھے۔ اس رکعت کے ختم کے بعد قعدہ نہ کرے۔ سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اب تیسری رکعت میں کہ جو واقعہ میں چوتھی ہے سبحانک اللھم اور الحمد اور سورۃ سب پڑھے۔ اسلئے کہ اس رکعت میں مسبوق ہے اور اُن دونوں میں مثل لاحق کے۔ (عالمگیری و درمختار)

سوال اگر مقیم مقتدی نے مسافر امام کی اقتدا قعدہ میں کرے تو بقیہ نماز مقتدی مقیم کسطرح ادا کرے؟

جواب چاروں رکعتیں جیسی کہ ہیں ویسی ہی ادا کرے۔ مسافر کو مستحب ہے کہ قبل نماز کے یا بعد نماز کے کہدے کہ میں مسافر ہوں تم اپنی نماز پوری پڑھو (درمختار۔ عالمگیری)

سوال مسافر کو سفر کو نسے دن بہتر ہے؟

جواب پنجشنبہ اور شنبہ کی صبح کو۔ اکثر روحی فداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پنجشنبہ کو سفر فرمایا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم)

باب مریض کی نماز کے بیان میں

سوال کیسا بیمار نماز بیٹھکر پڑھے؟

جواب وہ بیمار کہ جو عاجز ہے کھڑے ہونیسے۔ اور عجز کے معنی حسب فقہاء کا فتوے ہی یہ ہیں کہ بیمار کو کھڑے ہونیسے ضرر ہوتا ہو خواہ ضرر حقیقی ہو جیسے درد کا زیادہ ہونا یا پیپ کا بہنا۔ یا ضرر حکمی ہو جیسے خوف زیادتی مرض یا تاخیر صحت مرض۔ (درمختار وغیرہ)

سوال ایک شخص سارے قیام پر تو قادر نہیں مگر تھوڑے قیام پر قادر ہی اُسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب یہ شخص جسقدر قیام پر قدرت رکھتا ہی اُسیقدر قیام کرنا اُسپر واجب ہے اگرچہ تکبیر تحریمہ اور ایک آیۃ ہی کی مقدار ہو اور لاٹھی یا دیوار یا آدمی کے سہارے سے ہی ہو۔ جائے غور ہی کہ جب قیام اس مقدار کا بھی درکار ہے تو ذراسے عذر کے ساتھ بیٹھکر نماز کس طرح جائز ہوجائیگی۔ اس مسئلہ کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ لوگ اس سے غافل ہیں۔ (عالمگیری۔ غایۃ الاوطار)

سوال ایک شخص قیام تو کرسکتا ہی مگر رکوع اور سجود سے عاجز ہے وہ کس طرح نماز ادا کرے؟

جواب یہ شخص اگر رکوع اور سجدہ دونوں سے عاجز ہے تو کھڑے ہونیسے اُسکو بیٹھکر اشارہ سے نماز پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار)

سوال ایک شخص سیدھا بیٹھکر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں اگر دیوار یا آدمی وغیرہ کا سہارا لگجائے تو بیٹھکر پڑھ سکتا ہی یہ شخص کسطرح نماز پڑھے؟

جواب یہ شخص اگر سہارے سے نماز پڑھ سکتا ہی تو پھر لیٹ کر پڑھنا اسکو جائز نہیں سہارے سے ہی پڑھے (عالمگیری)

سوال ایک شخص نہ قیام پر قادر ہی نہ رکوع اور سجود پر۔ مگر صرف بیٹھنے پر قادر ہے۔ یہ شخص کس طرح نماز پڑھے؟

جواب یہ شخص بیٹھکر سر کے اشارہ سے نماز ادا کرے مگر رکوع سے سجدہ کے لیے زیادہ جھکے

اگر رکوع اور سجدہ کے جھکنے میں فرق نہ کریگا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال اگر بیمار یا حاملہ عورت سجدہ کیلئے کوئی چیز آگے رکھ لے تو درست ہے یا نہیں؟

جواب درست ہے بشرطیکہ وہ چیز زمین پر ہو۔ اگر کسی کے ہاتھ پر ہوگی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

سوال اگر کسی کی پیشانی میں زخم ہو اور ناک پر نہیں تو یہ شخص سجدہ کرنیکے حق میں عاجز ہے یا نہیں؟

جواب عاجز نہیں ہے۔ اس شخص پر واجب ہے کہ ناک پر ہی سجدہ کرے اگر ناک پر سجدہ نہ کریگا اور اشارہ سے سجدہ کریگا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال لیٹ کر نماز پڑھنا کس حالت میں جائز ہے؟

جواب جس وقت سہارے سے بیٹھنے پر بھی قادر نہو۔ (عالمگیری)

سوال لیٹ کر مریض کسطرح نماز ادا کرے؟

جواب چت لیٹ کر اپنے پاؤں قبلہ کیطرف کرے مگر کھڑے رکھے۔ اسلیئے کہ پاؤں پھیلانا قبلہ کیطرف مکروہ ہے اور اپنے سر کو تکیہ وغیرہ سے ابھارے تاکہ مشابہ ہو جائے بیٹھنے والوں کے پھر سر کے اشارہ سے رکوع اور سجود کرے۔ اور اگر چت نہ لیٹا جائے تو داہنے پہلو سے لیٹ کر نماز پڑھے۔ اور اگر ایسے بھی نہ پڑھ سکے تو بائیں پہلو سے۔ مگر چارپائی کو پھروا لے۔ تاکہ منہ قبلہ کیطرف ہو۔ (درمختار)

سوال اگر کوئی منہ کا پھیرنے والا قبلہ کیطرف موجود نہو تو کیا کیا جائے؟

جواب جدھر منہ ہو اشارہ سے نماز ادا کرے۔ اصل یہ ہے کہ جب عذر[1] سے ارکان ساقط ہوگئے تو شرائط بطریق اولے ساقط ہو جائینگی سوائے وقت کے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اگر کوئی سر کے اشارہ سے بھی نماز نہ پڑھ سکے تو کیا کرے؟

جواب اس مریض سے نماز ساقط ہے۔ پھر جب اسکے مرض کو تخفیف ہو جائے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس مریض پر ایسی حالت کا زمانہ کسقدر گزرا۔ اگر ایک رات دن یا اس سے کم گزرا تو پانچ نمازیں یہ مریض قضا کرے اور اگر زمانہ اس مرض کا ایک رات دن سے زیادہ گزرا تو

---

[1] یہ عذر اسیوقت ہے جب کوئی چارپائی کا پھیرنے والا موجود نہو اور اگر آدمی موجود ہوں اور مریض ان سے چارپائی پھیر کو نہ کہے اور بے استقبال قبلہ نماز ادا کرے تو اسکی نماز ادا نہ ہوگی سہیلی اور شرائط اور ارکان کی نسبت

پھر بصورت تخفیف مرض قضا بھی نہیں۔ اور یہی حکم اُس بیہوشی کا ہی جس کی بیہوشی بیماری کی ہو یا خوف سے۔ اگر نشہ وغیرہ سے ہوگی تو خواہ کتنی ہی نمازیں کیوں نہ ہوں سب کی قضا واجب ہوگی مثل سونے والے کے (درمختار۔ عالمگیری)

سوال ایک مریض بیہوش تو رہتا ہی مگر کبھی کبھی اُسکو ہوش بھی ہوجاتا ہی اُسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب اگر یہ افاقہ وقت مقررہ پر ہوتا ہی مثلاً دن رات بیہوش رہتا ہے مگر صبح کے وقت ہوش میں آجاتا ہے تو نمازوں کی قضا ہے۔ اور اگر وقت معین نہیں ہی تو قضا نہیں ہے (درمختار)

سوال اگر مریض قرأت اور تسبیح اور تشہد پڑھنے سے بھی عاجز ہو تو کیا کرے؟

جواب حتی الامکان ادا کرے ورنہ ترک کردے۔ (عالمگیری)

سوال اگر مریض رکعتوں یا سجدوں کے شمار کو یاد نہ رکھ سکتا ہو تو کیا کرے؟

جواب کسی دوسرے آدمی کو نماز پڑھنے کے وقت اپنے پاس بٹھاے تاکہ وہ اُسکو بتلاتا جاے اور یہ بتلانا وہ تعلیم نہیں ہی جس سے نماز میں فساد لازم آئے بلکہ یہ یاددہانی ہے۔ (غایۃ الاوطار)

باب جنازہ کے بیان میں اور جو اُس سے متعلق ہے

سوال جاں کنی کی علامت کیا ہے؟

جواب پاؤں کا سُست ہوجانا اسطرح کہ کھڑے نہو سکیں۔ خصیوں کی کھال کا کھنچ جانا۔ ناک کا ٹیڑھا ہوجانا۔ دونوں کنپٹی کا بیٹھ جانا۔ مُنہ کی کھال کا اس طرح تن جانا کہ اسمیں نرمی نہ رہے (عالمگیری)

سوال جب یہ علامتیں ظاہر ہوجائیں اُسوقت اقربا میت کو کیا کیا فعل کرنے چاہئیں جو سنت اور مستحب

جواب اول اُسکے مُنہ کو قبلہ کیطرف پھیردیں کہ یہ سنت ہی۔ دوسرے غرغرہ سے پہلے اُسکے پاس پکارکر شہادتین تلقین کریں یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھیں یا صرف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اُس سے یہ نہ کہیں کہ تو پڑھ اسلیے کہ خوف ہی کہ مبادا وہ جھڑک نہ دے اور جب شہادتین ایک بار کہہ دے تو پھر تلقین نہ کریں۔ ہاں اگر وہ کوئی کلام کرے تو پھر تلقین کریں تاکہ اخیر کلمہ زبان پر شہادتین ہو اور یہ تلقین بالاجماع مستحب ہی۔ تیسرے سورہ یٰسین اور سورہ رعد اُسکے روبرو پڑھیں کہ یہ بھی مستحب ہی چوتھے خوشبو اُسکے پاس رکھیں۔ (درمختار)

سوال جاں کنی کے وقت اگر کوئی توبہ اپنے گناہوں سے کرے تو مقبول ہے یا نہیں؟ (عالمگیری)

جواب بیشک گناہوں کی توبہ مقبول ہے مگر کفر کی توبہ مقبول نہیں اُس وقت کافر مسلم نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری)

سوال یہ باتیں جو جاں کنی کے وقت کی تبلائیں اب یہ تبلائیے کہ جب دم نکلجائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب پہلے اُسکے جبڑے ایک چوڑی پٹی سے باندہیں۔ اور اُسکے سر پر گرہ دیدیں پھر آنکھیں بند کریں۔ نہایت نرمی اور آسانی سے۔ آنکھیں بند کرنیوالا یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَھِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَائِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ۔ اِسکے بعد ہر ایک جوڑ اور بند ڈھیلا کرے اس طرح کہ پہلے دونوں بائیں اُکی بازو کیطرف لیجائے اور پھر پاؤں کیطرف پھیلائے۔ پھر اُسکے ہاتھوں کی انگلیاں ہتیلیوں کی طرف موڑ کر سیدھی کر دے۔ پھر پنڈلیوں کو رانوں کیطرف موڑ کر سیدھا کرے اور جن کپڑوں میں وہ مرا ہو وہ اُتار لیں اور ایک کپڑے سے تمام بدن ڈھک دیں اور اُسکے پیٹ پر لوہا یا مٹی کا بڑا ڈلا رکھدیں تاکہ پھولے نہیں پھر اُسکے فرض کے ادا کرنے میں جلدی کریں۔ (عالمگیری)

سوال اگر معاذ اللہ کسی سے بوقت تلقین کلمات کفریہ سرزد ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب اُس وقت کے کلمات کا کچھ اعتبار نہیں۔ اُسکے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو مسلمانوں کے مُردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ (عالمگیری)

سوال حیض و نفاس والی عورت یا جُنبی کا بیٹھنا موت کیوقت مردے کے پاس جائز ہے یا نہیں؟

جواب جائز ہے۔ مگر نیک اور صالح لوگوں کا اُسوقت بیٹھنا بہتر ہے (عالمگیری)

سوال اور اگر کوئی عورت مرے اور اُسکا بچہ پیٹ میں تڑپتا ہو تو اُسوقت کیا کیا جائے؟

جواب پیٹ چاک کرکے نکال لیا جائے۔ (عالمگیری)

سوال مُردے کے غسل کی ترکیب بطریق مسنون مفصل بیان کیجیے؟

جواب جب ارادہ غسل کا کریں تو پہلے اُس تخت کو کہ جسپر غسل دینا منظور ہے میت کے رکھنے سے پہلے بعدد طاق یعنی تین یا پانچ یا سات مرتبہ لوبان وغیرہ کی خوشبو سے دھونی دیں اس طرح کہ تختے کے گرد اس خوشبو کی چیز کو پھرادیں پھر مُردہ کو لٹادیں جس طرح آسان ہو۔ خواہ قبلہ کی طرف منہ کرکے جیساکہ حالت مرض میں اشارہ سے نماز پڑھانیکے لیے لٹاتے ہیں خواہ شمالاً

اور جیسا کہ قبر میں دستور ہے اُس جگہ پردہ بھی کر لینا مستحب ہے۔ تاکہ سوائے غسل دینے والے اور اُسکے۔ مددگار کے کوئی نہ دیکھے۔ پھر ناف سے گھٹنے تک کسی کپڑے سے ڈھک کر پہلے استنجا کراویں طریقہ استنجا کرانیکا یہ ہی کہ غسل دینے والا اپنے دونوں ہاتھوں کو کپڑے سے لپیٹ لے۔ پھر نجاست کے مقام کو دھووے۔ کپڑا یوں لپیٹا جاتا ہے کہ جس طرح ستر کو دیکھنا حرام ہی اُسیطرح بے حجاب چھونا بھی حرام ہی۔ مرد مرد کی ران اور عورت عورت کی ران کو بھی بے حجاب نہ دیکھے کہ یہ بھی ستر غلیظ میں داخل ہی۔ پھر سنّت پر لٹانے کے بعد مُردہ کو اول وضو کرائیں۔ شروع مردہ کے وضو کا ہاتھوں سے ہوگا۔ بلکہ منہ اور ناک سے ہوگا۔ اسطرح کہ بجائے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے غاسل ایک کپڑا اپنی انگلی پر لپیٹ کر مُردہ کے منہ میں داخل کرے اور اُسکے دانتوں اور لبوں اور مسوڑوں اور تالو کو صاف کرے اور اُسکے نتھنوں میں بھی انگلی داخل کرکے صاف کرے۔ پھر منہ پر پانی ڈالکر دھووے۔ پھر مسح سر کرے۔ یہ مردہ کا وضو ہوا۔ پھر غسل شروع کریں۔ اس طرح پر کہ اول اُسکے سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو گلخیرو یا صابون یا ملتانی مٹی سے دھوویں۔ اور اگر بال نہوں تو نہ دھویا جائے۔ اور یہ پانی وہ ہو کہ جس میں بیری کے پتے جوش دیئے گئے ہوں اور اگر بیری کے پتے نہ ملیں تو خالص پانی سے ہی کافی ہی۔ مگر گرم پانی سے غسل دینا ہمارے یہاں افضل ہی۔ پھر بائیں کروٹ پر مردہ کو لٹاویں تاکہ پانی اول اُسکے دائیں طرف پر پڑے۔ پھر نہلاویں۔ یہاں تک کہ پانی بدن کے اُس حصہ پر پہنچے جو تختہ سے ملا ہوا ہی۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر اُسیطرح پانی ڈالا جائے۔ پھر مردہ کو سہارے کے ساتھ بٹھلاویں اور اُسکے پیٹ کو نرمی سے سُونتیں۔ اگر کچھ نجاست نکلے تو دھوڈالیں غسل اور وضو کا اعادہ نہ کریں۔ پھر بٹھانیکے بعد اُسکو بائیں کروٹ پر لٹاکر غسل دیں۔ اور یہ غسل تیسری مرتبہ کا ہی۔ تاکہ عدد مسنون حاصل ہوجائیں۔ پھر لٹانے کے بعد تین مرتبہ پانی بہائیں۔ اس طرح کہ اول داہنے پہلو پر پھر بائیں پہلو پر پھر دائیں پر۔ پھر کسی پاک کپڑے سے بدن کو خشک کریں۔ اور بغیر کنگھی کے اُسکی ڈاڑھی اور سر میں عطر ملیں کہ یہ مستحب ہے اور کافور اُسکے سجدہ کے مقامات یعنی پیشانی ناک دونوں ہتیلیوں۔ دونوں گھٹنے دونوں پاؤں پر ملا جائے۔ اس ترکیب غسل کو یاد رکھنا چاہیئے۔ (عالمگیری۔ درمختار۔ کبیری)

سوال کیا بچوں کو بھی وضو کراویں؟

جواب ہاں انکو بھی وضو کراویں اسلیئے کہ وضو غسل میت کی سنت ہی۔ (شامی)

سوال کیا عورت اور بچوں کو بھی اسی ترکیب سے غسل دیا جائیگا؟

جواب ہاں غسل کی ترکیب سب کے لیے اسیطرح کی ہو۔ خواہ عورت ہو یا بچہ[1] ہو کہ جسکے پیدا ہونے کے وقت کوئی حرکت زندگی کی پائی گئی ہو۔ (عالمگیری)

سوال جو بچہ کہ پیٹ سے ہی مُردہ پیدا ہو اُسکے لیے غسل کا کیا حکم ہے؟

جواب اُسکو بھی غسل دیں اسیطرح مختار قول کے موافق۔ اور اُس بچہ کو بھی غسل دیں جسکے بعض اعضا ناتمام ہوں۔ اور حمل میں سے گر جائے۔ (عالمگیری)

سوال اگر مردہ کے بال اور ناخن بڑھ رہے ہوں تو تراش دیے جائیں یا نہیں؟

جواب تراشے نہ جائیں۔ اگرچہ زیر ناف اور بغل او بھوں کے ہی بال ہوں۔ اور اگر کاٹے جائیں یا ٹوٹا ہوا ناخن علٰحدہ کیا جائے تو مُردہ کے کفن میں ہی رکھدیئے جائیں (غایۃ الاوطار)

سوال مردہ کے کان ناک مُنہ وغیرہ کے سوراخوں میں روئی رکھنا کیسا ہے؟

جواب کچھ مضائقہ نہیں مگر پاخانہ اور پیشاب کے مقاموں پر نہ رکھیں۔ (غایۃ الاوطار)

سوال اگر کوئی پانی میں ڈوب کر مرے تو کیا اُسکو بھی غسل دیا جائے؟

جواب ہاں اسکو بھی غسل اسیطرح دیا جائے گا۔ اور اگر پانی سے نکالتے وقت بہ نیت غسل پانی میں ہلا لیں تو پھر دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں (عالمگیری)

سوال اگر کوئی مردہ ایسا سڑ گیا ہو کہ اُسکو چھو بھی نہیں سکتے تو کیا کریں؟

جواب ایسے مردہ پر صرف پانی ہی بہا دینا کافی ہے (عالمگیری)

سوال اگر کسی مردہ کا بدن نصف سے زیادہ مع سر کے ملے تو اُسکو بھی غسل اور کفن دیا جاوے یا نہیں؟

جواب ہاں دیا جائے اور نماز بھی پڑھی جائے۔ برخلاف اُسکے کہ جسکا نصف بدن بے سر کا ہو یا نصف بدن طول میں چرا ہوا ملے یا نرا سر ملے تو اُسکو غسل اور کفن نہ دیں نہ اُسپر نماز پڑھیں ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال خاوند اپنی بیوی کو بعد مرنیکے غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب ہرگز نہیں۔ اسلیے کہ ہمارے امام کے نزدیک مرد کو عورت کے مرنیکے بعد علاقہ

---

[1] ایسے بچہ کے حق میں اُسکی ماں اور دائی کی گواہی مقبول ہے ۱۲ (عالمگیری)

نہیں رہتا۔ برخلاف عورت کے کہ وہ خاوند کو نہلا دے گی۔ اسلیئے کہ اُسکا علاقہ ایام عدۃ تک قائم ہے بشرطیکہ عورت سے کوئی حرکت ایسی نہ ہوئی ہو کہ اگر وہ زندہ ہوتا تو اُسکے نکاح میں نہیں رہتی۔ مثلاً میت کے بیٹے کو یا باپ کو شہوت سے چھو لیا ہو وغیرہ۔ (عالمگیری)

سوال اگر مرد درمیان عورتوں کے یا عورت درمیان مردوں کے مرجائے تو کیا کیا جائے؟

جواب ایسی صورت میں تیمم کرایا جائے۔ مگر عورت کو عورت کا مرد محرم۔ اور مرد کو مرد کی محرم عورت تیمم کرادیں۔ اور اگر محرم بھی موجود نہ ہو تو اجنبی مرد یا عورت ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کے مُردہ کو تیمم کراوے۔ مرد عورت کی باہوں پر نظر پڑنیکے وقت اپنی آنکھ کو بند کرے مگر خاوند کو آنکھ بند نہ کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال اگر کوئی جہاز میں مرجائے تو کیا کیا جائے؟

جواب اُسکو غسل و کفن دے کر نماز پڑھیں اور کچھ بوجھ باندھکر دریا میں ڈالدیں۔ (عالمگیری)

سوال وہ کون شخص ہیں جنکو نہ غسل دیا جائے اور نہ اُنپر نماز پڑھی جائے؟

جواب ایک تو وہ ہے جو اپنے ماں باپ کو عمداً ہلاک کرے۔ دوسرے وہ ہیں جو امام سے باغی ہوجائے تیسرے وہ ہیں جو گلا گھونٹ کر لوگوں کو مارا کرتا ہو۔ چوتھے وہ ہیں جو راتوں کو ہتیار باندھکر غارتگری کرے۔ باغی اور گلا گھونٹ کر مارنیوالے اور لوٹنے والے پر یہ حکم اُسوقت ہی جبکہ امام سے لڑائی کے وقت مارے جائیں۔ اور اگر قبل گرفتاری اپنی موت سے مریں تو غسل اور نماز سب ہوگی۔ (شامی)

سوال نہلانے والا اگر جنبی ہو تو کیسا؟

جواب مکروہ ہے۔ اِسیطرح حیض و نفاس والی کا نہلانا بھی مکروہ ہے مگر بے وضو کا نہلانا بالاتفاق مکروہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال مُردہ کا نہلانا کسکے حق میں مستحب ہے؟

جواب جو سب سے زیادہ میت کا رشتہ دار ہو اور اگر وہ نہلانا نہ جانتا ہو تو ثقہ آدمی جو غسل اچھی طرح جانتا ہو نہلاوے نہلانے والا اگر کوئی بُری بات مُردہ کی مثل مُنہ سیاہ ہونے یا بدبو وغیرہ کے دیکھے تو کسی کے سامنے ذکر نہ کرے۔ مگر بدعتی کی حالت کا ذکر کرنا درست ہے تاکہ لوگ اس عقیدے سے توبہ کریں اور اگر اچھی بات مثل نور وغیرہ کے دیکھے تو لوگوں میں ذکر کرنا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

سوال نہلانے والے کو نہلانے پر اُجرت لینا جائز ہے یا ناجائز؟
جواب اگر کوئی اور بھی نہلانے والا اُس جگہ موجود ہو تو اُجرت لینا جائز ہے۔ ورنہ نہیں اور نہ لینا ہر طرح افضل ہے۔ (عالمگیری)
سوال لڑکوں کو اگر عورتیں نہلادیں یا لڑکیوں کو اگر مرد نہلادیں تو کیسا؟
جواب اگر لڑکا ایسا ہو جس کو عورتوں کی خواہش نہ ہوتی ہو تو عورتوں کو نہلانا درست ہے ورنہ نہیں اِسیطرح مردوں کو اُس لڑکی کا جسکو خواہش مردوں کی نہ ہوتی ہو نہلانا درست ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)
سوال ایک شخص کی بوجہ نہ ملنے پانی کے تیمم کراکر نماز پڑھادیگئی پھر پانی مل گیا۔ اب کیا کیا جائے؟
جواب پھر کرسے غسل دیکر نماز پڑھیں۔ (عالمگیری)
سوال کفن دینا کیسا ہے؟
جواب فرض کفایہ ہے۔ ایک کے دینے سے سب کے سر سے گناہ اُٹھ جائیگا۔ ورنہ سب گنہگار ہونگے (عالمگیری وغیرہ)
سوال اگر کسی محلہ میں ایک آدمی کو توفیق کفن دینے کی نہو تو کیا کیا جائے؟
جواب بیت المال میں سے دیا جائے اور اگر بیت المال نہو تو مسلمانوں سے سوال کرکے کفن دیا جائے اور اگر یہ بھی نہو تو گھاس میں لپیٹ کر دفن کردیا جائے۔ (عالمگیری)
سوال اگر ایک مردہ کے لیے چندہ کرکے کفن تجویز کیا پھر کچھ دام بچ رہے تو اُنکا کیا کیا جائے؟
جواب اگر بچے ہوئے دام معلوم ہوں کہ فلاں شخص کے ہیں تو اُس شخص کو واپس کردے ورنہ کسی دوسرے محتاج کے کفن میں صرف کرے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو خیرات کرے (عالمگیری)
سوال کفن میں سنت کے کپڑے ہیں؟
جواب مرد کے لیے تین کپڑے سنت ہیں۔ ایک تہ بند۔ دوسرے کفنی تیسرے چادر لپیٹنے کی جسکو پوٹ بھی کہتے ہیں۔ اور عورت کے لیے پانچ کپڑے۔ ایک تہ بند۔ دوسرے کفنی۔ تیسرے اوڑھنی۔ چوتھے سینہ بند۔ پانچویں چادر لپیٹنے کی۔ (عالمگیری)
سوال ہر ایک کپڑے کی شرح مفصل بیان کیجیے کہ کسقدر ہو؟
جواب تہ بند سر سے پاؤں تک کفنی گردن سے پاؤں تک۔ چادر سر سے پاؤں تک اِن تین کپڑوں میں تو مرد عورت دونوں برابر ہیں۔ اب عورت کے لیے وہ کپڑے جو زائد ہیں وہ یہ

ہیں۔ سینہ بند۔ کہ وہ چھاتیوں سے رانوں تک ہو اور اوڑھنی مقدار اسکی دو گز کی ہے (نہایۃ دو طار)

سوال اگر کسیکو کفن سنت میسر نہ ہو تو کس مقدار پر کفایت کرنا چاہیئے؟

جواب مرد کے لیے دو کپڑوں یعنی کفنی اور لپیٹنے کی چادر پر کفایت کرے اور عورت کے لیے تین کپڑوں یعنی کفنی اور لپیٹنے کی چادر اور اوڑھنی پر۔ (عالمگیری)

سوال عورت اور مرد کی کفنی میں کیا فرق ہے؟

جواب یہ فرق ہے کہ مرد کی کفنی کا گریبان مونڈھوں کیطرف ہوگا اور عورت کی کفنی کا سینہ کیطرف

سوال کفن ضرورت کس مقدار کا ہوتا ہے؟

جواب کفن ضرورت کی مقدار وہ ہے جو میسر ہو اُسکی کمتر مقدار وہ ہے جو سارے بدن پر آجائے

سوال بچوں کے لیے کفن دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب بہتر تو یہی ہے کہ بالغ کی طرح دیا جائے۔ اور اگر دو کپڑوں سے دیا جائے تو بھی اچھا ہے اور اگر ایک کپڑے سے دیا جائے تو بھی جائز ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال پیٹ سے مردہ بچہ پیدا ہو یا حمل سے گر پڑا ہو اُسکے لیے کفن کا کیا حکم ہے؟

جواب اُسکو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں۔ (درمختار)

سوال اگر مردہ کا کفن چوری گیا یا نعش کسیوجہ سے برآمد ہوئی اور کفن نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟

جواب پھر دوبارہ کفن دیا جائے۔ پھر اگر ایسا ہی معاملہ ہو تو جب تک بدن نہ بگڑے کفن دیئے چلے جائیں۔ اگرچہ مال اُسکا وارثوں میں بٹ گیا ہو۔ (درمختار)

سوال کفن کیسا ہونا چاہیئے؟

جواب سفید سب سے بہتر ہے مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی اور اگر عورتوں کا کفن ریشمی یا رنگین ہو تو بھی جائز ہے۔ اصل اس میں یہ ہے کہ جو کپڑا اُسکو زندگی میں پہننا درست ہے اُسیکا کفن بھی درست ہے

سوال کفن زیادہ قیمت کا ہونا چاہیئے یا کم کا؟

جواب مرد کو ایسا ہونا چاہیئے جس قیمت کے کپڑے وہ عید میں پہنا کرتا تھا اور عورت کو اس قیمت کا ہونا چاہیئے جس قیمت کے کپڑے وہ اپنے ماں باپ کے گھر پہنکر جایا کرتی تھی (عالمگیری)

سوال کفن پہنانے کی ترکیب ترتیب وار شرحاً بیان کیجیئے؟

جواب پہلے سب کپڑوں کو دھونی دے کر کے اول چادر پوٹ کی بچھائی جائے۔ پھر اُسپر دوسری چادر
جو تہ بند ہی بچھاویں۔ پھر قمیص یعنی کفنی جسکا گریبان مونڈھوں پر سے چاک ہو پہنا کر میت کو
لٹاویں اور اُسکا بایاں پلہ لپیٹ کر داہنا پلہ لپیٹیں۔ پھر پوٹ کی چادر اسی طرح یعنی اول بائیں طرف
پھر دائیں طرف مُردہ پر لپیٹیں تاکہ داہنی جانب بائیں جانب کے اوپر رہے اور عورت کو کفن دینے
کا طریقہ یوں ہے کہ اول ہی اوپر کی چادر۔ پھر تہ بند کی چادر بچھاویں جیسے کہ مرد کے لیے بیان کیا
پھر عورت میت کو وہ کفنی کہ جسکا گریبان سینہ پر سے چاک پہناویں۔ اور اُسکے بالوں کی دو زلفیں
کر کے سینہ پر کفنی کے اوپر رکھدیں اور اُسکے اوپر اُوڑھنی اوڑھاویں اس طرح کہ بال اس کے اوپر اور
چادروں کے نیچے اوڑھنی رہے۔ پھر تہ بند کی چادر اور پوٹ کی چادر کو لپیٹیں۔ جس طرح کہ ہمنے مرد
کے واسطے بیان کیا۔ پھر سب کے اوپر چھاتیوں پر سینہ بند باندھیں۔ (عالمگیری نہایۃ الاوطار)

سوال جنازہ کو جب قبرستان میں لیجائیں تو کسطرح چارپائی اُٹھائیں اور کسطرح لیجائیں؟

جواب جنازہ کے اُٹھانے میں دو چیزیں ہیں۔ ایک اصل سنت دوسرے کمال سنت۔ اصل سنت تو
یہ ہو کہ چار پایوں کو چار آدمی پکڑ کر دس دس قدم چلیں۔ اس اصل سنت کو سب ادا کر سکتے ہیں
اور کمال سنت یہ ہو کہ اُٹھانے والا۔ اول مردہ کے سرہانے کے داہنے پایہ کو پکڑے اور اپنے داہنے
پایہ کو پکڑے اور اپنے داہنے کاندھے پر رکھے۔ پھر اُسکی پائنتی کے داہنے پایہ کو اپنے داہنے کاندھے
پر رکھے۔ پھر مردہ کے سرہانے کے بائیں پایہ کو اپنے بائیں کاندھے پر رکھے۔ پھر اُسکی پائنتی
کے بائیں پایہ کو اپنے بائیں کاندھے پر رکھے۔ یہ کمال سنت سے ادا نہ ہوگی۔ دو شخصوں کا
جنازہ کو اُٹھانا لکڑیاں وغیرہ باندھکر مکروہ ہے۔ اسکا کچھ مضائقہ نہیں کہ چارپائی کے پایہ کو کاندھے
پر رکھے یا ہاتھ پر۔ مگر نصف کاندھے پر اور نصف گردن کی جڑ پر رکھنا مکروہ ہے اور لیچلنے میں جنازہ
کے جلدی کریں اور چلنے میں سرہانا چارپائی کا آگے کو رہے۔ (عالمگیری)

سوال بچوں کو کسطرح لیجائیں؟

جواب اگر بچہ شیرخوار ہو یا اس سے زیادہ عمر کا جب تک کہ اچھا بڑا نہ ہو اُسکو ہاتھوں پر
لیجائیں تو کچھ مضائقہ نہیں ورنہ چھوٹے کھٹولے پر یا چارپائی پر لیجائیں (نہایۃ الاوطار۔ عالمگیری)

سوال جو لوگ کہ جنازہ کے ہمراہ ہوں۔ اگر وہ جنازہ کے آگے یا دائیں بائیں چلیں تو کیسا؟

جواب تمام آدمیوں کا آگے جنازہ سے چلنا تو مکروہ ہے۔ ہاں اگر کچھ آگے جنازہ سے دور چلیں تو جائز ہے اگر داہیں بائیں جنازہ کے ہمراہ چلنا تا جائز ہے۔ افضل جنازہ کے پیچھے ہی چلنا ہے (عالمگیری)

سوال رشتہ دار یا پڑوسی یا اور کسی صالح یا عالم مشہور کے جنازہ کے ساتھ جانا کیسا ہے؟

جواب ثواب میں نوافل سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال اکثر لوگ بازاروں میں جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہوجایا کرتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب اگر اُسکے ساتھ جانے کا ارادہ ہو تو مضائقہ نہیں ورنہ بشاہت کفار ممنوع ہے۔ (شامی)

سوال جو لوگ کہ جنازہ کے ہمراہ ہوں اُنکو کلمۂ طیبہ رستہ میں پڑھنا کیسا؟

جواب پکار کر پڑھنا تو مکروہ ہے دلمیں اگر پڑھیں تو مضائقہ نہیں۔ بہتر خاموشی ہے۔ (عالمگیری)

سوال گورستان میں جنازہ کو زمین پر رکھنے سے پہلے آدمیوں کو بیٹھنا کیسا؟

جواب مکروہ ہے۔ بعد رکھنے کے درست ہے اور افضل یہ ہے کہ جبتک مٹی اُسپر نہ ڈالیں اُسوقت تک نہ بیٹھیں

سوال جنازہ کی نماز کیسی ہے؟

جواب فرض کفایہ ہے اور اسمیں شرط جماعت کی بھی نہیں ہے۔ یہانتک کہ اگر ایک آدمی بھی پڑھے گا تو فرضیت ساقط ہوجائے گی۔ (عالمگیری)

سوال جنازہ کی نماز کس شخص کی درست ہے۔؟

جواب جو مسلمان پیدا ہونیکے بعد مرے خواہ بچہ ہو یا بڑا۔ عورت ہو یا مرد۔ آزاد ہو یا غلام۔ نمازی ہو یا بے نمازی سوائے اُن لوگوں کے جن کا ذکر اوپر ہو چکا نہلانے کے بیان میں۔ (عالمگیری)

سوال اگر کسی مسلمان کو بغیر نہلائے اور نماز پڑھے دفن کردیا تو کیا کیا جائے؟

جواب اُسکی قبر پر بعد دفن کے نماز پڑھیں جبتک گلنے سڑنے کا یقین نہو۔ (عالمگیری)

سوال اگر کسی کی نماز غسل سے پہلے پڑھ لیجائے تو کیا کیا جائے؟

جواب بعد غسل کے دوبارہ پڑھی جائے اِسلیئے کہ غسل میت شرط نماز میت ہے الا بضرورت۔ (عالمگیری)

سوال جنازے کی نماز کون پڑھاوے؟

جواب اگر بادشاہ یا حاکم شہر موجود ہو تو اول اُن کو نماز جنازہ پڑھانا واجب ہے اور اگر یہ نہوں تو ولی اقرب پڑھا دے اور اگر ولی اقرب بھی نہو تو پھر امام محلہ اور سب امام محلہ بھی نہو اور ولی لائق نہ ہو تو باجازت ولی جو چاہے پڑھا دے

[illegible]

سوال اگر کوئی یہ وصیت کر جائے کہ میرے جنازے کی نماز فلاں پڑھائے تو یہ وصیت کیسی؟

جواب یہ وصیت باطل ہے اُسکے ورثا کو اختیار ہے جس سے چاہیں نماز اُسکی پڑھوا دیں۔ (عالمگیری)

سوال ماں کی ولایت بیٹے کو حاصل ہے یا باپ کو۔؟

جواب بیٹے کو۔ مگر بیٹے کو چاہیئے کہ باپ کو اپنی اجازت سے مقدم کرے اسلیے کہ باپ کے ہوتے ہوے بیٹے کو مقدم ہونا مکروہ ہے بشرطیکہ باپ لائق امامت ہو۔ (عالمگیری)

سوال جنازے کی نماز کا دوبارہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب مکروہ ہے۔ اسلیے کہ جنازے کی نماز کا ایک ہی دفعہ پڑھنا مشروع ہے (درمختار و عالمگیری)

سوال ولی اگر نماز میں شریک نہو اور بعد ہو چکنے نماز کے آیا تو اُسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب ولی اپنے حق کے سبب سے اُس وقت تک دوبارہ پڑھ سکتا ہے جبتک پھٹ پھول جانے کا یقین نہ ہو بشرطیکہ نماز پڑھانے والا اس سے زیادہ ولایت کا حق نہ رکھتا ہو۔ اگرچہ اسقاط فرضیت تو پہلے ہو چکی یہ حکم خاص ولی کے حق کے لیے ہے۔ دوسرے کو بعد نماز ہو جانیکے درست نہیں۔ (غایۃ الاوطار)

سوال جنازے کی نماز کا وقت کیا ہے؟

جواب حضور جنازہ وقت ہے۔ (غایۃ الاوطار)

سوال جنازے کی نماز میں کیا کیا شرطیں ہیں۔؟

جواب اول تو وہی شرطیں ہیں جو اور نمازوں میں ہیں یعنی مسلمان ہونا حقیقی حکمی نجاست سے پاک ہونا ستر عورت۔ استقبال قبلہ۔ نیت۔ لیکن خاص شرطیں جو اسی نماز سے مخصوص ہیں وہ یہ ہیں میت کا سامنے موجود ہونا۔ میت کا زمین پر ہونا۔ اگر جنازہ غائب ہو یا سواری پر ہاتھوں پر ہو یا پیچھے ہو تو نماز درست نہیں۔ (درمختار۔ عالمگیری)

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی صحم کی نماز غائب پڑہائی اور آپ منع کرتے ہیں یہ کیونکر ہے؟

جواب یہ نماز حضورؐ کے خواص میں سے شمار کیگئی ہے۔ دوسروں کو ناجائز ہے۔ (درمختار۔ شامی)

سوال جنازے کی نماز میں کیا کیا رکن ہیں؟

جواب دو رکن ہیں ایک تو چار تکبیر کہ جو قائم مقام چار رکعتوں کے ہیں۔ دوسرے کھڑا ہونا اگر کوئی بلا عذر بیٹھکر جنازے کی نماز پڑھے تو درست نہیں۔ (غایۃ الاوطار)

سوال جنازے کی نماز میں واجب کیا ہے؟

جواب دعا کرنا میت کے لیے واجب ہے (درمختار)

سوال جنازے کی نماز میں سنت کیا کیا ہیں؟

جواب ثنا اور درود پڑھنا۔ (درمختار)

سوال مفسدات نماز جنازہ کیا کیا ہیں؟

جواب جو مفسدات اور نمازوں کے ہیں وہ ہی اسکے ہیں۔ سوائے عورت کی برابری کے کہ اس میں عورت کی برابری درست ہے۔ (عالمگیری)

سوال جنازے کی نماز کس طرح ادا کرے مفصل بیان کیجیے؟

جواب امام سینۂ میت کے مقابلے میں کھڑا ہو کر پہلے نیت کرے کہ میں اللہ کی عبادت کے لیے اس فرض کے ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں اور کعبہ کیطرف متوجہ ہوں۔ اگر مقتدی ہے تو اقتدا کی نیت کرے پھر امام تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ کہے۔ پھر پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اللہ اکبر بدون رفع یدین یعنی ہاتھ اٹھانے کے کہے اور پھر پڑھے وہ درود کہ جو فرض نماز کے قعدہ اخیر میں پڑھی جاتی ہے۔ پھر اسیطرح تکبیر کہکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔ پھر چوتھی تکبیر کہکر سلام پھیرے اس طرح کہ اول سلام سے دوسرا سلام آہستہ ہو۔ امام اور قوم سب اسیطرح نماز پڑھیں۔ امام تکبیریں تو بلند آواز سے کہیگا باقی آہستہ۔ (عالمگیری وغیرہ)

سوال اگر کسی کے یہ دعا یاد نہو تو کیا پڑھے؟

جواب یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور اگر یہ بھی یاد نہو تو جو چاہے دعا پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال کیا عورتوں کی نماز بھی اسیطرح پڑھی جائیگی؟

جواب ہاں اسیطرح پڑھی جائے گی۔ (درمختار وغیرہ)

سوال کیا بچوں کی نماز بھی اسیطرح پڑھی جائے گی؟

جواب ہاں اسیطرح پڑھی جائے گی صرف دعا اور پڑھی جائے گی۔

سوال وہ کیا دعا ہے؟

جواب تیسری تکبیر کے بعد اگر لڑکا نابالغ ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا اور اگر لڑکی نابالغہ ہو تو ضمیر مذکر امر تانیث کی بدل دے یعنی یوں کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً ۵

سوال ایک شخص جنازے کی جماعت میں حاضر ہوا اسوقت جبکہ امام ایک تکبیر کہہ چکا تھا تو اب یہ کسطرح نماز پڑھے

جواب یہ شخص اگر پہلے سے موجود تھا اور پھر کسی وجہ سے تکبیر تحریمہ میں شریک نہ ہوا اب تو بلا انتظار تکبیر شامل جماعت میں ملجائے اور اگر بعد میں آیا تو اب اسکو دوسری تکبیر کے کہنے تک امام کا انتظار کرنا چاہیے جب امام دوسری تکبیر کہے اسوقت تکبیر کہکر ملجائے اور جب امام نماز سے فارغ ہوا سوقت اس تکبیر کو کہے جیسے مسبوق اپنی بقیہ رکعت کو بعد فراغ نماز پڑھتا ہے۔ یہی حکم دوسری اور تیسری تکبیر کے بعد ہی ملنے کا ہے (کبیری۔ عالمگیری)

سوال اگر کوئی چوتھی تکبیر کے بعد حاضر ہو تو کیا کرے؟

جواب اگر امام نے ابھی سلام نہیں پھیرا ہے تو فوراً ملجائے اور جبتک جنازہ کو ہاتھوں پر اٹھائیں بیاۓ تکبیریں ادا کرے۔ دعائیں چھوڑ دے نماز ہوجائے گی۔ (عالمگیری)

سوال اگر امام دوسری یا تیسری تکبیر کے بعد بھولکر سلام پھیردے تو کیا کرے؟

جواب کچھ بھی نہ کرے اُسیطرح پڑھتا رہے۔ یہ سلام ایسا ہے جیسے کوئی نماز کے قعدۂ درمیانی میں سہواً سلام

سوال اکثر لوگ جنازے کی نمازیں جوتی نہیں اتارتے یہ کیا ہے؟

جواب اگر ان لوگوں کو اپنی جوتیوں کی طہارت کا یقین ہے تو مضائقہ نہیں ورنہ اتار کر پڑھنا چاہیے؛

سوال اگر بہت سے جنازے حاضر ہوں تو ایک ایک جنازہ کی علٰحدہ علٰحدہ نماز پڑھے یا سب کی ایک ہی نیت سے

جواب اسکو اختیار ہے خواہ ایک ایک کی علٰحدہ پڑھے خواہ سب کی ایک نیت سے ادا کرے (عالمگیری)

سوال اگر بہت سے جنازے آجائیں تو اُنکے رکھنے کی کیا ترکیب ہے؟

جواب خواہ طول میں صف کے طور پر یعنی ایک جنازہ کے پیروں میں دوسرا جنازہ اس طرح رکھیں خواہ یکے بعد دیگرے قبلہ کیطرف رکھیں مگر امام کے روبرو مرد کا جنازہ ہو گا۔ اگر عورتیں اور لڑکے ہی شامل ہوں ورنہ جو صالح تر ہو وہ امام کے سامنے ہو۔ (عالمگیری)

سوال اگر جنازوں میں مرد اور عورت اور لڑکے سب ہو ویں تو کس طرح جنازوں کو رکھیں؟

جواب پہلے امام کے سامنے مرد آزاد کا جنازہ اُسکے بعد لڑکوں کا جنازہ پھر عورتوں کا جنازہ رکھیں اور یہ قبلہ کی طرف کو رکھے جائینگے۔ برخلاف نمازمیں کی ترتیب صفوں کے۔ (عالمگیری)

سوال اس نماز میں ہی خلیفہ کرنا درست ہی یا نہیں؟

جواب ہاں درست ہی۔ (عالمگیری)

سوال مسجدوں میں نماز جنازہ کی پڑھنی کیسی؟

جواب مطلقاً مکروہ ہی۔ مگر بعذر بارش مکروہ نہیں۔ (شامی۔ عالمگیری)

سوال ہمراہیان جنازہ کو کب تک ایس گھر کو نہ آنا چاہیے۔!

جواب جب تک نماز نہ ہوئے۔ اور بعد نماز کے دفن سے پہلے بغیر اجازت ولی کے نہ لوٹے اور بعد دفن کے بغیر اذن بھی لوٹ آنا جائز ہے (عالمگیری)

سوال یہ بھی بتلا دیجئے کہ مردہ کی قبر کس طرح کھودیں؟

جواب قبر طول میں آدمی کے قد کے برابر کھودی جائے اور چوڑائی میں بقدر نصف قد آدمی کے اور گہرائی میں آدمی کے سینے کے برابر اور قبر میں لحد کھودنا سنت ہی نہ شق۔ (عالمگیری)

سوال لحد کسکو کہتے ہیں اور شق کسکو؟

جواب لحد اُسکو کہتے ہیں کہ جو قبر پوری کھودنے کے بعد اُسکے اندر قبلہ کیطرف گڑھا کھودا جائے پٹے ہوئے مکان کی صورت اور شق اُسکو کہتے ہیں کہ جو مثل نہر کے ایک گڑھا قبر کے بیچ میں کھودا جائے اور اسکے دونوں طرف کچی اینٹیں یا اور کچھ لگادیں۔ (عالمگیری)

سوال لحد تو وہاں ہوسکتی ہی جہاں زمین سخت ہو اور جہاں زمین نرم ہو وہاں کیا کرے:

جواب وہاں شق ہی کھودنا چاہیے÷

سوال قبر میں مردہ کے نیچے چٹائی یا گدا وغیرہ بچھانا جائز ہے یا ناجائز۔؟

جواب ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال لکڑی یا لوہے کے صندوق میں میت کا رکھنا کیسا؟

جواب بلاضرورت مکروہ ہی۔ اور اگر ضرورت ہو تو اُسمیں بھی مردہ کے نیچے مٹی بچھادیں اور گرد اگرد کچی اینٹیں لگادیں۔ اور صندوق کی چھت میں بھی مٹی لیس دیں تاکہ لحد کی صورت ہو جائے [illegible]

لحد میں لگانا اس صورت سے کہ مردہ کے متصل ہو مکروہ ہے۔ (در مختار۔ عالمگیری)

سوال گھروں میں مردہ کو دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب نہیں چاہیئے کہ یہ طریقہ انبیا علیہم السلام کے لیے خاص ہے۔ (عالمگیری)

سوال مردہ کو قبر میں کس طرح اتاریں؟

جواب قبلہ کیطرف سے اتاریں اور اتارنیوالے قوی اور صالح ہوں۔ عورت کے اتارنے والے اسکے رشتہ دار محرم ہوں اور اگر وہ نہوں تو رشتہ دار غیر محرم اتاریں اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو اجنبی لوگ اسکو قبر میں اتاریں مگر پردہ ادھر سے کر لینا چاہیئے عورت کوئی قبر میں داخل نہو واسطے اتارنے کے۔ (عالمگیری)

سوال اتارنے والے اسوقت کیا پڑھیں؟

جواب یہ پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (در مختار و عالمگیری)

سوال مردہ کو لحد میں کس طرح رکھیں؟

جواب دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹاویں اور اسوقت تینوں گرہ کھولدی جائیں اسلیے کہ اب خطرہ کفن کے کھلجانے کا نہیں رہا۔ بعد کچی اینٹیں لحد کے منہ پر رکھی جائیں۔ اور ڈھیلوں یا ترگلی سے انکی درزوں کو بند کر دیا جائے پھر مٹی ڈالی جائے۔ اسیقدر جس قدر کہ قبر میں سے نکلے۔ اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے اسلیے کہ بجائے عمارت کے ہے۔ (نهایۃ الاوطار)

سوال مٹی کس طرف سے ڈالنا مستحب ہے؟

جواب سر کی طرف سے مٹی ڈالنا مستحب ہے۔ (نهایۃ الاوطار)

سوال مٹی کس طرح ڈالیں؟

جواب اول دفعہ دونوں ہاتھوں میں مٹی لیکر کہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور اسکو قبر پر ڈالدے دوسری دفعہ مٹی ہاتھوں میں لیکر کہے وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور مٹی ڈالدے اور پھر کہے وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى اور پھر مٹی ڈالدے اور اسمیں مضائقہ نہیں کہ پھر قبر پر پھاوڑوں سے مٹی ڈالی جائے یا ہاتھوں سے۔ مگر قبر کوہان شتر کی صورت ایک بالشت اونچی بنائی جائے اور چورس نہ بنائی جائے اسپر پانی چھڑکنے کا کوئی حرج نہیں ہے (عالمگیری)

سوال اگر کوئی شخص اپنے لیے قبر زندگی میں کھودے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب جائز ہے بلکہ اجر پاوے گا۔ (عالمگیری)

سوال ایک قبر میں کئی مُردوں کا دفن کرنا کیسا؟

جواب ایک وقت میں بلا ضرورت ناجائز ہے۔ اور ضرورت کے وقت جائز ہے ان میں اگر مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی۔ تو قبلہ کے رُخ مرد کو رکھیں اور اُسکے پیچھے عورت کو۔ اور اگر مرد ہی مرد ہوں تو افضلیت کا لحاظ تقدیم و تاخیر میں کیا جائیگا۔ اور جب گل سڑ جائے تو پھر اُسمیں دوسرے کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور اسجگہ کھیتی [illegible]

سوال اولیاء اللہ کے مزارات کے قریب میت کو دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب مستحب ہے۔ (درمختار۔ عالمگیری)

سوال ایک شہر سے دوسرے شہر میں مردہ کا لیجانا کیسا؟

جواب جائز ہے مگر مستحب یہی ہے کہ اُسی شہر کے گورستان میں دفن کریں۔ بعد دفن کے نکالکر لیجانا جائز نہیں لیکن اس صورت میں بعد دفن کے نکالنا اور دوسری جگہ لیجانا بھی درست ہے جبکہ زمین غصب کی ہو یا کوئی بطور شفعہ کے اُسکو لیلے۔ (عالمگیری)

سوال دفن کرتے وقت قبر میں اتارنیوالے کا کچھ مال رہجائے اور بعد مٹی وغیرہ ڈالنے کے یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب قبر کو کھود کر مال نکال لیوے خواہ ایک ہی درہم ہو۔ (عالمگیری)

سوال قبرستان کی لکڑی اور گھاس کاٹنا کیسا؟

جواب خشک کا مضائقہ نہیں۔ مگر تر کا کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال قبرستان میں جوتیاں پہنکر جانا مکروہ ہے یا نہیں؟

جواب ہمارے ہاں مکروہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال قبر کے پاس قرآن خوانوں کو بٹھلا کر قرآن پڑھوانا واسطے ایصال ثواب مردہ کے کیسا ہے؟

جواب درست ہے۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

سوال قبروں کی زیارت کرنا کیسا؟

جواب مستحب ہے۔ (شامی)

سوال کون سا دن واسطے زیارت کے افضل ہے؟

جواب جمعہ کا یا اس سے ایک دن پہلے یا پیچھے کا یعنی پنجشنبہ یا شنبہ کا۔ اور دوشنبہ کے دن بھی زیارت کرنا موجب [illegible] (شامی)

سوال عورتوں کو بھی واسطے زیارت کے قبروں پر جانا درست ہے یا نہیں؟

[illegible]

جواب بوڑھی عورتوں کو درست ہے اور جوان عورتوں کو مکروہ۔ (در مختار۔ شامی)

سوال جب زیارت کیلیے جاوے تو ایصال ثواب کس طرح کرے؟

جواب زیارت قبور اور ایصال ثواب کا طریقہ مسنون یہ ہے کہ اہل قبرستان میں پہنچکر یہ دعا پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اگر اسقدر یاد نہو تو یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ پھر قبلہ کیطرف پشت کرکے اور قبر کیطرف منہ کرکے جو کچھ قرآن شریف سے یاد ہو پڑھکر ثواب بخشے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ پڑھکر مردوں کو بخشے تو موافق شمار مردوں کے اسکو ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورہ تکاثر پڑھکر مردوں کو ثواب بخشے مردے اسکے لیے شفیع ہونگے۔ اگر سورہ یٰسین پڑھکر بخشے تو مردوں کے لیے موجب تخفیف عذاب ہے اور اسکے حق میں ثواب بعدد شمار مردوں کے۔ اور سورہ تبارک الذی واسطے رفع عذاب قبر کے مخصوص ہے۔ (در مختار)

سوال قبرستان میں اور کیا کیا باتیں ممنوع ہیں؟

جواب جو باتیں غفلت کی ہیں وہ سب ممنوع ہیں جیسے پکار کر ہنسنا۔ کلام دنیاوی بیفائدہ کرنا۔ کھانا پینا

سوال میت کے ساتھ توشہ کی روٹیاں یا غلہ لیجانا کیسا؟

جواب بموجب رسم موجودہ ناجائز ہے مستحقوں کو گھر پر اللہ کے واسطے دینا اور اسکا ثواب مردہ کو بخشنا ہر طرح سے درست ہے۔ خواہ اُسیدن ہو یا دوسرے دن یا تیسرے دن یا دسویں یا بیسویں یا چالیسویں دن خواہ روٹی پر ہو یا حلوے پر۔ غرض جب توفیق ہو اُسیوقت ایصال ثواب مالی اور بدنی سب طرح سے کرے اور اپنی میت کو بخشے کہ یہ فعل باعث مزید حسنات و برکات ہے۔ (تفسیر عزیزی)

سوال میت والے کے یہاں اُسکے قریبی رشتہ دار یا احباب کھانا پکا کر بھیجتے ہیں۔ یہ کیسا ہے؟

جواب مستحب ہے۔ (عالمگیری۔ غایۃ الاوطار)

سوال مصیبت والوں کو سوگ کرنا کیسا؟

جواب تین دن تک جائز ہے اس سے زیادہ کسیکو درست نہیں۔ سوائے عورت کے کہ وہ اپنے خاوند کیلیے

سوال ماتم پرسی کیسی ہے؟

جواب ایک بار مستحب ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے صبر دلایا اپنے بھائی کو کسی مصیبت میں۔ اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن کرامت کا لباس پہناویگا۔ (شامی)

سوال تعزیت یعنی ماتم پرسی کسجگہ مکروہ ہے؟

جواب مسجد میں قبر کے پاس۔ دروازہ مکان اہل میت کے پاس۔ ان مقاموں پر تعزیت کرنا مکروہ ہے۔ (در مختار)

سوال تعزیت کس طرح سے کرے؟

جواب تعزیت ان کلموں سے کرے اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ وَاَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ یعنی اللہ تعالےٰ تیرا ثواب زیادہ کرے اور تیرا صبر اچھا کرے اور تیری میت کو بخشے + (در مختار)

باب شہید کے بیان میں

سوال شہید کسکو کہتے ہیں؟ **جواب** جو اللہ کی راہ میں مارا جائے + **سوال** شہید کے قسم کا ہوتا ہے؟ **جواب** دو قسم کا۔ ایک کامل۔ دوسرا ناقص + **سوال** شہید کامل کی کیا تعریف ہے؟ **جواب** جو بحالت بلوغ و عقل و طہارت و اسلام معلوم دشمن یا کافر یا راہزن وغیرہ سے براہ ظلم بصورت مقابلہ یا غیر مقابلہ آلہ جارحہ سے قتل کیا جائے یا اور کسیطرح سے مارا جائے مثلاً جلا یا جائے یا اسپر دیوار گرا دیجائے یا ڈبو دیا جائے وغیرہ وغیرہ + **سوال** اگر مسلمان کسی مسلمان کو براہ ظلم مار ڈالے تب بھی یہی حکم ہے یا کیا؟ **جواب** یہی حکم ہے بشرطیکہ آلہ جارحہ یعنے تلوار چھری وغیرہ سے مارا ہو۔ برخلاف کافر حربی کے کہ وہ جس طرح ماریگا شہید کامل ہی ہوگا۔ اسلیے کہ اسمیں اصل شہدائے احد کی نظیر ہے وہ جنگ احد میں ہر طرح سے مارے گئے تھے اور پھر سب شہید کامل شمار کیے گئے۔ اور جب قتل کو سبب قصاص ہوگا۔ وہی مقتول کیلیے ہر طرح کمال شہادت ہے + **سوال** باپ اپنے بیٹے کو قتل کر ڈالے اسپر قصاص نہیں آیا یہ بیٹا مقتول بھی شہید کامل ہے یا نہیں؟ **جواب** ہاں ہے + **سوال** اسکی کیا وجہ؟ **جواب** اسکی وجہ یہ ہے کہ اصل میں اسجگہ بھی قصاص ہی واجب تھا۔ مگر بوجہ تعظیم باپ ہونیکے قصاص ساقط ہوا نہ شہادت۔ اسیطرح قتل و صلح وغیرہ میں بھی سمجھو مقتول ان سب کا شہید کامل ہے + **سوال** ایسے شہید کا حکم بیان فرمائیے؟ **جواب** دنیا میں ایسے شہید کیلیے یہ حکم ہے کہ اسکو غسل اور کفن کچھ نہ دیا جائے بلکہ اسی صورت سے مع خون اور انہی کپڑوں کے نماز پڑھکر دفن کر دیا جائے اور آخرت میں حیات ابدی مخصوص اور رزق ابدی مخصوص عطا کیا جاتا ہے اور نیز دیگر ثوابات کی خصوصیت

دوسرے مردوں سے ہوگی ۔ **سوال** اگر اُسکے کپڑوں میں نجاست غلیظہ لگی ہوئی ہو تو اسکو بھی دہوئے یا نہیں ؟
جواب ہاں اُسکو دہودے ۔ **سوال** اس شہید کے بدن پر ہتیار ہوں مثل تلوار وغیرہ کے وہ بھی آتار لیں یا کیا ؟
جواب اور جو چیزیں جنس کفن سے نہوں جیسے پوستین زرہ ٹوپی موزے وغیرہ نکال لیئے جاویں ۔ **سوال**
اگر کفن مسنون سے اُسکے پاس کپڑا کم ہو تو زیادہ کردے یا نہیں ؟ **جواب** ہاں زیادہ کرنے ۔ اسیطرح اگر زیادہ ہو
تو کم (عالمگیری) **سوال** مرتث کسکو کہتے ہیں ؟ **جواب** مرتث وہ شخص ہے کہ جو کچھ زندہ رہنے کی وجہ سے
شہید کامل کے حکم سے جدا ہوکر غسل و کفن دیا جاوے ۔ مثلاً بعد زخمی ہونیکے کچھ کھایا یا پیا یا سویا یا دوا کی ہو یا معرکہ
سے اُسکو زندہ اُٹھالائے (یہ اُٹھالانا اگر گھوڑوں کے روندھنے کے خیال سے ہو تو مرتث نہیگا) یا ہوش و حواس کے
ساتھ اتنی دیر تک زندہ رہے کہ ایک وقت نماز کا گزر جاوے یا خرید و فروخت کی یا دنیا کی باتیں بہت کیں ۔ اسی میں وصیت
دنیاوی بھی داخل ہے ۔ بشرطیکہ یہ سب باتیں بعد لڑائی کے ہوں ۔ اگر درمیان لڑائی کے پائی جاینگی تو مرتث نہوگا ؎
سوال شہید ناقص کی کیا تعریف ہے اور اُسکے لیے کیا حکم ہے ؟ **جواب** جسکی موت کا سبب علاوہ ان
اسبابوں کے اور اسباب ہوں ۔ اور حکم اس شہید کا یہ ہے کہ دنیا میں غسل اور کفن دیا جائیگا اور نماز پڑہائی جائیگی اور
آخرت میں مثل کامل کے ثواب پائیگا ۔ (درمختار) **سوال** شہید ناقص کی کیا تعریف ہے اور اُسکے لیے کیا
حکم ہے ؟ **جواب** جسکی موت کا سبب علاوہ ان اسبابوں کے اور اسباب ہوں اور حکم اس شہید کا یہ ہے کہ دنیا میں غسل اور
کفن دیا جائیگا اور نماز پڑہائی جائیگی اور آخرت میں مثل شہید کامل کے ثواب پائیگا ۔ (درمختار) **سوال** شہید
ناقص کی تعداد بھی بیان فرمایئے کہ وہ کون کون اشخاص ہیں ؟ **جواب** (۱) ایک تو وہ ہے جو لڑائی میں دشمن کا قصد
کرتا تھا اور جھٹا اپنے ہی کو مار کر مرگیا (۲) پانیمیں ڈوبکر مرنیوالا (۳) مکان وغیرہ کے دبکر مرنیوالا (۴) جلکر مرنیوالا (۵) سفر
میں مرنیوالا (۶) دستوں یا استسقا سے مرنیوالا (۷) وبا طاعون یا ہیضہ سے مرنیوالا (۸) پسلی کے درد سے
مرنے والا (۹) سل کی بیماری سے مرنیوالا (۱۰) مرگی کی بیماری سے مرنیوالا (۱۱) تپ سے مرنیوالا (۱۲) اپنے گھروں کی
حفاظت میں مرنیوالا (۱۳) اپنے مال کی حفاظت کے اندر مرنیوالا (۱۴) جان بچانیکے اندر مرنیوالا (۱۵) ظلم ظالم
سے مرنے والا (۱۶) عشق میں بشرطیکہ پارسائی یا پوشیدگی مرنیوالا (۱۷) پانی کے پھندے سے مرنیوالا (۱۸) علم
شرعی کی طلب میں مرنیوالا ؎ (۱۹) اذان دینے والا (۲۰) سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے مرنیوالا (۲۱) سوداگر
سچ بولنے والا (۲۲) جہاز میں متلی اور قے سے مرنیوالا (۲۳) اپنے زن و فرزند کو حلال کمائی کھلانیوالا اور اسمر
تعالیٰ کا حکم اُنپر جاری کرنیوالا (۲۴) ہر روز پچیس مرتبہ یہ دعا پڑہنے والا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَ فِیْ مَا
بَعْدَ الْمَوْتِ (۲۵) چالیس مرتبہ مرض موت میں لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑہنے والا
(۲۶) سو مرتبہ ہر روز درود شریف پڑہنے والا ۔

۱؎ اسیطرح جو شخص ایام وبا میں اپنے شہر میں صبر کرکے بہ نیت حصول ثواب ٹھیرا رہے وہ اگر اُس عرصہ میں کسی اور مرض سے مرے ۳ تو بھی شہید ہوگا (درمختار) ۲؎ علم شرعی تمام اقسام سے خواہ تالیف کرتا ہو یا پڑہتا ہو یا پڑہاتا ہو یا سُنتا ہو (عالمگیری) ۱۲

(۲۷) ہر رات میں سورہ یٰسین پڑھنے والا (۲۸) ہر صبح کو تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنے والا اور تین بار سورہ حشر کی اخیر کی آیتیں پڑھنے والا (۲۹) جمعہ کی رات یا دن میں مرنیوالا (۳۰) رات کو باطہارت سونے والا (۳۱) زندگی میں تواضع اور مدارات لوگوں سے کرنیوالا (۳۲) سواری کے جانور پر سے گر کر مرنیوالا (۳۳) سچے دل سے شہادت کی دعا مانگنے والا (۳۴) حاجت کیوقت مسلمانوں کے ایک شہر سے کسی دوسرے شہر میں غلہ لیجانیوالا (۳۵) امت کے فساد کیحالت میں سُنتِ نبوی پر ثابت رہنے والا (۳۶) زہر سے مرنیوالا (۳۷) وہ شخص جو بادشاہ کے خوف سے چھپتا پھرتا ہو اور مر جائے یا ظالم بادشاہ نے قید کیا ہو اور بحالتِ قید مر جائے یا بادشاہ نے ظلماً پٹوایا ہو اور مر جائے (۳۸) عورت غیرت پر صبر کر کے مرنیوالی (۳۹) عورت حمل سے مرنے والی (۴۰) عورت جننے کے وقت یا نفاس کی مدت کے اندر مرنیوالی۔ یہ سب شہیدِ آخرت ہیں (شامی) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً کَامِلَۃً مُّوْصِلَۃً اِلٰی الرِّضْوَانِ ۔

باب ہر قسم کی دعاؤں کے بیان میں

سوال یہ بھی بتلا دیجیے کہ بعد پنجوقتہ نماز کے مختصر وظائف کیا کیا اور اد پڑھا کریں کہ جو موجب فلاحِ دارین ہوں۔

جواب بعد نماز فجر کے ۷ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ پھر سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اور کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھ لیجائے۔ بعد نماز ظہر ۵۰۰ مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ اول و آخر سو مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ لی جائے۔ بعد نماز عصر ختم خواجگان کہ جسکی ترکیب یہ ہے اول سات مرتبہ الحمد شریف پھر ایک سو مرتبہ درود شریف پھر ۷۹ مرتبہ اَلَمْ نَشْرَحْ پھر ایک ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پھر ۷ مرتبہ الحمد شریف پھر ۱۰۱ مرتبہ درود شریف پھر ۱۶ مرتبہ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر ۱۶ مرتبہ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ پھر اسیقدر یَا دَافِعَ الدَّرَجَاتِ پھر اسیقدر یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ پھر اسیقدر یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھکر سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ علی عزیزان رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران خواجہ بہاء الدین

نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کی ارواح پاک کو ثواب بخشدے اور
پھر دعا مانگے۔ یہ ختم جمیع حاجات دینی اور دنیوی کے لیے اکسیر اعظم ہے۔ اگر روزمرہ نہو سکے تو جب کوئی مشکل پیش
آوے اُسوقت ضرور پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین دن کے بعد حاجت رفع پائیگا۔ بعد **مغرب** ۷ مرتبہ اَللّٰھُمَّ
اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ پڑھے۔ پھر بعد **عشاء** کے استغفار اور درود **شریف** اور سورہ تَبَارَکَ الَّذِیْ پڑھکر سوے
یہ مختصر سے وظائف ہیں انکو ضرور ادا کرے۔ **سوال** درود شریف اور استغفار بھی تبلا دیجیے کہ کونسی پڑھی
جاے؟ **جواب** درود شریف یہ ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور استغفار یہ ہے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ **سوال** کوئی اور بھی مختصر سی
پنجوقتہ وظائف کے لیے تبلا دیجیے؟ **جواب** اس دعا کو ۷ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کیجیے۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ
عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ اور ایک اس دعا کو بھی سات مرتبہ پڑھ لیا
کرو۔ اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ۔ ان دونوں دعاؤں کے پڑھنے والے کا کوئی کام خراب
نہ ہوگا اور تین مرتبہ صبح شام رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔
اور دن میں سو مرتبہ کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی پڑھتے رہو۔ **سوال** ظفر یابی دشمن کے لیے اور ہر بلا سے بچنے کے لیے
کیا پڑھنا چاہیے؟ **جواب** بعد نماز **فجر و عشاء** ۱۴۱ مرتبہ یَا عَزِیْزُ اور ۱۲ مرتبہ یَا فَتَّاحُ اور لِاِیْلٰفِ
شریف کا بھی ۱۰ مرتبہ پڑھنا اس کام کے لیے مجربات سے ہے۔ **سوال** تنگی معاش سے نجات حاصل ہونے کے لیے
کیا پڑھنا چاہیے؟ **جواب** ایکہزار مرتبہ استغفار دوسرے بعد نماز ظہر سورہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ ۴۱ بار تیسرے حَسْبُنَا
اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۵۰۰ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ ضرور اللہ تعالیٰ اسکی روزی فراخ کریگا۔ **سوال** اگر کسی کے اولاد
نہوتی ہو تو وہ کیا پڑھے؟ **جواب** استغفار کی کثرت کرے انشاء اللہ ضرور اسکے اولاد ہوگی۔ **سوال** اخلاص
حاصل کرنیکے لیے کیا پڑھے؟ **جواب** سورہ اخلاص ۱۱۱ مرتبہ پڑھے اول آخر درود گیارہ گیارہ مرتبہ جو کوئی
اسکو پڑھتا رہیگا جمیع مخلوق اس سے محبت رکھیگی اور خالق مخلوق کا بھی منظور ہوگا۔ **سوال** جب بازار میں جاے
تو کیا پڑھے؟ **جواب** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا
وَشَرِّ مَا فِیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اور اگر یہ دعا یاد نہو تو صرف چوتھا کلمہ ہی پڑھے یعنی یہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی اس کلمہ کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ بعدد شمار بازاروں کی اُسکے گناہ بخشدیگا۔ اور اُسکو ذاکرین میں لکھ لیگا۔ **سوال** کھانا کھانیکے وقت اور بعد کھانا کھانیکے کیا دعا پڑھے؟ **جواب** اول بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ پڑھکر کھائے۔ اگر اس کھانے میں زہر بھی ہوگا تو انشاء اللہ اثر نہیں کریگا اور بعد فارغ ہونیکے اگر اپنے ہی گھر کا کھانا کھایا ہے تو یہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَبَارِكْ لِيْ۔ اور اگر دوسرے کے یہاں کھایا ہے تو یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَبَارِكْ لَہٗ۔ **سوال** بیوی سے صحبت کرتے کیوقت کیا پڑھے؟ **جواب** اول بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰہُ اَكْبَرُ اَللّٰہُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے قُلْ ہُوَ اللّٰہُ پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مِمَّا رَزَقْتَنَا۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اسطرح صحبت کریگا اُسکی اولاد شیطان سے محفوظ پیدا ہوگی۔ اور بروقت انزال دلمیں پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَصِہْرًا۔ (احیاء العلوم) **سوال** آئینہ دیکھنے کیوقت کونسی دعا پڑھی جاتی ہے؟ **جواب** یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ (غنیۃ الطالبین) **سوال** اگر کوئی بیمار پرسی کو جاے تو کیا پڑھے؟ **جواب** بیمار کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا پڑھے لَا بَاْسَ طَہُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰى۔ **سوال** جب خود بیمار ہو یا کوئی عزیز اور دوست کی بیماری کی خبر سنے تو کیا پڑھے؟ **جواب** یہ پڑھے۔ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا يَا رَبَّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى الْوَجَعِ الَّذِيْ بِہٖ۔ انشاء اللہ فوراً آرام ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین) **سوال** مشرکوں اور کافروں کے گروہوں اور اُنکے معبودوں کو دیکھکر یا اُنکے سنکھوں کی آواز سنکر مسلمانوں کو کیا پڑھنا چاہیے؟ **جواب** اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَہٗ اِلٰہًا وَّاحِدًا لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاہُ۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ بعدد ان کافروں کے اُن کی بخشش کرتا ہے (غنیۃ الطالبین) **سوال** رعد یعنی کڑک کے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟ **جواب** یہ پڑھے۔ اَللّٰہُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُہْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ (غنیۃ الطالبین) **سوال** آندھی کیوقت کی بھی دعا بتلا دیجیے؟ **جواب** اَللّٰہُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَہَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّہَا

وَمِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ + (غنیۃ الطالبین)

سوال چاند دیکھنے کے وقت کیا پڑھا جاتا ہے؟ **جواب** یہ پڑھا جاتا ہے اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ (غنیۃ الطالبین) **سوال** جب کسی ایسے شخص کو دیکھے کہ جو کسی بلا میں مبتلا ہو تو کیا پڑھے؟ **جواب** یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اللہ تعالیٰ اس شخص کو کبھی اس بلا میں مبتلا نہ کریگا۔ **سوال** حاجی جب حج کرکے آویں تو ان سے ملاقات کے وقت کیا پڑھے؟ **جواب** یہ پڑھے تَقَبَّلَ اللّٰہُ نُسُکَکَ وَاَعْظَمَ اَجْرَکَ وَاَخْلَفَ نَفَقَتَکَ (غنیۃ الطالبین) **سوال** جب نیا کپڑا پہنے تو کیا پڑھے **جواب** یہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ فَلَکَ الْحَمْدُ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔ **سوال** جب مکروہ اور بدشگونی والی کوئی چیز دیکھے تو کیا پڑھے؟ **جواب** یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (غنیۃ الطالبین) **سوال** جب کسی سواری پر مثل گھوڑے اور اونٹ اور بہلی وغیرہ کے سوار ہو تو کونسی دعا پڑھے؟ **جواب** یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ۔ **سوال** ادائیگی قرض کے لیے کیا دعا پڑھے؟ **جواب** یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَ الْاٰخِرَۃِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِکَ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تونے وہ دعا سنی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھلائی ہے اور فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی یہی دعا اپنے ساتھیوں کو سکھاتے تھے۔ فرمایا جو کوئی اسکو پڑھیگا۔ اگر کوہ اُحد کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکا قرض ادا کردیگا۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت حسن بصری رح کے پاس انکا ایک دوست آیا اُس نے کہا کہ حضرت مجکو اسم اعظم سکھلا دیجیے۔ فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو اُٹھ اور وضو کر وہ اُٹھا اور وضو کیا فرمایا کہہ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ مَلِیْ وَاللّٰہِ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَنْزِ مِنِّیْ بَعْدَ الدَّیْنِ۔ پھر صبح کے وقت اُس نے مسجد میں ایک لاکھ درہم قسم قسم کے دیکھے اور ہمیان کے مُنہ پر لکھا تھا اگر تو اس سے زیادہ مانگتا تو ہم تجھے دیتے تونے جنت کیوں نہ مانگی پھر وہ حسن رح کے پاس آیا حسن اُسکے ساتھ گئے اور درہموں کو دیکھا اُس شخص نے

کہا کہ میں شرمندہ ہوں۔ اسلیئے کہ میں نے جنت کیوں نہ مانگی حسن رضنے کہا میں نے تجکو یہ اسم کئی بہلائیوں کیلیے سکہلایا ہی تو اس اسم کو چہپا اسکو حجاج نہ سُنے ورنہ پہر اُس سے کوئی خلاص نہ پائیگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کچہہ قرض کے لیے ہی نہیں بلکہ جس مقصود اور مراد کے لیئے اِسکو پڑھیگا وہ پوری ہوگی

سوال وہ دعا کونسی ہی جسکو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بعد زیارت ننانویں اللہ پاک کے مغفرت مسلمانوں کے لیے دریافت کیا اور آپ کو بارگاہ عزت سے تلقین فرمائی گئی اور حکم ہوا کہ جو کوئی صبح شام اِس دعا کو تین مرتبہ پڑھتا رہیگا۔ ہمارے عذاب سے قیامت کے دن محفوظ رہیگا؟ **جواب** وہ دعا یہ ہے۔ سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدْ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدْ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدْ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰى مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصٰهُمْ عَدَدًا۔ سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدٍ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞ **سوال** جب کہیت بوئے تو کیا پڑھے؟ **جواب** پہلے بونے سے دو رکعت نفل کہیت پر پڑھکر اِس دعا کو قبلہ رُخ بیٹھکر پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدٌ ضَعِيْفٌ سَلَّمْتُ هٰذَا اِلَيْكَ فَسَلِّمْهُ لِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِيْهِ ۞ **سوال** اناج تیار ہونیکے وقت کونسی دعا پڑھی جاتی ہے؟ **جواب** وہ یہ ہی اور اِسکو بہی دو رکعت نفل کے پڑھے بکر پڑھے اَللّٰهُمَّ اَلْقَيْتُ بَذْرًا قَلِيْلًا وَّاَعْطَيْتَنِیْ شَيْئًا كَثِيْرًا فَاجْعَلْهَا قُوَّةَ طَاعَةٍ وَّلَا تَجْعَلْنَا قُوَّةَ مَعْصِيَةٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ ۞ جو کوئی اِسکو پڑھکر اُس اناج کو اپنے گھر لائیگا جبتک وہ اناج رہیگا اسکے ذکر اور فکر میں مصروف رہیگا۔ اور اناج میں برکت حاصل ہوگی ۞ **سوال** جب کوئی جانور خریدے یا دولہن گھر میں لائے تو کیا پڑھے؟ **جواب** اُسکی پیشانی پر ہاتھ رکھکر یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهَا مِرسکے پڑھنے سے انشاءاللہ تعالیٰ جانور اور آدمی کے شر سے محفوظ رہے گا ۞ **سوال** نماز کے بعد کس طرح دعا مانگے؟ **جواب** اس طرح مانگے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اِسکو ضرور پڑھنا ہے تاکہ دین اور دنیا اُسکی درست رہے اور عقائد حقہ سے بھی اسکو کبھی گمراہی حاصل نہ ہوگی ۞ **سوال** شجرہ شریف خاندان نقشبندیہ مجددیہ امامیہ کا بھی بیان فرمادیجیے؟ **جواب**